تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عز الدین رحمہ اللہ

جس مین ابتدا سے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاے راشدین

و بنی امیہ و بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ

تک کا ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد ہفتم

جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ابتدای ۵ھ سے روز وفات تک کے درج ہین

اور جس کا

مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب متوطن رام پور و مترجم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

زبان اردو سلیس مین ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق سنہ ۱۳۱۹ھ

عروج الاسلام

اُردو ترجمہ التاریخ الکامل للعلامہ ابن الاثیر الجزری

اسکی تقریباً پچاس جلدین ہونگی - اور پوری کتاب کی قیمت سو روپیہ ہے - اور اگر کوئی جدید موانع پیش نہ آگئے تو سنہ ۱۳۲۲ ہجری کے اختتام سے پہلے یہ ختم ہوجائینگے - لیکن ابھی اسکی صرف ذیل کی جلدین طبع ہوئی ہین - اور وہ ہمارے پاس سے مل سکتی ہین جو صاحب چاہین بذریعہ پوسٹ کارڈ قیمت بھیجکر یا بذریعہ قیمت طلب پارسل طلب فرما سکتے ہین محصول وغیرہ ذمہ خریدار ہے

جلد اوّل مین آفرینش عالم و آدم سے حضرت موسی علیہ السلام کے پیشتر تک کے انبیا اور انکے معاصر عرب و عجم کی قومون اور بادشاہون کا حال مندرج ہے - ۲۵۱ صفحہ قیمت فی جلد عہ

جلد دوم مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر اکثر انبیا اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تک کا اور نیز شاہان ایران - توران مین مصر بابل مین یونان اور اقوام عرب کا درج ہو ۱۶۱ صفحہ قیمت فی جلد عہ

جلد سوم مین حضرت عیسیٰ کے بعد کے بزرگان دین اور بقیہ بادشاہان روم و فارس اور اقوام عرب کے عراق مین آباد ہونے اور حیرہ کی سلطنت کا اور نیز امراے عرب اور قوم قریش کی قوت کا اور نیز ولادت باسعادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال قلمبند کیا گیا ہے - ۲۹۱ صفحہ قیمت فی جلد ہے / **جلد چہارم** مین اہل عرب کی ان لڑائیونکا بیان کیا گیا ہے جو انکے درمیان ایام جاہلیت مین ہوئی ہین - اور جس سے عرب کی قدیمی حالت دکھائی دیتی ہے - اسمین عرب کے کثرت سے اشعار مع ترجمہ لکھے گئے ہین ۲۷۰ صفحہ قیمت فی جلد عہ **جلد پنجم** مین بھی ایام عرب کی لڑائیان اور انکے اشعار مع ترجمہ ہین - اور ایک شجرہ انساب بھی دیا گیا ہے جس سے عرب کے قبائل کے انساب معلوم ہوتے ہین - یہ جلد جب مین تیار ہوجائیگی **جلد ششم** مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا و اجداد کرام کا اور بعثت نبوت اور اشاعت اسلام کا اور نیز سنہ ۵ ہجری تک کے غزوات سید انام کا حال تحریر کیا گیا ہے - ۲۷۶ صفحہ قیمت فی جلد ہے / **جلد ہفتم** مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ غزوات کا بیان وفات سید کائنات تک مندرج ہے قیمت فی جلد ہے / **جلد ہشتم** مین حضرت ابوبکر الصدیق کی خلافت بابرکت اور مرتدین عرب کے قلع و قمع اور ابتدائی فتوحات اسلامیہ کا ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری یعنی روز وفات حضرت ابوبکر تک بیان ہے صفحہ قیمت فی جلد دو روپیہ

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد ہفتم

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

سنہ ۵ ھ

۱ رسول اللہ کا بی بی زینب سے زید کے طلاق دینے کے بعد نکاح کرنا۔

اس سنہ ۵ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تھا جو رسول اللہ کی پھوپی کی بیٹی تھین۔ زینب کے شوہر رسول اللہ کے مولی زید بن حارثہ تھے۔ اور اونہین زید بن محمد بھی کہا کرتے تھے رسول اللہ صلعم ایک روز زید بن حارثہ کے پاس گئے۔ دروازہ پر کمل کا پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چل رہی تھی کہین پردہ اوپر کو اوٹھہ گیا۔ اور آپ کی نظر زینب پر جا پڑی۔ زینب اوسوقت ننگی تھین۔ رسول اللہ اون (کے حسن) کو دیکھکر تعجب مین رہ گئے۔ اور زید زینب سے کراہت کرنے لگے۔ اور پھر اون سے قربت نکر سکے۔ اور رسول اللہ صلعم کے پاس آکر اون سے اپنا حال بیان کیا۔ اور کہا مین جانتا ہون کہ آپ کا کچھہ زینب کی طرف خیال ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا نہین واللہ مجھے کچھہ خیال نہین ہے۔ پھر رسول اللہ نے اون سے کہا کہ

تم اپنی بی بی کو اپنے پاس رکھو - اور خدا سے ڈرو - مگر زید نے نہ مانا - اور اونہیں طلاق دیدی -
اور اونکے ایام عدت گزر گئے - پہر رسول اللہ صلعم پر وحی نازل ہوئی - اور آپ نے فرمایا کون شخص
ہے جو زینب کو جا کر یہ بشارت دے کہ اللہ تعالیٰ نے اونہیں میرے نکاح مین دیا ہے -
اور پہر آپ نے یہ آیت پڑہ کر سب لوگون کو سنائی وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ
وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ط فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ
لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ط وَ
كَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ط مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ط سُنَّةَ
اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ
رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ط مَا كَانَ
مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمًا (اے پیغمبر اوس بات کو یاد کرو - کہ تم اوس شخص کو (یعنی زید بن حارثہ کو) سمجہاتے
تہے جس پر اللہ نے (اوسے مسلمان کرکے) اپنا احسان کیا اور تم بہی اوس پر احسان کرتے
رہے ہے - کہ اپنی بی بی زینب کو اپنی زوجیت مین رہنے دے - اور اللہ سے ڈر - اور اوس
بات کو (کہ زید اوسے طلاق دیدے تو مین اوس سے نکاح کرون) دل مین چہپاتے تہے -
جس کو آخر کار اللہ ظاہر کرنے والا تہا - اور تم اس معاملہ مین لوگون سے ڈرتے تہے - اور خدا اسکا
زیادہ حقدار ہے کہ تم اوس سے ڈرو - پہر جب زید اوس عورت سے بے تعلق کر چکا (یعنی
طلاق دیدی اور عدت کی مدت پوری ہوگئی) تو ہم نے تمہارے ساتہہ اوس عورت کا نکاح
کر دیا - تاکہ تمام مسلمانون کے لیے اپنے لے پالک جب اپنی بیبیون سے بے تعلق ہو جائین تو مسلمانون

سکے لئے اون عورتون سے نکاح کر لینے مین کوئی حرج نہ رہے - اور خدا کا حکم تو ہو ہی کر رہتا ہے
اللہ نے پیغمبر کے لئے جو بات ٹھیرا دی ہو اوس کے کرنے مین پیغمبر کے لئے کچھ مضایقہ کی
بات نہین ہے جو پیغمبر پہلے ہو چکے ہین اون مین بھی یہی عادت رہی ہے (کہ اون پر
خدا نے نکاح کے بارہ مین تنگی نہین کی) اور خدا کے جتنے کام ہین ایک امر تقدیری ہین -
جو روز ازل سے ٹھیرے ہوے ہین - وہ اگلے پیغمبر اس صفت کے تھے کہ خدا کے
پیغام لوگون کو پہونچاتے اور خوف خدا رکھتے تھے اور خدا کے سوا کسی سے نہین ڈرتے تھے
(تو اے پیغمبر تم کیون ڈرو) اور حساب اعمال کے لئے اللہ بس ہے - (وہ سب سمجھ لیگا -
لوگو) محمد تمہارے مردون مین سے کسی کے باپ نہین ہین (تو زید کے کیون ہون) وہ تو اللہ
کے رسول ہین (اور خطون کی مہرون کی طرح) سب پیغمبرون کے آخر مین ہین - بھی اللہ تمام چیزون
کے حال سے واقف ہے -)

اسی وجہ سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی دوسری بیبیون پر فخر کیا کرتی تہین - اور کہتی تہین
کہ تمہین تمہارے گھر والون نے نکاح مین دیا ہے - اور مجھے اللہ تعالی نے آسمان سے آپ
کے نکاح مین دیا ہے - [۵]

۲ غزوہ دومۃ الجندل اور عیینہ سے مصالحت اور سعد کی ماں کا انتقال اسی سال کے ربیع الاول مہینے مین دومۃ
الجندل کا غزوہ ہوا ہے - اوسکا سبب یہ ہوا تھا کہ رسول اللہ صلعم نے سنا تھا کہ وہان مشرکین
کے کچھ لوگ جمع ہوے ہین - آپ اون پر چڑھ کر گئے - مگر وہان لڑائی نہین ہوئی - مدینہ پر آپ
اس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر کے گئے تھے - اور اس غزوہ مین مسلمانون کو اونٹ
اور غنیمت لوٹ مین ملی تھی -

سعد بن عبادہ کی ماں اسی وقت مری تھی - جب کہ سعد رسول اللہ کے پاس اس غزوہ مین تھے

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عیینۃ بن حصن الفزاری سے مصالحت کرلی تہی۔

غزوہ الخندق جسے غزوہ الاحزاب بہی کہتے ہین

۳ بنی النضیر کا قریش اور غطفان کو رسول اللہ پر چڑہا کر لانا

یہ غزوہ شوال ۵ھ ہجری مین ہوا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوا تہا کہ بنی النضیر کے کچہہ یہودیون نے جن مین سلام بن ابی الحقیق وحیی بن اخطب وکنانۃ الربیع بن ابی الحقیق وغیرہ بہی تہے رسول اللہ صلعم کے برخلاف احزاب اور گروہون کو جمع کیا تہا۔ یہ لوگ پہلے قریش کے پاس مکہ مین آئے۔ اور اونہین رسول اللہ صلعم کی لڑائی کے لئے برانگیختہ کیا۔ اور کہا کہ ہم تمہارے ساتہہ ہین جب تک کہ محمد کا استیصال نہ ہوجائے ہم تمہین نہین چہوڑین گے۔ اونہون نے کہا بہت اچہا۔ پہر وہ غطفان کے پاس گئے۔ اور اونہین بہی رسول اللہ کی لڑائی کے لیئے اوبہارا۔ اور اون سے کہا کہ قریش بہی اس باب مین اونکے ساتہہ ہین۔ وہ بہی راضی ہوگئے۔

پہر قریش نکلے۔ اون کا قائد اور سپہ سالار ابو سفیان بن حرب تہا اور غطفان بہی نکلے۔ اون کا سردار عیینہ بن الحصن بنی فزارہ پر اور حارث بن عوف بن ابی حارثۃ المری مرہ پر اور مسعر بن رخیلۃ الاشجعی اشجع پر تہا۔

۴ رسول اللہ کا سلمان فارسی کے اشارہ سے مدینہ کے گرد خندق کا کہودنا اور سلطنت فارس و روم وغیرہ کے فتح کی بشارت مسلمانون کو اور منافقین کے نفاق کا ذکر۔

جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال سنا تو آپ نے مدینہ کے گرد خندق کہودنے کا حکم دیا۔ یہ رائے سلمان الفارسی نے دی تہی۔ اور یہ پہلا ہی موقع تہا کہ سلمان فارسی رسول اللہ صلعم کے ساتہہ کسی موقع مین شریک ہوا تہا۔ اسوقت وہ حُر تہا۔ اس خندق کے کہودنے مین ثواب کیلئے اور نیز اس غرض سے کہ مسلمانونکو اسکی کہودنے کی ترغیب ہو رسول اللہ خود بہی شریک ہوئے تہے

اسوقت منافقین کے کچھ لوگ رسول اللہ صلعم کے علم کی بغیر چپ چپ کر یہان سے بہاگ بہی گئے تہے جسپر آیت نازل ہوئی اِنَّمَا
الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَإِذَا كَانُوا مَعَهٗ عَلٰى أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ
يَذْهَبُوا حَتّٰى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ
اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا
قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهٖ أَنْ
تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (سچے مسلمان تو وہی ہین جو اللہ اور اوسکے
رسول پر ایمان لاتے ہین - اور جب کسی ایسی بات کے لئے جسمین لوگون کے جمع ہونے
کی ضرورت ہو پیغمبر کے پاس ہوتے ہین تو جب تک پیغمبر سے اجازت نہ لین اوس کے
پاس سے اوٹھ کر دوسری جگہ نہین جاتے - اے پیغمبر جو لوگ ایسے مواقع مین تم سے
اجازت لے لیتے ہین حقیقت مین وہ ہی لوگ ہین جو سچے دل سے اللہ اور اوسکے
رسول پر ایمان لائے ہین - تو جب یہ لوگ اپنے کسی ضروری کام کے لئے تم سے جانے
کی اجازت طلب کیا کرین تو تم ان مین سے جس کو مناسب سمجھکر چاہو چلے جانے کی
اجازت دیدیا کرو - اور خدا کی جناب مین اونکی مغفرت کے لئے دعا بہی کرو - بیشک اللہ
بخشنے والا مہربان ہے - مسلمانو جب پیغمبر تم مین کسی کو بلائین تو اونکے بلانے کو آپسمین
معمولی بلانا نہ سمجھو جیسا تم مین ایک کو ایک بلایا کرتا ہے اللہ اون لوگون کو خوب جانتا ہے
جو تم مین سے چپ کر پیغمبر کے پاس سے بے اجازت سٹک جاتے ہین - تو جو لوگ
رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہین اونکو اس بات سے ڈرنا چاہئیے کہ کہین اونپر کوئی
آفت نہ آ پڑے یا اون پر کوئی اور عذاب دردناک نہ نازل ہو) اور جب مسلمانون کو کوئی

ضرورت ہوتی کہ اوسکو بغیر کئے چارہ نہ ہوتا تو وہ رسول اللہ صلعم سے اذن حاصل کرتے اور اپنا کام جاکر کرآتے تھے۔ اور پھر رسول اللہ پاس آکر حاضر ہوتے تھے چنانچہ اس باب مین بھی اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ (جو اوپر مع ترجمہ لکھدی گئی)

اور رسول اللہ نے خندق کو مسلمانون کے درمیان تقسیم کیا تھا۔ جب سلمان کے حصّہ کی نوبت آئی تو مہاجرین اونھین اپنے ساتھ شریک کرتے تھے اور انصار اپنے ساتھ لیتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ اونمین سے ہین۔ اس پر (دلدہی کے لئے) رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ سلمان ہم مین سے اور ہمارے اہل بیت مین سے ہے۔ رسول اللہ نے یہ قاعدہ مقرر کیا تھا۔ کہ ہر دس آدمیون مین چالیس گز خندق کھودنے کے لئے دی تھی۔ اس لئے سلمان حذیفہ نعمان بن مقرن عمرو بن عوف اور چھہ انصار ایک ہی جگہ کام کرتے تھے۔ اتفاقاً وہان ایک چٹان نکل آئی۔ کہ جس سے کدال ٹوٹ گیا اونھون نے نبی صلعم سے یہ حال بیان کیا۔ آپ وہان خندق مین اُترے۔ اور آپ کے ساتھ سلمان بھی اُترا پھر آپ نے کدال لیا اور ایسی زور سے چٹان پر مارا کہ اوسے توڑ دیا۔ اور اوسمین سے ایک بجلی چمکی کہ جس سے مدینہ کے دونو لابہ دکھائی دے گئے (لابہ سنگستانی زمین کو کہتے ہین۔ اور مدینہ کے پاس یہ دو قطعہ مشہور ہین) یہ دیکھکر رسول اللہ صلعم نے اور جو مسلمان حاضر تھے اونھون نے تکبیر کہی۔ پھر دوسری مرتبہ جب کدال مارا تو بھی ایسی ہی بجلی چمکی۔ اور ایسے ہی تیسری دفعہ بھی چمکی۔ پھر جب پتھر ٹوٹ گیا تو رسول اللہ صلعم اوپر نکل آئے۔ سلمان نے رسول اللہ سے پوچھا کہ آپ نے اس بجلی مین کیا دیکھا۔ فرمایا کہ مجھے اس کی پہلی روشنی مین حیرہ اور قصور کسریٰ دکھائی دیئے۔ اور جبریل نے مجھ سے کہا کہ میری امت اُس پر قبضہ کرے گی

دوسری چمک مین مجھے شام اور روم کے سرخ قصور دکھائی دیے۔ اور جبرئیل نے کہا کہ
آپ کی امت کو ملین گے۔ اور تیسری چمک مین صنعا کے قصور نظر آئے۔ اور جبرئیل نے کہا
یہ آپ کی امت کو دیے جائین گے۔ تم سب لوگ خوش ہوجاؤ۔ اس سے سلمان خوش ہوگئے
منافقین کہنے لگے لوگو تمہین محمد کے ان جھوٹے وعدون سے تعجب نہین آتا۔ وہ تم سے
کہتا ہے کہ یثرب مین بیٹھے بیٹھے وہ حیرہ اور مدائن کسری کو دیکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تم
انکو فتح کروگے۔ حالانکہ تم کو اتنی بھی طاقت نہین ہے کہ تم مدینہ سے نکل کر میدان مین
دشمنون کا سامنا کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝ وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ
يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ
يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ
دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا
وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ وَكَانَ عَهْدُ اللهِ مَسْئُولًا
قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَا تُمَتَّعُونَ
إِلَّا قَلِيلًا ۝ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا
أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا
قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا وَلَا يَأْتُونَ
الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ
تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ
بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ أُولَئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللهُ أَعْمَالَهُمْ

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ۔ يَحْسَبُونَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۚ وَاِنْ
يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ
اَنْۢبَآئِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۔ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْ
الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۚ وَمَا
زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ
عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۔ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ
الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ (اور جب کہ منافق اور وہ لوگ جن کے دل مین شک
کی بیماری تھی کہنے لگے کہ خدا اور اوس کے رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تہا وہ بالکل دہوکا
ہی دہوکا تہا - اور جب اون مین سے ایک گروہ نے کہا کہ مدینہ کے لوگو تم سے اس
جگہ دشمن کے مقابلہ مین نہین ٹھیرا جاسے گا - تو بہتر ہے کہ لوٹ چلو - اور اون مین سے
کچھ لوگ پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے لگے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہین - حالانکہ وہ غیر
محفوظ نہین - بلکہ اون کا ارادہ تو صرف بہاگنے کا ہی ہے - اور اگر ایسے ہی لشکر مدینہ کے
اطراف وجوانب سے ان پر آگھسین اور اون سے فساد برپا کرنے کو کہا جاسے تو یہ فوراً ل
فساد برپا کرین - اور اپنے گہرون مین کچھ یون ہی سا توقف کرین تو کرین حالانکہ یہی لوگ
اس سے پہلے خدا سے عہد کر چکے تھے - کہ ہم دشمن کے مقابلہ مین پیٹھ نہ پھیرین گے -
اور ان لوگون نے جو خدا کے ساتھہ عہد کیا تہا اوس کی تو ان سے بازپرس ہو کر ہی رہے گی

اے پیغمبر تم اون لوگون سے کہو اگر تم موت یا قتل کے خوف سے بہاگتے ہو تو یہ بہاگنا
تم کو ہرگز کچہہ فائدہ نہ دے گا - اور اگر بہاگ کر بچ بہی گئے - تو بس یہی تاکہ دنیا مین چند روز
اور رہ لوگے - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر خدا تمہارے ساتہہ بُرائی کرنی چاہے تو
کون ایسا ہے جو تم کو اوس سے بچا سکے - یا تمپر اپنا فضل کرنا چاہے تو کون ایسا ہے جو
اوسے روک سکتا ہے - اور خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا حمایتی ہی پائینگے اور نہ کسی کو اپنا
مددگار ہی پائین گے مسلمانو خدا تم مین سے اون منافقون کو خوب جانتا ہے - جو دوسرون
کو لڑائی مین شریک ہونے سے روکتے اور اپنے بہائی بندون سے کہتے ہین - کہ لڑائی
سے الگ ہو کر ہمارے پاس چلے آؤ - اور وہ خود بہی تمہارے ساتہہ بخیلی رکہتے ہین جنگ
مین حاضر نہین ہوتے - مگر تہوڑی دیر کے لئے - تو اے پیغمبر جب کوئی خوف کا موقع پیش
آتا ہے تو اونکو دیکہتے ہو کہ تم کو دیکہتے ہین - اون کی آنکہین ہین کہ چارون طرف گہومی چلی
جاتی ہین - جیسے کسی پر سکرات موت کی بیہوشی طاری ہو - پہر جب خوف دور ہو جاتا ہے
اور مسلمانون کی فتح ہو جاتی ہے تو مال غنیمت پر گرے پڑتے ہین اور دلخراش باتین کر کے
تم پر طعنہ مارتے ہین - یہ لوگ شروع سے ایمان لائے ہی نہین - تو اللہ نے جو کچہہ عمل انہون
نے کیے بہی تہے اونہین اکارت کر دیا - اور اللہ کے نزدیک یہ ایک آسان بات ہے -
باوجودیکہ محاصرہ کرنے والے لشکر محاصرہ اُٹہا کر چل بہی دیے ہین مگر یہ ابہی تک یہی خیال کر رہے
ہین کہ یہ لشکر ابہی نہین گئے - اور اگر دشمنون کے لشکر پہر آموجود ہون تو یہ چاہین گے کہ کسی طرف
دیہات مین نکل جائین اور بیٹہے بیٹہے تمہارے حالات دریافت کرتے رہین - اور اگر کسی مجبوری
سے اون کو تم مین رہنا پڑے تو دشمنون سے نہ لڑین مگر تہوڑی دیر کیلئے مسلمانون تمہارے لئے اور خاصکر
اون کے لئے جو اللہ اور آخرت کے عذاب سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الٰہی کیا کرتے تہے -

پیروی کرنے کو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تہا - اور جب سچے مسلمانون نے
دشمنون کے گروہون کو دیکہا تو بول اوٹہے یہ تو وہی موقع ہے - جو خدا اور اوس کے رسول نے
ہمین پہلے سے بتا رکہا تہا اور اللہ اور اوس کے رسول نے سچ فرمایا تہا - اور اوس موقع کے
پیش آنے سے لوگون کا ایمان اور شیوۂ فرمان برداری اور بہی زیادہ ہوگیا اِن ہی مسلمانون مین
کچہہ تو ایسے ہین کہ خدا کے ساتہہ جو اونہون نے عہد کیا تہا اوس مین سچے اترے سو بعض تو
اون مین ایسے تہے کہ اپنی منت پوری کر گئے یعنی شہید ہو گئے - اور بعض ان مین ایسے
ہین جو شہادت کے منتظر ہین - اور اونہون نے اپنی بات مین ذرا سا بہی ردوبدل نہین کیا
الغرض یہ لڑائی اس لئے پیش آئی کہ خدا سچے مسلمانون کو اونکے سچ کا عوض دے - اور
منافقون کو چاہے سزا دے اور چاہے اونہین توبہ کی توفیق دے - اور وہ توبہ کرین اور خدا
اونکی توبہ قبول کرے - بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے - اور خدا نے اپنی قدرت
سے کافرون کو مدینہ سے ہٹا دیا - اور وہ اپنے غصہ مین بہرے ہوئے ہٹ گئے - اور
اون کو اس مہم سے کچہہ بہی فائدہ نہ پہونچا - اور خدا نے اپنی مدد سے مسلمانون کو لڑنے کی نوبت
نہ آنے دی اور اللہ زبردست اور غالب ہے -

۵ قریش وغیرہ کا اور مسلمانون کا مورچہ باندہ کر مقابلہ پر پڑنا

غرض قریش آئے - اور آکر رومہ کے مقام
مین جہان سیل کا پانی اکٹہا ہوا کرتا ہے فروکش ہوئے - اور جرف اور زغابہ کے درمیان اترے
اون کی کل تعداد دس ہزار تہی - اِن مین قریش کے سوا احابیش اور اون کے توابع کنانہ اور
تہامہ بہی تہے - اور غطفان بہی آئے تہے اور اپنے توابع کو بہی لائے تہے - اور وہ کوہ احد
کے بازو مین اترے تہے -

اس واسطے رسول اللہ اور مسلمان بہی مدینہ سے نکلے - اور اپنی پشت کوہ سلع کی طرف کرکے

روکش ہوے - مسلمانون کی تعداد اس وقت تین ہزار تھی - اور رسول اللہ نے بچون اور عورتون
کو گڑھیون مین چھپا دیا تھا -

حیی کا کعب بن اسد کو بہکا کر رسول اللہ کے برخلاف کر لینا

اور حُیَیّ بن اخطب اپنے مقام سے نکلا اور کعب
بن اسد قریظہ کے سید کے پاس آیا - اور کعب نے اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ صلعم سے
مصالحت کر لی تھی اس واسطے اوس نے اپنے قلعہ کا دروازہ نہین کھولا - اور
و اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی - اور اوس سے کہا کہ تو بڑا منحوس و شوم شخص ہے
نے محمدؐ سے معاہدہ کر لیا ہے - اور اوس نے مجھ سے کسی طرح خلاف عہد کوئی کام نہین
ہے - جو مین اوس سے معاہدہ توڑون - حیی نے کہا مین تیرے پاس ایسے کام کے
لئے آیا ہون کہ جس سے تجھے دنیا کی عزت حاصل ہو گی - اور ایسے لوگون کو لایا ہون کہ جو
سب سمندر کی طرح صاحب قدرت و شوکت ہین - مین قریش کو اوس کے سپہ سالارون
سرداروں سمیت اور غطفان کو اوس کے سپہ سالارون سمیت لیکر آیا ہون - اونہون نے مجھ سے
وعدہ کیا ہے کہ جب تک محمدؐ اور اوس کے اصحاب کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ کر نہ پھینکدین گے
تب تک وہ نہین ہٹین گے - کعب نے اسکے جواب مین کہا تو ایسے کام کے لئے آیا
ہے کہ جس سے دنیا بھر مین ذلت ہو گی - اور ایسے خشک ابر کو لایا ہے جسمین پانی نہین وہ
گرجتا ہی ہے اور اوسمین بجلی ہی چمکتی ہے مگر اسکے سوا اوسمین اور کچھ نہین ہے - مجھے تو چھوڑ
اور یہان سے چلا جا - مگر حیی اوسکے پیچھے لگا ہی رہا - اور بہکاتے بہکاتے اوسے ایسا بہکا لیا
کہ آخر کار وہ نبی صلعم سے غدر کرنے اور عہد توڑنے پر راضی ہو گیا - اور اوس نے عہد توڑ دیا -
حیی نے اوس سے یہ عہد کر لیا - کہ اگر قریش اور غطفان محمد کا کام تمام کئے بغیر چلے جائین گے
تو مین تیرے حصن مین آ رہون گا - پھر جو کچھ تجھ پر گزرے گی وہ ہی مجھ پر بھی گزرے گی -

ے رسول اللہ کا غطفان کو مدینہ کی پیداوار دیکر لوٹانے کا ارادہ اور سعد بن معاذ کا اس سے منع کرنا

اِس سے مسلمانون پر بڑی بلا نازل ہوئی۔ اور اونہین نہایت خوف ہوگیا اور دشمن نے اونہین چارون طرف آگے پیچھے سے دبا لیا۔ اور بعض منافقین جو اب تک چھپ کر نفاق کرتے تھے ظاہر مین باتین بنانے لگے۔ اِسی لئے رسول اللہ صلعم اور مشرکین بیس روز سے زیادہ کوئی ایک مہینے کے قریب تک ایک دوسرے کے سامنے پڑے رہے۔ اور بجز دور کی تیراندازی کے اور کوئی لڑائی نہ ہوئی۔ جب مسلمانون پر نہایت سختی ہوئی تو رسول اللہ نے عُیَینَۃ بن الحصن اور حارث بن عوف المری کے پاس جو غطفان کے قائد تھے آدمی بھیجا۔ اور کہا کہ ہم تم کو مدینہ کی ایک ثلث پیداوار دیتے ہین بشرطیکہ تم اپنے ہمراہیون کو لیکر لوٹ جاؤ۔ اور ہم سے کچھ پرخاش نہ کرو۔ اونہون نے اِس امر کو قبول کرلیا۔

پھر رسول اللہ صلعم نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو مشورہ کے لئے بلایا۔ اونہون نے پوچھا یارسول اللہ۔ یہ راے جو ہے یہ آپ کی مرضی کے موافق ہے یا خدا تعالی کے یہان سے ایسا ہی حکم آیا ہے۔ یا آپ یہ اِس لئے کرتے ہین کہ ہمارا اسمین کچھ فائدہ ہے۔ رسول اللہ نے کہا یہ میری راے ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ تمام عرب قوس واحد کی طرح سے تمہارے مقابلہ مین تیراندازی کے لئے کھڑے ہوگئے ہین۔ مین چاہتا ہون کہ اِس طرح اونکی قوت و شوکت کو توڑ ڈالون سعد بن معاذ نے کہا کہ جب ہم اور وہ مشرک تھے تو اوسوقت بھی اِن لوگون کو کبھی اتنا حوصلہ نہ ہوا۔ کہ ہمارے یہان کا ایک پھل بھی سواے ضیافت اور فروخت کے اونہون نے لیا ہو۔ پھر اب جب کہ اللہ تعالی نے ہمین اسلام کی شرافت و کرامت بخشی ہے کیا ہوا ہے کہ ہم اونکو اپنا مال دیدین۔ ہماری تلوار ہی اور وہ ہین پھر آگے اللہ تعالی ہمارے اور اونکے درمیان جو چاہے کرے اوسے اختیار ہے۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اس خیال کو چھوڑ دیا۔

۸ قریش کے سوارون کا حملہ اور مسلمانون کا اونکو ہٹا دینا

پہر کچہہ سواران قریش جن مین عمرو بن عبد ود من بنی عامر بن لوی اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہبیرہ بن ابی وہب اور نوفل بن عبد اللہ اور ضرار بن الخطاب الفہری بہی تہے اپنے گہوڑون پر سوار ہوکر لشکر سے نکلے اور بنی کنانہ پر ہوتے ہوے چلے۔ اور اون سے کہا لڑائی کے لیئے تیار ہوجاؤ۔ تم آج دیکہہ لوگے کہ کون بڑا اولاور ہے

عمرو بن عبد ود بدر مین کافرون کی طرف سے لڑائی مین آیا تہا۔ اور خوب لڑا تہا۔ اور کثرت جراحت کی وجہ سے جنگ احد مین نہین شامل ہوسکا تہا۔ لیکن اب اس وقت جنگ خندق مین موجود تہا۔ اور ایک علامت اپنے اوپر لگالی تہی۔ کہ جس سے اوس کا مکان معلوم ہوجائے۔

غرض وہ اور اوس کے ساتہی آئے اور آگے بڑہ کر خندق پر پہونچے۔ اور پہر ایک تنگ مقام کی طرف بڑہکر اوسمین کود پڑے اور جہان کچہہ چٹیل زمین تہی وہان اونکے گہوڑے خندق اور سلع پہاڑ کے درمیان بڑہ آئے۔ ادہر سے علی بن ابی طالب کچہہ مسلمانون کو لیکر نکلے۔ اور سرحد کی حفاظت کے واسطے جا ڈٹے۔

عمرو نے اپنے اوپر ایک علامت لگالی تہی۔ علی نے اوس سے کہا کہ عمرو تو نے یہ عہد کرلیا ہے کہ اگر قریش کا آدمی تجہہ سے دو باتون کی درخواست کرے تو تو اون مین سے ایک ضرور قبول کرے گا۔ عمرو نے کہا ہان۔ علی نے کہا۔ تو مین تجہہ سے یہ درخواست کرتا ہون کہ تو مسلمان ہوجا اور اللہ کی طرف رجوع کر۔ اوس نے کہا مجہے اس کی تو حاجت نہین۔ علی نے کہا تو اچہا دوسری بات یہ ہے کہ ہم تم لڑین۔ کہا مین یہ نہین چاہتا کہ تجہے مار ڈالون۔ علی نے کہا مین تو یہ چاہتا ہون کہ تجہے مار ڈالون۔ اس سے عمرو گرم ہوگیا۔ اور اپنے گہوڑے سے اوتر پڑا اور اوسکی کوچین کاٹ دین۔ پہر علی کی طرف آیا۔ اور دونو پیچ ہونے لگے۔

حضرت علیؑ نے اوسے مارڈالا - اور اونکے گہوڑے بہاگ گئے - عمرو کے ساتہہ دو اور آدمی بہی مارے گئے - ایک کو تو علی نے ہی قتل کیا تہا - اور ایک کے تیر لگا تہا جس سے وہ مکہ مین جاکر مر گیا -

| ۹ سعد بن معاذ کی ایک تیر سے رگ ہفت اندام کٹ جانا | اور سعد بن معاذ کے ایک تیر آکر لگا - کہ جس سے |

اونکے ہاتہہ کی رگ ہفت اندام کٹ گئی یہ تیر حبان بن قیس بن العرقہ بن عبد مناف نے جو بنی ہصیص بن عامر بن لوی مین سے تہا مارا تہا - عرقہ اوس کی ماں کا لقب ہے عرقہ اوسے اس لئے کہتے تہے کہ اوسکے عرق اور پسینہ مین خوشبو آتی تہی - اور اوسکا نام قلابتہ بنت سعید بن سہم تہا - اور یہ بی بی خدیجہ کی دادی اور اونکے باپ کی ماں تہی جو حبان کے باپ کا دادا تہا - جب اوس نے سعد کے تیر مارا تو کہا - یہ لے مین ابن العرقہ ہون - نبی صلعم نے کہا اللہ تعالیٰ آتش دوزخ مین تیرے منہ کو پسینے پسینے کرے کسی کی رگ ہفت اندام جب کٹ جاتی ہے تو مر ہی جاتا ہے - اس لئے سعد نے کہا - اے اللہ اگر قریش کی لڑائی ابہی اور باقی ہو تو اوسکے لئے مجہے زندہ رکہہ - کیونکہ مجہے تمام لوگون کی بہ نسبت اون سے لڑنا زیادہ مرغوب ہے جنہون نے تیرے نبی کو ستایا اور جہٹلایا ہے اور اگر اون کی اور ہماری لڑائی اسی وقت ختم ہو جاتی ہے تو تو مجہے ابہی اس زخم سے شہادت دیدے مگر مجہے اوس وقت تک زندہ رکہہ - کہ بنی قریظہ کی طرف سے میرا دل ٹہنڈا ہو جاے - یہ لوگ ایام جاہلیت مین سعد کے حلفا اور موالی تہے - بعض کہتے ہین کہ جس نے سعد کے تیر مارا تہا اوسکا نام ابو اسامۃ الجشمی حلیف بنی مخزوم تہا جب سعد نے یہ دعا مانگی تو اونکا خون تہم گیا - اور رگ مین سے خون نکلنا بند ہو گیا -

| ۱۰ صفیہ کا یہودی کو قتل کرنا اور حسان کی نامردی | بی بی صفیہ نبی صلعم کی پہوپی حسان بن ثابت کے حصن |

قلعہ مین تھین - اور حسان بھی وہان عورتون مین ہی تھے - کیونکہ وہ بڑے جبان اور نامرد تھے
صفیہ کہتی ہین - کہ وہان ایک یہودی ہماری طرف آیا - مین نے حسان سے کہا یہ یہودی
ہمین دیکھتا پہرتا ہے - مجھے خوف ہے کہ کہین وہ ہمارے بہید نہ تاڑ جائے - تو جا اور
اوسے مار ڈال - حسان نے کہا مین اِس کام کا آدمی نہین ہون - صفیہ کہتی ہین اِس پر
مین نے خود ایک لکڑی لی - اور اوس یہودی کی طرف جا کر اوسے مار ڈالا - پہر مین لوٹ کر
آئی - اور حسان سے کہا جا اِس کے کپڑے اُتار لے - یہ مرد ہے مین اِس کے کپڑے
شرم کی وجہ سے نہین اُتار سکتی ہون حسان بولے کہ مجھے تو اس کے کپڑون کی کچھ حاجت
نہین ہے -

۱۱ نعیم کا مسلمان ہو کر بنی قریظہ قریش اور غطفان مین پہوٹ ڈالنا پہر نعیم بن مسعود الاشجعی نبی صلعم کے پاس
آیا اور کہا یا رسول اللہ مین مسلمان ہو گیا ہون اور میری قوم کو یہ بات معلوم نہین ہے - جو آپ حکم
دین وہ مین بدل و جان بجا لاؤن - رسول اللہ نے اوس سے کہا تو اکیلا شخص ہے اور تجہ سے
کیا ہو سکتا ہے - اگر تجہ سے ہو سکے تو اون مین جا کر پہوٹ ڈالدے - کیونکہ الحرب خدعۃ
کی مثال بہت صحیح ہے اِس لیئے وہ نکلا اور بنی قریظہ کے پاس گیا - جاہلیت کے زمانہ مین وہ
اون مین بہت اُٹھتا بیٹھتا تھا - اون سے کہا کہ تم مجھے جانتے ہو مین تمہارا ایک دوست
اور ہوا خواہ ہون - اونہون نے کہا بے شک ہم نے تیری کوئی بات بیجا نہین دیکھی نعیم
نے کہا تم نے قریش اور غطفان کو محمد کی لڑائی مین مدد دی ہے - وہ لوگ تو تمہاری طرح نہین
ہین - یہ ملک تمہارا ملک ہے اِسی جگہ تمہارے اموال اور بچے اور عورتین ہین - یہان سے
تم کہین دوسری جگہ نہین جا سکتے ہو - اور قریش اور غطفان کا یہ حال ہے کہ اگر انہون نے
دیکھا کہ موقع ہے اور غنیمت مل سکتی ہے تو تو وہ آ کر ہاتھ مارین گے اور اگر دیکھین گے کہ موقع

نہین ہے تو اپنے ملک کو چلتے بنینگے - اور تمہین اور محمد کو چھوڑ جائین گے - جس کے مقابلہ کی تم مین طاقت ذرا بھی نہین ہے اس لئے تم کو چاہیئے کہ جب تک تم اونکے اشراف مین سے کچھہ آدمی بطور رہن کے نہ لے لو ہرگز قتال مت کرو اور انہین رہن مین اوسوقت تک رکھو کہ محمد سے لڑائی ختم نہ ہو جاوے - بنی قریظہ نے کہا بات تو تو نے بہت ہی اچھی کہی ہے ایسا ہی ہمین کرنا چاہیئے -

پھر نعیم وہان سے نکلا اور قریش کے پاس آیا - اور ابو سفیان اور اوسکے ہمراہیون سے کہا تم یہ تو خوب جانتے ہو کہ مین تمہارا دوست ہون - اور یہ بھی جانتے ہو کہ محمد سے مجھے کچھہ تعلق نہین ہے - مین نے سنا ہے کہ قریظہ جو تم سے مل گئے تھے اونہین اپنے اس طرح جانے سے ندامت ہوی ہے - اور محمد کو رضامند کرنے کے لئے اونہون نے اوس سے ٹھہرا یا ہے کہ ہم قریش اور غطفان کے اشراف پکڑ کر بھیجے دیتے ہین تو اون کی گردن مارو اور ہم سے مصالحت کر لے اسکے بعد جو دشمن باقی رہ جائین گے اونکی لڑائی کے لئے ہم تیرے ساتھہ ہو جائین گے - اور اسے محمد نے بھی قبول کر لیا ہے - اس لئے آپ کو چاہیئے کہ اگر وہ آپ لوگون سے کچھہ سردار رہن کے طور پر مانگین تو آپ اون کو ایک شخص بھی نہ دین -

پھر وہ غطفان کے پاس آیا اور اون سے کہا تم میرے اہل و میرے عشیرہ والے ہو - اور پھر جو باتین قریش سے کہی تھین وہ سب اون سے بھی کہین - اور اونہین بھی بنی قریظہ سے ڈرا دیا -

۲	بنی قریظہ کا قریش اور غطفان سے رہن طلب کرنا اور اونہین نا اتفاقی اور نامدی سے اونکی پریشانی -

پھر جب شوال کے مہینے مین سبت کی رات آئی - تو رسول اللہ کے لئے خدا کی قدرت کا

یہ کرشمہ ہوا۔ کہ ابوسفیان اور سرداران غطفان نے قریظہ کے پاس قریش اور غطفان کے کچھہ آدمی دیگر عکرمۃ بن ابی جہل کو بھیجا - اور کہا۔ کہ ہم لوگ تو یہان کے رہنے والے ہین ہی نہین۔ ہمارے گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چلے - آپ لوگ قتال کے لیے تیار ہوجائیے بنی قریظہ نے اسکے جواب مین کہا۔ کہ آج تو سبت کا دن ہے ہم کچھہ آج نہین کر سکتے سوا اسکے ہم اوسوقت تک آپ کے ہمراہ ہوکر نہین لڑسکتے جب تک کہ آپ لوگ کچھہ آدمیون کو ہمارے پاس بطور رہن کے نہ بھیج دین - کیونکہ ہمین اندیشہ ہے کہ تم لوگ اپنے اپنے بلاد کو چلے جاؤگے اور ہمین اور اس شخص کو چھوڑ جاؤگے - ہم اوسی کے ملک مین رہتے ہین - اور محمدؐ یہان کا مالک ہے - جب قاصدون نے یہ بات اون سے جاکر کہی تو قریش اور غطفان نے کہا واللہ نعیم بن مسعود سچ کہتا تہا - اس لئے اونہون نے جواب دیا - کہ ہم تو ایک آدمی بہی تم کو نہین دین گے - قریظہ نے یہ سنکر کہا جو بات نعیم بن مسعود نے کہی تہی وہ بالکل سچ معلوم ہوتی ہے - اس سے دشمنون مین اللہ نے پہوٹ ڈالدی اور اونکے دل مین فرق آگیا -

اسی مین اللہ تعالی نے اون پر ایک ایسی آندہی بھیجی - جسنے جاڑے کی سخت ٹھنڈی راتون مین چولہون پر سے اونکی ہانڈیان گرادین - اور اونکے خیمہ اکھیڑ ڈالے - اور اونہین بالکل گہبرا دیا

۳۴ قریش اور غطفان کی واپسی اور حذیفہ کا اونکی خبر لانا جب نبی صلعم کو معلوم ہوا - کہ مشرکین مین اختلاف پڑگیا تو آپ نے حذیفہ بن الیمان کو رات کے وقت بلایا - اور کہا کہ دشمن کے لشکر مین جا - اور دیکھہ کہ اونکے کیا ارادے ہین - مگر کچہہ اور حرکت وہان نہ کرنا اور سیدہا میرے پاس چلے آنا - حذیفہ کہتا ہے - کہ مین گیا اور جاکر اون مین داخل ہوگیا - وہان آندہی چل رہی تہی اور اللہ کا غیبی لشکر اون کا کام تمام کیے دیتا تہا - نہ تو کوئی ہانڈی اپنی جگہ پر رہتی تہی اور نہ کوئی ڈیرا ہی کہڑا

رہ سکتا تھا اور نہ آگ ہی جل سکتی تھی۔

یہ حالت دیکھکر ابوسفیان کھڑا ہوا۔ اور بولا یا معشر قریش تمھین چاہیئے کہ ہر شخص تم مین سے اپنے جلیس کا ہاتھ پکڑ لے۔ حذیفہ کہتا ہے کہ مین نے اوس شخص کا ہاتھ پکڑا جو میرے برابر تھا۔ اور مین نے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین فلان شخص ہون۔ پھر ابوسفیان نے کہا دیکھو ہمارے اونٹ گھوڑے ہلاک ہو گئے۔ اور قریظہ نے ہمسے اختلاف کیا ہے۔ اور یہ جو آندھی چل رہی ہے تم دیکھتے ہو کیسی تکلیف دے رہی ہے۔ اِس لئے سب کو چاہیئے کہ یہان سے کوچ کر چلو اور مین بھی کوچ کرتا ہون۔ پھر اپنے اونٹ کی طرف گیا۔ جس کے دھنگنا ولا ہوا تھا۔ اور اوس پر سوار ہوا۔ اور اوسکو مارا جس سے اونٹ اٹھا۔ اور تین پیرون سے کودنے لگا۔ اِس وقت اگر رسول اللہ صلعم کے فرمان کا خلاف نہوتا کہ مین وہان کوئی حرکت نکرون تو مین ابوسفیان کو قتل کر دیتا۔

پھر حذیفہ کہتا ہے کہ مین لوٹ آیا۔ نبی صلعم اِس وقت نماز پڑہ رہے تھے۔ اور اپنی کسی بی بی کی چادر اوڑہے ہوسے تھے مجھے آپ نے اپنے سامنے کرلیا۔ اور اپنی چادر کا ایک کونا مجہ کو اوڑہا لیا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو مین نے سارا حال عرض کیا۔

اسکے بعد جب غطفان نے سنا کہ قریش چلدیئے تو وہ بھی اپنے ملک کو لوٹ گئے جب یہ لوگ چلے گئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اب ہم اونپر چڑہائی کرینگے اور وہ کبھی ہم پر آیندہ چڑہ کر نہ آئینگے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ اور اللہ تعالی نے مکہ فتح کرا دیا۔

غزوہ بنی قُرَیظہ

۱۴ رسول اللہ کا بنی قریظہ پر حصار	جب یہ رات گزر گئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ صلعم مدینہ کو لوٹ گئے

اور مسلمانون نے ہتیار کہول ڈالے - اور سعد بن معاذ کے لئے مسجد مین ایک قبہ استادہ کیا گیا - تاکہ وہ وہان مسجد سے جلد لوٹ آیا کرے - جب ظہر کا وقت ہوا تو جبرئیل نبی صلعم کے پاس آئے - اور کہا آپ نے کیا ہتیار رکہدیے - کہا ہان جبرئیل نے کہا - فرشتون نے تو ہتیار ابہی نہین رکہے - اللہ تعالی نے حکم دیا ہے - کہ آپ بنی قریظہ کی طرف جائین - ورنہ مین بہی اونکی طرف جاتا ہون - اسواسطے رسول اللہ نے ایک مناوی کو حکم دیا اور اوس نے ندا کی کہ جو لوگ سامع اور مطیع ہین اونہین چاہیئے کہ عصر کی نماز بنی قریظہ مین چلکر پڑہین - اور علی کو رایت دیکر آگے آگے روانہ کردیا - اور پیچہے سے اور لوگ بہی اون سے ملنا شروع ہوگئے - اور رسول اللہ صلعم قریظہ کے پاس جاکر اُترے - وہان لوگ عشاء اخیرہ کے بعد تک آتے اور عصر کی نماز پڑہتے رہے - اور رسول اللہ صلعم نے اس پر کوئی اعتراض نہین کیا - پہر رسول اللہ بنی قریظہ پر ایک مہینے تک یا پچیس روز تک حصار کیے پڑے رہے -

۱۵ بنی قریظہ کا ابو لبابہ سے مشورہ اور اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کرنا

جب اون پر حصار کی بہت سختی ہوئی - تو اونہون نے رسول اللہ کے پاس آدمی بہیجا - کہ ہمارے پاس ابو لبابہ بن عبد المنذر کو جو بنی اوس مین کا ایک انصاری تہا بہیجدیجیے ہم اوس سے مشورہ کرینگے رسول اللہ نے اوسے بہیجدیا - جب اونہون نے اوسے دیکہا - تو اونکے مرد اوسکے پاس آگئے - اور عورتین اور بچے اوسے دیکہ کر روئے - اس سے ابو لبابہ کو اون پر ترس آگیا - اونہون نے اوس سے پوچہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کردین - اوس نے کہا ہان حوالہ کردو - اور اپنے حلق کی طرف ہاتہ سے اشارہ کیا - کہ ذبح کیے جاوٴگے -

ابو لبابہ کہتا ہے - کہ مین نے کہنے کو تو کہدیا کہ ذبح کیے جاوٴگے - مگر میری قوم وہان سے ہٹی بہی نہین تہی کہ مجہے معلوم ہوگیا - مین نے اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتہ

خیانت کی ہے - پہر مین نے دل مین کہا کہ جس جگہ مین نے اللہ تعالیٰ کے ساتہہ عصیان کیا ہے وہان ہرگز کہڑا رہنا نہ چاہیئے - اِس لیئے وہان سے چلدیا (اور رسول اللہ کے پاس شرم کی وجہ سے نہ آیا) منہ اُٹھائے آگے چلا گیا - اور جاکر مسجد نبوی مین ایک ستون سے اپنے آپ کو باندہ دیا اور کہا جبتک خدا تعالیٰ میری خطا معاف نکرے اوسوقت تک مین یہان سے کہین نہ جاونگا - اِس سے اللہ تعالیٰ نے اوسکی خطا معاف اور رسول اللہ صلعم نے اوسے چہوڑ دیا -

پہر بنی قریظہ رسول اللہ کے حکم سے اپنے قلعون سے اُتر آئے - اور مسلمانون کی قید مین آگئے -

۶ا قریظہ کی نسبت سعد کو حکم بنانا اور اونکا اونکی نسبت قتل کا فتویٰ دینا -

تب بنی اَوس نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ان ہمارے موالی کی نسبت وہی عمل کیجیے جو آپ خزرج کے موالی بنی قینقاع کے ساتہہ کیا تہا اور جسکا ذکر اوپر آچکا ہے - رسول اللہ نے فرمایا کیا آپ لوگ اِس بات پر راضی نہین ہین - کہ جو سعد بن معاذ اِس بات مین فیصلہ کرے وہ کیا جائے - اونہون نے کہا کہ ہان ہم اوسکے فیصلہ پر راضی ہین - پہر سعد کی قوم کے لوگ اونکے پاس آئے اور چونکہ زخمون سے اونکی حالت بڑی نڈہال ہورہی تہی اِس لیئے اونہین ایک گدہے پر سوار کرایا اور لیکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے - اور راستہ مین یہ لوگ اون سے کہتے جاتے تہے - کہ تو اپنے موالی کے ساتہہ احسان کر - جب انہون نے بہت کہا - تو اونہون نے کہا کہ اب یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت سعد اللہ کے کام مین کسی لائم کی ملامت کا اندیشہ نہین کرے گا - اِس سے بہت لوگون کو معلوم ہوگیا کہ وہ اونہین قتل کرا دینگے

جب سعد رسول اللہ کے پاس آئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سید کی تعظیم
کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ راوی کو شبہہ ہے سید کے بجاے خیر کا لفظ آپ نے فرمایا تھا۔
اس لئے سب لوگ اونکی تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ اور اونہین گدہے پر سے اُتارا۔ اور بولے
اے ابو عمرو اپنے موالی پر احسان کر۔ رسول اللہ صلعم نے تجھے اس فیصلہ مین حکم مقرر کیا ہے
سعد نے اون سے پوچھا۔ کیا آپ لوگ سچے دل سے مجھے اس معاملہ مین حکم بناتے ہین
اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ عہد کرتے ہین کہ مین کہون گا اوسے آپ لوگ مانین گے۔ سب
مسلمانون نے کہا ہان ہم مانین گے۔ پہر اونہون نے دوسری طرف منہ پہیرا جدہر رسول اللہ صلعم تہے
اور رسول اللہ صلعم سے نظر کترا کر کہا۔ کیا اودہر والے لوگ بہی یہی عہد کرتے ہین سب نے
ہان کہی اور رسول اللہ صلعم نے بہی فرمایا ہان۔

تب سعد نے کہا تو مین حکم دیتا ہون۔ کہ آپ ان مین سے لڑائی کرنے والون کو تو
قتل کر دیجیے۔ اور بچون اور عورتون کو لونڈی غلام بنا لیجیے۔ اور اونکے اموال تقسیم کر دیجیے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ جو حکم سات آسمانون کے اوپر سے آیا ہے تو نے بہی اوسی
کے موافق فیصلہ کیا۔ اور یہی ٹہیک ہے۔

۷ ابنی قریظہ کا قتل اور مال غنیمت کی تقسیم پہر بنی قریظہ کو لیکر بنت الحارث کے گھر مین جو بنی النجار
کی ایک عورت تہی محبوس کر دیا گیا۔ پہر رسول اللہ صلعم مکان سے نکلکر مدینہ کے بازار
مین آئے۔ اور وہان خندقین کہدوائین۔ پہر اون کو بنت الحارث کے گہر سے نکلوا نکلوا کر
اون خندقون مین اون کی گردنین مروا دین۔ انہین لوگون مین جن کی گردنین ماری گئین حیی بن
اخطب اور کعب بن اسد یہود کے سردار بہی تہے۔ اور اون سب کی جن کی گردنین ماری
گئین چہ سو یا سات سو تعداد تہی اور بعض کہتے ہین کہ سات سو اور آٹہ سو کے درمیان

اونکی تعداد تھی ۔

حیی بن اخطب جب مشکین بندھا ہوا آیا ۔ اور اوس نے نبی صلعم کو دیکھا تو بولا ۔ کہ مین نے جو تیرے ساتھہ عداوت کی اِس سے مین اپنے آپ کو ملامت نہین کرتا ۔ مگر جسے اللہ چھوڑدے اوسکا ساتھی کون ہے ۔ پہر لوگون سے کہا اللہ کے حکم سے کچھہ چارہ نہین ہے ۔ بنی اسرائیل کی قسمت مین تو ایسے ہی معاملات قدرت نے بہت لکہ دیئے ہین ۔ پہر اوسکو بٹھا کر گردن ماردی گئی ۔

اون مین سے کوئی عورت قتل نہین کی گئی ۔ صرف ایک عورت کسی حادثہ سے قتل کیگئی اور ایک اور عورت ارقہ بنت حارضہ اونہین سے قتل ہوئی ۔ اور ثعلبہ بن سعیہ اسید بن سعیہ اور اسید بن عبید مسلمان ہوگئے ۔

پہر رسول اللہ صلعم نے اونکے مال تقسیم کئے ۔ سوار کو تین حصّہ دیئے ۔ گھوڑے کے دو حصّہ اور سوار کا ایک حصّہ ۔ اور پیادون کو جن کے پاس گھوڑے نہ تھے ایک ایک حصّہ دیا ۔ اسوقت سوار کل چھتیس ۳۶ تھے ۔

اور اوس مین سے رسول اللہ نے خمس نکالا ۔ یہ پہلا ہی موقع تھا کہ مال غنیمت مین دو دو حصّہ ملے ۔ اور خمس نکالا گیا ۔

۱۸ ریحانہ کا انتخاب اور سعد بن معاذ کی موت اِن یہودیون کی عورتون مین سے رسول اللہ صلعم نے ریحانہ بنت عمرو بن خنافہ کو اپنے واسطے پسند فرمایا ۔ اور چاہا کہ اوس سے نکاح کرلین ۔ مگر اوس نے کہا کہ مجھے اپنے ملک مین الگ ہی رہنے دیجئے یہ میرے لئے اور آپکے لئے بہتر ہے ۔

جب یہ قریظہ کا معاملہ ہوچکا ۔ تو سعد بن معاذ کا زخم پہوٹ گیا ۔ اور اون کی دعا مقبول ہوئی

(یعنی اون کا انتقال ہوگیا) وہ ابھی تک اپنے اوسی خیمہ مین تہے جو مسجد مین اونکے لئے نصب کیا گیا تہا۔ اس زخم کی تکلیف کا حال سنکر رسول اللہ صلعم اور ابوبکر اور عمر اون کے پاس آئے۔ بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے ابوبکر اور عمر کی اپنے حجرہ سے آواز سنی کہ وہ اون پر روتے تہے۔ لیکن نبی صلعم کا یہ حال تہا۔ کہ آپ کسی پر کبہی نہین روتے تہے۔ اگر آپ کو بڑا ہی صدمہ ہوتا تو آپ اپنی ڈاڑہی پکڑ لیا کرتے تہے۔

قریظہ کی فتح ذی القعدہ اور شروع ذی الحجہ مین ہوی تہی۔ اور خندق کی لڑائی مین چہ مسلمان اور قریظہ کے واقعہ مین تین مسلمان مارے گئے تہے۔

سنہ ۶ ہجری

غزوہ بنی لحیان

۱۹ رسول اللہ کا بنی لحیان پر جانا اور عسفان مین پہونچکر مکہ والون کو دہمکی دینا

اس سال کے مہینے جمادی الاولے مین رسول اللہ صلعم بنی لحیان کی طرف روانہ ہوے تاکہ اصحاب رجیع خبیب بن عدی اور اوس کے ہمراہیون کا اون سے انتقام لین۔ مگر ظاہر مین یہ مشہور کیا کہ آپ شام کو جاتے ہین۔ تاکہ دشمنون پر بے خبری مین جا پڑین۔ غرض چلتے چلتے غران مین پہونچے جہان بنی لحیان کے ساکن تہے۔ یہ مقام امج اور عسفان کے بیچ مین ہے۔ لیکن وہان معلوم ہوا۔ کہ اون لوگون کو آپ کے آنے کی خبر لگ گئی۔ اور وہ بہاگ کر پہاڑون کی چوٹیون پر جا چہپے۔

جب رسول اللہ کو یہ لوگ نہ ملے۔ تو آپ نے دوسو شتر سوار لئے۔ اور مکہ والون کی

تخویف کے واسطے عسفان مین جاکر اُترے اور اپنے اصحاب مین سے دو سوارون۔ (حضرت ابو بکر اور ایک اور شخص) کو بھیجا یہ دونون شخص کراع الغمیم تک پہونچے۔ اور پھر رسول اللہ صلعم مدینہ کو واپس چلے آئے۔

غزوہ ذی قرد

۲۰ بنی فزارہ کا رسول اللہ کے اونٹ لوٹنا اور سلمہ کا اون کے تعاقب مین جانا۔

پھر رسول اللہ صلعم مدینہ واپس تشریف لائے۔ مگر کچھ بہت روز نہین ہوئے تھے۔ کہ عیینۃ بن حصن الفزاری نے غطفان کے کچھ سوار لئے۔ اور نبی صلعم کے شیر دار اونٹ آکر پکڑ لے چلا۔ جب یہ لوگ اونٹ لے چلے تو سب سے اوّل اونہین سلمہ بن الاکوع الاسلمی نے دیکھا۔ اسطرح پر ابو جعفر نے ابن اسحٰق سے غزوہ بنی لحیان کے بعد اس غزوہ کا ذکر کیا ہے۔ مگر صحیح روایت سلمہ سے اس طرح پر آئی ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلعم واقعہ حدیبیہ سے لوٹ کر آگے ہین تو اوسوقت یہ واقعہ ہوا ہے۔ اِن دونون واقعات مین بڑا تفاوت ہے۔

سلمہ بن الاکوع کہتا ہے کہ جب ہم صلح حدیبیہ سے نبی صلعم کے ساتھ مدینہ کو آئے۔ تو رسول اللہ صلعم نے مجھے اپنے غلام رباح کے ساتھ اپنی سواری کے اونٹ لینے کو بھیجا مین طلحۃ بن عبید اللہ کے گھوڑے پر رباح کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب صبح ہوئی تو عبد الرحمن بن عیینۃ بن حصن الفزاری آیا۔ اور رسول اللہ کی سواری کے اونٹ سب کے سب غنیمت مین لیکر چلدیا۔ اور رسول اللہ کے راعی کو قتل کر ڈالا۔ مین نے رباح سے کہا کہ یہ گھوڑا لے اور اوسے جا کر طلحہ کو دیدے اور رسول اللہ صلعم کو اطلاع کر دے۔ کہ مشرکین نے آپکے اونٹ لوٹ لئے۔

پھر وہ کہتا ہے۔ کہ مین ایک پہاڑی پر چڑہا۔ اور وہان سے تین مرتبہ چلا کر کہا۔ یا صباحاہ۔ پھر مین

اون لوگون کے پیچھے چلا اور تیر مارنا شروع کیئے اور یہ رجز پڑھنے لگا ۔

والیوم یوم الرضع	خذھا وانا ابن الاکوع
اور آج کا دن دودھ پینے والون کا دن ہے	یہ تیر ہے ۔ اور میرا نام یاد رکھہ مین ابن الاکوع ہون

وہ کہتا ہے کہ مین برابر تیر مارتا اور اونکو لنگڑا کرتا چلا جاتا تھا ۔ اور جب کبھی کوئی سوار میری طرف آتا ۔ تو مین کسی درخت کی جڑ کے اوٹ مین ہوجاتا ۔ اور وہان سے تیر مار کر اوسے لنگڑا کردیتا تھا ۔ اور جب وہ پہاڑ کی تنگ گھاٹیون مین جاتے تو مین اونکے اوپر سے پتھر پھینکتا تھا ۔ آخرکار جتنے رسول اللہ کی سواری کے اونٹ تھے اون سب کو کھید کھید کر مین نے اپنے پیچھے کرلیا ۔ اور اب وہ لوگ اور مین رہ گیا ۔ اونہون نے کوئی تیس نیزہ اور چادرون سے زیادہ پھینکدین کہ ہلکے ہوجائین ۔ مگر میرا یہ حال تھا کہ جب کوئی چیز اونکی مجھے ملتی تو مین اسپر ایک علامت کردیتا ۔ کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب اوسے پہچان جائین ۔

۱۲ اخرم کا عبدالرحمن کے ہاتھ سے قتل ہونا ابو قتادہ کا عبدالرحمن کے برچھا مارنا اور نبی صلعم کا ذی قرد پر پہونچنا

رفتہ رفتہ وہ لوگ ایک ٹیلے کے پاس ایک تنگ مقام مین پہونچے وہان عینیتہ بن حصن بن خدیفہ بن بدر اون کی مدد کو آگیا ۔ اور وہ سب بیٹھکر دوپہر کا کھانا کھانے لگے ۔ جب عینیتہ نے مجھ کو دیکھا تو لوگون سے پوچھا ۔ یہ کون ہے ۔ بولے کہ اس شخص نے ہم کو بڑا تنگ کیا ہے جتنے اونٹ تھے اسنے ہم سے واپس لے لیئے ۔

مین ابھی اسی جگہ پر تھا ۔ کہ مین نے رسول اللہ کے سوارون کو آتے دیکھا ۔ کہ وہ درختون کے بیچ مین دور سے دکھائی دیئے ان مین سے سب سے اوّل اخرم الاسدی تھا جسکا نام محرز بن نضلہ تھا اور اسد بن خزیمہ کے بطن سے تھا ۔ اور اخرم کے پیچھے ابو قتادہ اور اوسکے پیچھے مقداد بن الاسود الکندی تھا ۔ جب اخرم میرے پاس کو آیا تو مین نے اوسکے گھوڑے کی لگام پکڑلی ۔ اور کہا کہ

ان لوگون کے پاس نہ جا - نہ معلوم رسول اللہ صلعم اور اصحاب رسول اللہ کب آئین اور اوسوقت تک یہ لوگ تجھے کہین کاٹ کر نہ پہینکدین - اخرم نے کہا سلمہ اگر تو اللہ تعالی پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہو - سلمہ کہتا ہے کہ اوس نے جب یہ لفظ کہا تو مین نے اوسے چھوڑ دیا - اور وہ عبدالرحمن بن عیینۃ سے جا بھڑا اور اوس کے گھوڑے کی کوچین کاٹ دین - مگر عبدالرحمن نے اوسکے ایک برچھا مارا اور اوسے مار ڈالا - اور اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوگیا - اسی مین ابوقتادہ رسول اللہ صلعم کا سوار اوسکے پاس جا پہونچا - اور عبدالرحمن کے جاکر ایک نیزہ مارا اس سے وہ لوگ بھاگ نکلے -

سلمہ کہتا ہے کہ جس نے محمد صلعم کو اکرام دیا ہے - اوسی کی مجھے قسم ہے کہ مین برابر اپنے پانون سے دوڑتا چلا جاتا تھا - اور اوسکا پیچھا نہین چھوڑتا تھا یہانتک کہ چلتے چلتے مین اتنا نکل گیا کہ اصحاب محمد صلعم کا میرے پیچھے کوئی نشان نہ رہا - اور اونکا غبار بھی دکھائی دینا موقوف ہوگیا - یہان بنی فزارہ غروب آفتاب کے قریب ایک غار کی طرف کو پھرے جسمین پانی تھا - اور جسے ذوقرد کہتے تھے تاکہ وہان جاکر وہ پانی پئین - اور جو مدت سے پیاسے ہورہے تھے اپنی پیاس بجھائین - مگر یہان بھی اونہون نے مجھے دیکھا کہ مین اونکی تعاقب مین چلا جاتا ہون - وہان سے بھی مین نے اونہین ہٹا دیا اور ایک قطرہ پانی کا اونہین نہ چکھنے دیا -

سلمہ کہتا ہے کہ وہ لوگ بیت ذی ابھر مین پہونچ کر بہت تھک گئے - جب مین اونکے تیر مارتا تھا تو اون کے شانون کی ہڈیون مین لگتا تھا اور مین کہتا تھا ؎

خُذہا وَاَنَا ابْنُ الاَکوَعِ	وَالیَومُ یَومُ الرُّضَّعِ

اور اونہون نے ایک ٹیلہ پر دو گھوڑے چھوڑ دیے (تاکہ سلمہ اونکے لالچ مین آکر ہمارا پیچھا چھوڑ دے) مین نے اونکو پکڑ لیا اور نبی صلعم کے پاس لے آیا - اسوقت مجھے راستہ مین میرا چچا عامر ملا جو ایک

سطیحہ (تھیلے) مین دودھ کی لسی اور ایک سطیحہ مین کچھ پانی لئے آرہا تھا۔ مین نے اوس پانی سے وضو کیا اور نماز پڑہی اور لسی پی لی۔ پہر مین نبی صلعم کے پاس چلا۔ آپ اوس چشمہ پر آکر مقیم ہوگئے تھے جہان سے مین نے بنی فزارہ کو نکالا تھا اور جسکا نام ذی قرد تھا۔

۴۴ رسول اللہ کا ذی قرد سے واپس ہونا اور سلمہ کی دوڑ۔

جب مین رسول اللہ کے پاس پہونچا تو دیکھتا کیا ہون۔ کہ مین نے دشمن سے جو اونٹ چھڑاے تھے اور جو نیزہ اور چادرین دشمنون نے پہینکی تہین وہ سب رسول اللہ نے لے لی ہین۔ اور بلال نے اون اونٹون مین سے ایک اونٹنی ذبح کی ہے اور وہ اوسے بھون رہے ہین۔ مین نے رسول اللہ سے عرض کیا۔ کہ رسول اللہ مجھے سو آدمی منتخب کر لینے دیجیے۔ اور دشمنون کے پیچھے جانے دیجیے۔ مین اونہین سب کو خاک مین ملاے دیتا ہون۔ رسول اللہ صلعم یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ وہ لوگ اب غطفان کی مہمانیان کہا رہے ہین۔ (یعنی اب اون کی جگہ پہونچ گئے ہین وہان نہ جانا چاہیئے)۔

پہر ایک غطفان کا آدمی آیا۔ اور کہنے لگا کہ فلان شخص نے اونکے لئے اونٹ ذبح کیا تہا۔ اور لوگ ابہی اونٹ کو ذبح کرکے کہال ہی اوتار رہے تہے کہ دور سے غبار اوٹھتا ہوا دکھائی دیا۔ غبار کو دیکھکر وہ یکایک بول اوٹھے۔ کہ محمد آپہونچا اور نکلکر بہاگ آئے۔

جب رات گزر گئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ اس موقع پر ابو قتادہ ہمارے اچھے سوارون مین اور سلمہ بن الاکوع ہمارے اچھے پیادون مین نکلے۔ پہر مجھے رسول اللہ نے دو حصّے دیے ایک سوار کا حصّہ اور ایک پیادہ کا حصّہ اور پہر جب واپس چلے تو خاص اپنے اونٹ پر مجھے ردیف کر لیا۔ آپ عضبا اونٹنی پر سوار تہے۔

جب ہم راستہ مین لوٹے مدینہ کو جارہے تہے تو مین نے ایک انصاری کو دیکھا کہ بہت تیز

تیز دوڑتا تھا - اور کوئی بھی اوس سے آگے نہ چل سکتا تھا - اور کہتا جاتا تھا بھلا کوئی ایسا ہے جو میرے ساتھ دوڑے - جب کئی مرتبہ اوس نے کہا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجھے اذن دین تو مین اسکے ساتھ دوڑون - فرمایا اچھا اگر تیری مرضی ہے تو دوڑ - سلمہ کہتا ہے کہ مین اونٹ پر سے اُتر پڑا - اور دوڑا اور کوئی ایک دو کوس اوسکے پیچھے لگا چلا گیا - پھر کچھہ دم لیا - پھر اوسکے پیچھے دوڑا اور ایک دو کوس اور چلا گیا - پھر مین نے اپنی رفتار اور تیز کر دی اور جا کر اوسے پکڑ لیا - اور اوسکے شانون پر چپا مار کر کہا کہ تجھہ سے مین نکل گیا - اوس نے کہا میرا بھی یہی خیال ہے - پھر مین اوس سے آگے مدینہ جا پہونچا - وہان ہم تین ہی دن ٹھیرے اور پھر خیبر کو کوچ کر دیا -

اِس غزوہ مین یا خیل اللہ ارکبی (اے خدا کے سوار و سوار ہو جاؤ) پکارا گیا تھا - اِس سے پہلے ایسی منادی نہین ہوا کرتی تھی -

خزاعہ کے بنی المصطلق کا غزوہ

۴۲ - رسول اللہ کا بنی المصطلق پر جانا اور ہشام کا عبادہ کے ہاتھہ سے دہوکے سے قتل -

اس غزوہ کا ذکر مین نے غزوہ ذی قرد کے بعد کیا ہے مگر یہ سنہ ۶ ہجری کے ماہ شعبان مین ہوا ہے -

رسول اللہ صلعم نے سنا تھا - کہ بنی المصطلق جمع ہوے ہین - اور آپ کے برخلاف کچھہ کارروائی کرنا چاہتے ہین - اِن کا سردار حارث بن ابی ضرار تھا - جو رسول اللہ کی بی بی جویریہ کا باپ تھا -

غرض جب آپ نے سنا تو آپ بھی اونکی طرف نکل کر روانہ ہوئے - اور ایک چشمہ پر جسکا نام مریسیع تھا اور قدید کی طرف واقع تھا فریقین کا مقابلہ ہوا - وہان دونون مین لڑائی ہوئی - اور مشرکین

شکست کھا کھا کر بھاگ گئے اور اونکے کچھ لوگ مارے گئے مسلمانون مین صرف ایک شخص مارا گیا۔ جو بنی لیث بن بکر سے تھا اور جسکا نام ہشام بن صبابہ تھا اور مقیس بن صبابہ کا بھائی تھا اوسے ایک انصاری نے عبادہ بن الصامت کے آدمیون مین سے مار دیا تھا۔ وہ سمجھا تھا کہ یہ دشمن کا آدمی ہے۔ یہ قتل صرف دہوکے سے ہوگیا تھا۔

۴۴ رسول اللہ کا نکاح جویریہ بنت الحارث سے رسول اللہ صلعم کو اس وقت سبایا بہت ملے تھے اور اونہین آپ نے مسلمانون مین تقسیم کر دیا تھا۔ انہین مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار بھی تھی۔ اور ثابت بن قیس بن شماس کے یا اوسکے ابن عم کے حصہ مین آئی تھی۔ اوسکے حصہ دار سے اور اوس سے مکاتبت پر تصفیہ ہوگیا۔ اس سے وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آئی۔ اور اپنی کتابت ادا کرنے کے لئے آپ سے مدد چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ مین تجھے ایک بات اس سے بھی بہتر بتاؤن اگر تو اوسے قبول کرے تو بہت ہی اچھا ہے۔ اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مین تیری کتابت دئے دیتا ہون اور تجھے نکاح کئے لیتا ہون۔ کہا اچھا یا رسول اللہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب لوگون نے سنا کہ آپ نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کر لیا۔ تو اونہون نے جو اسیر حصہ مین پائے تھے اونہین آزاد کر دیا۔ کہ یہ لوگ رسول اللہ کے سسرالی ہین انہین لونڈی غلام بنانا نہ چاہیے۔ اس طرح بنی المصطلق کے کوئی سو آدمی آزاد ہوگئے۔ اور جویریہ اپنی قوم کے واسطے نہایت ہی برکت کا باعث ہوئی۔ کہ کوئی عورت ایسی نہ ہوئی ہوگی۔

۴۵ جہجاہ اور سنان کے جھگڑے پر انصار اور مہاجرین کی تکرار اور عبداللہ بن ابی کا مہاجرین کے برخلاف کلمات کہنا اور رسول اللہ کی دانائی ابھی لوگ اسی چشمہ پر ہی ٹھیرے ہوئے تھے۔ اور لوگ جا جا کر اون سے پانی لاتے تھے۔ کہ اسی مین ایک نیا واقعہ اُٹھ کھڑا ہوا حضرت عمر بن الخطاب

کا ایک نوکر تہا جو بنی غفار مین سے تہا اوسکا نام ججاہ تہا - اور ایک شخص سنان الجہنی تہا جو خزرج کے بطن بنی عوف کا حلیف تہا - ان دونون آدمیون مین پانی پر کچھہ تکرار ہوئی - اور قتال کی نوبت پہونچ گئی - جہنی نے پکارا یا معشر الانصار اور ججاہ نے آواز دی یا معشر المہاجرین اس سے عبداللہ بن ابی بن سلول کو غصہ آیا - اوسکے پاس اس وقت اوسکی قوم کے کچھہ آدمی تہے اور اُن مین زید بن ارقم ایک کم عمر لڑکا بہی تہا - عبداللہ نے کہا کہ کیا یہان تک نوبت پہونچ گئی - ہمارے ہی ملک مین وہ ہمپر زور جتانے لگے - واللہ جب ہم مدینہ جائینگے - تو جو کوئی عزیز و غالب ہوگا تو وہ ذلیل کو نکال باہر کرے گا - پہر اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوا - اور اون سے کہنے لگا کہ یہ تمہارا ہی اپنا قصور ہے - تم نے ہی اونہین اپنے ملک مین ٹھیرایا - اور اپنے اموال مین اونہین اپنا شریک بنایا - اگر اب بہی جو کچھہ تمہارے ہاتہون مین ہے روک لو تو اونہین کسی اور ملک مین جانا پڑے گا - زید نے یہ سب باتین سنین اور نبی صلعم کے پاس آیا اور سب حال بیان کردیا - یہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ رسول اللہ اس غزوہ سے فارغ ہو چکے تہے -

اوسوقت حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس موجود تہے - اونہون نے عرض کیا - یارسول اللہ عباد بن بشر کو حکم دیجیے کہ وہ جاکر عبداللہ کو قتل کر دے - آپ نے فرمایا یہ کیونکر ہوسکتا ہے - لوگ کہینگے کہ محمد اپنے ہی اصحاب کو مار ڈالتا ہے - مگر اسوقت کوچ کی منادی کردینا چاہیے - چنانچہ آپ اوسی وقت چلدیے - حالانکہ وہ وقت کوچ کا نہ تہا - اس سے یہ غرض تہی - کہ اس بحث کو فریقین ترک کردین - اور اپنے کوچ مین مصروف ہوجائین

اس وقت اسید بن حضیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور سلام علیکم کرکے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے ایسے وقت کوچ کیا ہے کہ پہلے کبھی ایسے وقت نہین کیا کرتے تہے - آپ نے فرمایا کیا تو نے وہ بات نہین سنی جو عبداللہ بن ابی نے کہی ہے - اسید نے کہا وہ کیا

ہے۔ کہا وہ کہتا ہے۔ کہ جب وہ مدینہ جائیگا تو جو عزیز اور غالب ہوگا وہ ذلیل اور مغلوب کو وہان سے نکال باہر کرے گا۔ اسید نے کہا تو آپ واللہ اوسے نکال باہر کرین گے۔ کیونکہ آپ عزیز اور وہ ذلیل ہے۔ پہر عرض کیا یا رسول اللہ آپ اوسکے ساتہہ نرمی کیجیے۔ اللہ تعالے نے آپ پر احسان کیا ہے۔ عبد اللہ کی قوم والے موتیون کو پروتے تہے کہ اوسکے لیے تاج بنا دین۔ وہ دیکہتا ہے کہ آپ نے اوسکا ملک چہین لیا ہے۔

جب عبد اللہ بن ابی نے سنا کہ جو کچہہ اوسنے کہا تہا اوسکا سب حال زید نے جا کر رسول اللہ سے کہدیا۔ تو وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور قسم کہائی کہ جو کچہہ زید نے کہا وہ مین نے نہین کہا تہا۔ اور اس قسم کا ایک لفظ بہی مین نے مُنہ سے نہین نکالا تہا۔ عبد اللہ اپنی قوم کا ایک شریف آدمی تہا۔ اس سے اور لوگ اُس کی سفارش مین کہنے لگے یا رسول اللہ اس لڑکے نے غلطی کی ہوگی۔ پہر اس باب مین اللہ تعالی کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُولُهُ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ اِتَّخَذُوا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ط اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ لَا يَفْقَهُونَ ط وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ط وَاِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ط كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ط قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُونَ ط وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ط سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ط

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ط
وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ط
يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط وَ
لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اے پیغمبر
جب تمہارے پاس منافق آتے ہین تو تمہین خوش کرنے کے لئے کہدیتے ہین کہ ہم تو
پکارے کہتے ہین کہ آپ بے شک خدا کے رسول ہین - اور اگرچہ اللہ تو جانتا ہے کہ تم
بیشک اوسکے رسول ہو مگر اللہ تم کو یہ بھی جتاے دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹ بولتے ہین کیونکہ
وہ سچے دل سے نہین کہتے ان لوگون نے اپنی قسمون کو ڈھال بنا رکھا ہے تو اوسکی آڑ مین
لوگون کو راہ خدا سے روکتے ہین - کیا ہی برے کام ہین جو یہ لوگ کر رہے ہین - کس لئے
یہ لوگ پہلے ایمان لائے پھر مکر گئے یہان تک کہ انکے دلون پر مہر کردی گئی - تو اب یہ حق
بات کو سمجھتے ہی نہین - اور اے پیغمبر تم انکے ظاہری حال کو دیکھو تو ان کے ڈیل ڈول
تمہاری نظر مین کھپ جائین اور بات کرین تو تم ان کی بات کو توجہ سے سنو - تمہارے سامنے
اس طرح پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہین کہ گویا وہ لکڑیون کے بوتے ہین جو دیوارون کے سہارے
لگے رکھے ہین - ہر ایک زور کے آواز کو سمجھتے ہین کہ ان ہی کو للکارا - اے پیغمبر یہی لوگ
تمہارے جانی دشمن ہین - تو ان سے بچتے رہو ان کو خدا کی مار کدھر بہکے چلے جا رہے ہین
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول خدا کی خدمت مین چلین کہ وہ تمہارے لئے مغفرت
کی دعا کرین تو وہ سنتے ہی اپنے سر پھیر لیتے ہین اور اے پیغمبر تم اوسوقت ان کو دیکھو تو ایسے
مغرور ہوتے ہین کہ تمہاری طرف رخ بھی نہین کرتے - ان لوگون کے لئے تم دعاے مغفرت
کردیا نہ کرو ان کے حق مین دونو باتین یکسان ہین خدا تو انکے گناہ معاف کرنے والا ہی نہین

بیشک خدا نافرمان لوگون کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ یہی تو ہین جو لوگون کو بہکایا کرتے ہین کہ جو لوگ رسول خدا کے پاس آجمع ہوئے ہین اپنا پیسہ اون پر نہ خرچ کرو۔ کہ عاجز آکر آخر کو آپ تتر بتر ہو جائین حالانکہ آسمانون مین اور زمینون مین جتنے خزانے ہین سب اللہ ہی کے ہین۔ مگر منافقون کو اتنی سمجھ نہین۔ یہ منافق کہتے ہین۔ کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو عزت رکھتا ہے ذلیل کو وہان سے نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ اصلی عزت اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور مسلمانون کی ہے۔ مگر منافق اس بات سے واقف نہین۔ اور اس سے زید کے بیان کی تصدیق ہوگئی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے زید کے کان پکڑے اور کہا یہ وہ شخص ہے کہ جسکے کانون کی اللہ تعالی تصدیق کرتا ہے۔

جب عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن سلول نے اپنے باپ کی باتین سنین۔ تو وہ نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے سنا ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کرانا چاہتے ہین۔ اگر آپ کا واقعی یہ ارادہ ہے تو آپ مجھ سے ارشاد فرمائیے مین اوسکا سر کاٹ کر خدمت مین حاضر کر دون گا۔ مگر آپ اور کسی سے اوسے نہ قتل کرائیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہین آپ کسی غیر کو حکم دین اور وہ جا کر اوسے قتل کر دے۔ تو جب کبھی مین اوس قاتل کو دیکھون گا کہ وہ زندہ لوگون مین پھرتا ہے تو مجھ سے ہرگز صبر نہو سکے گا۔ اور مین اوسے مار ڈالون گا۔ اور پھر مین مسلمان ہو کر ایک کافر کے بدلے مارا جاؤن گا۔ اور جہنم مین داخل ہوؤن گا۔ نبی صلعم نے کہا۔ کہ نہین ہم اوسکے ساتھ نرمی کرین گے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے حق صحبت تو ادا کرتے ہی رہین گے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعد مین جب کبھی کوئی حادثہ ہوتا تو اوسکی قوم خود اوسے برا بھلا کہتی اور اوسی کو ڈراتی دھمکاتی اسی بات کو دیکھ کر رسول اللہ نے حضرت عمر بن الخطاب سے فرمایا۔

عمرؓ دیکھو اس نرمی کا نتیجہ کیسا اچھا ہوا۔ جس روز کہ تمنے اوسے مارڈالنے کو مجھ سے کہا تھا اگر مین اوس روز اوسے مارڈالتا تو اوسکی قوم کیسی بھڑک اوٹھتی۔ اور اگر اب مین اوسی کے لوگون سے اوسکے قتل کو کہون تو وہ اوسے ابھی مارڈالین گے۔ حضرت عمر نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے افعال مین میرے افعال کی بہ نسبت بڑی خیر و برکت ہے۔

۲۶ مقیس کا دہوکہ سے مسلمان بنکر عباده کو قتل کرکے مرتد ہوجانا۔

اسی سال مقیس بن صبابہ آپ کی خدمت مین آیا۔ اور اصلی حال دل کا تو نہ کہا بلکہ عرض کیا یارسول اللہ مین مسلمان ہو کر آیا ہون۔ اور اپنے بہائی کی دیت چاہتا ہون جو دہوکہ سے مارا گیا ہے۔ آپ نے ہشام بن صبابہ کی دیت دینے کے لیے حکم دیدیا جسکے قتل کا ذکر ابہی اوپر آچکا ہے۔ پہر مقیس رسول اللہ کے پاس کوئی چند عرصہ تک رہا کیا۔ اور اپنے بہائی کے قاتل پر حملہ کرکے اوسے مارڈالا۔ اور مرتد ہوکر مکہ کو بہاگ گیا۔ اور یہ اشعار کہے۔

شفى النفس ان قد بات في القاع مسندًا	تضرّج ثوبيه دماء الاخادع
اس بات سے دل ٹہنڈا ہو گیا۔ کہ وہ میدان مین اسکو سہارے سے یعنی مقتول پڑا رہا۔	اور اوسکے گردن کی رگون کی خون سے اوسکے دونون کپڑے سرخ ہوگئے
وكانت هموم النفس من قبل قتله	تلم فتحميني وطاء المضاجع
اوسکے قتل سے پیشتر دل مین رنج والم جمع ہو رہا تہا	اور مجھے بستر ون پر پاؤن نہین رکھنے دیتا تہا
حللت به نذري وادركت ثارتي	وكنت الى الاصنام اول راجع
اب مین نے اوسکے قتل سے اپنی نذر پوری کرلی۔ اور خون کا انتقام لے لیا۔	اسلیئے اب مین بتونکی طرف سب سے اوّل رجوع کرتا ہون

بی بی عائشہ پر بہتان

۲۷ رسول اللہ کا اپنی بیبیون کو قرعہ ڈالکر سفر مین لیجانا اور بی بی عائشہ کا لشکر سے تنہا پیچھے رہ جانا۔

بی بی عائشہ پر اِفک اور بہتان کا واقعہ اوس وقت ہوا ہے

کہ جب رسول اللہ صلعم غزوہ بنی المصطلق سے واپس آرہے تھے۔ اِسی راستہ مین کسی مقام پر بہتان والون نے وہ باتین کہین جو مشہور ہین۔ اِس واقعہ کا بیان بی بی عایشہ کی زبانی اسطرح پر ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کبھی سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتون مین قرعہ ڈالا کرتے تھے جسکے نام کا قرعہ نکلتا اوسی کو اپنے ساتھہ سفر مین لیجایا کرتے تھے۔ غزوہ بنی المصطلق مین جب آپ نے اپنی بیبیون مین قرعہ ڈالا تو میرا قرعہ نکلا۔ اِس لئے آپ مجھے اپنے ساتھہ لے گئے۔ اوس زمانہ مین عورتین بہت تھوڑا کھاتی تھین اور گوشت کا استعمال نہین کرتی تھین۔

اور میرا قاعدہ تھا کہ جب میرا اونٹ آتا تو مین اپنے ہودج مین بیٹھہ جاتی۔ پھر اونٹ ہانکنے والے لوگ آتے۔ اور میرے ہودج کو اُٹھاتے جسمین مین بیٹھی ہوتی تھی اور اوسے اونٹ کی پیٹھہ پر رکھدیتے اور اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلدیتے تھے وہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ صلعم اِس سفر سے مدینہ کو واپس ہوے اور مدینہ کے قریب پہونچے تو وہان ایک مقام پر رات کو کچھہ دیر تک سورہے۔ پھر رسول اللہ اور سب لوگ چلدیئے۔

اِس وقت اتفاقاً مین کسی حاجت کے واسطے (یعنی طہارت کے لئے) باہر گئی ہوئی تھی۔ اور میرے گلے مین اظفار کی (خوشبودار) پوتون کا ایک ہار تھا۔ میرے گلے مین سے وہ کہین نکل گیا مجھے معلوم بھی نہ ہوا۔ جب مین لوٹ کر آئی تو مین نے اوسے تلاش کیا اور جب نہ ملا تو اوسی جگہہ جہان رفع حاجت کے لئے گئی تھی اوسے ڈہونڈنے کو گئی۔ وہان وہ مجھے مل گیا۔ اودہر اتنے مین میرے اونٹ لے چلنے والے آئے اور ہودج کو لیکر حسب دستور یہ سمجھکر کہ مین اوس مین سوار ہوگئی ہون اٹھایا اور اونٹ پر رکھہ کر چلدیئے جب مین لوٹ کر لشکر گاہ مین آئی تو دیکھتی کیا ہون کہ وہان تو ایک چڑیا تک بھی نہین۔ اِس لئے مین اپنی چادر اوڑھہ کر اپنی جگہہ پر لیٹ گئی۔ اور مین نے جان لیا کہ جب وہ مجھے

نہ پائین گے تو ضرور میری تلاش مین آئین گے۔

۲۸ صفوان کا عائشہ کو اونٹ پر بٹھا کر لانا اور لوگون کا ادن پر صفوان سے ناجایز تعلق ہونے کا بہتان لگانا

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین وہان پڑی ہوئی تھی کہ اسی مین صفوان بن المعطل السلمی ادہر آگیا۔ وہ لشکر سے کسی کام کے لئے رہ گیا تہا۔ اور رات کو لشکر والون مین نہ تہا۔ جب اوس نے مجھے دیکھا تو میری طرف کو آیا۔ اور وہان ٹہیرا۔ اور مجھے پہچان لیا۔ جب پردہ کا حکم نہین ہوا تہا تو اِس سے پیشتر اوس نے مجھے دیکھا تہا۔ جب اوس نے مجھے دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا۔ اور پوچھا کہ آپ کیسے رہ گئین مین نے اوسے کچھ جواب نہ دیا۔ پہر اوس نے اپنا اونٹ نزدیک کیا۔ اور مجھ سے کہا کہ اِس پر سوار ہوجاؤ۔ مین اوس پر سوار ہوگئی پہر اوس نے اونٹ کی نکیل پکڑ لی۔ اور جلدی جلدی روانہ ہوا۔

وہان جب لوگ اپنے مقام پر پہونچے اور اطمینان سے بیٹھے۔ تو میرے اونٹ والا آدمی اون نہین دکہائی دیا۔ اسپر بہتان باندہنے والون نے وہ باتین بنائین جو بنائین (اور مجھ پر بہتان لگایا) اور سارا لشکر لوٹ پڑا اور مجھے اسکا کچھ علم ہی نہین۔ پہر ہم مدینہ آئے۔ اور مین بیمار ہوگئی اور بیماری بہی بشدت بڑہ گئی۔ اور اِس بہتان کا حال رسول اللہ صلعم کے اور میرے مان باپ کے کانون مین ہی پہونچا۔ مگر میرے والدین نے مجھ سے اوسکا کچھ ذکر نہ کیا۔ البتہ رسول اللہ کی طرف سے مجھے کم التفاتی کے آثار نظر آئے۔ جب آپ گہر مین آتے اور دیکھتے تو مجھ سے اور میری مان سے جو میری تیمارداری کرتی تہین پوچھتے کہ تم کیسے ہو۔ اور اس کے سوا اور کچھ نہین کہتے۔ اِس بے لطفی سے مجھے رنج ہوا۔ اور مین نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دین تو مین اپنی تیمارداری کے واسطے اپنی مان کے گہر چلی جاؤن۔ آپ نے اجازت دیدی۔ اور مین وہان چلی گئی۔ مجھے ابتک کچھ نہین معلوم تہا میری بیماری کو بیس۲۰ روز سے

زیادہ ہو گئے تھے - اور مین نقیہ ہو گئی تھی -

۲۵ بی بی عائشہ کو اپنے بہتان کی خبر مسطح کی مان سے معلوم ہونا اور عربون مین گھر مین پاخانے کا دستور نہ ہونا -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ ہم عرب لوگون مین یہ دستور تھا کہ گھرون مین پاخانہ نہین بناتے تھے - اوس کو مکان مین رکھنا ہم بُرا سمجھتے تھے - عورتین ہر روز رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تہین - چنانچہ مین بھی ایک روز رفع حاجت کے لئے باہر گئی - اوسوقت میرے ساتھ مسطح کی مان بھی تھی - جو ابورہم بن المطلب کی بیٹی تھی - اور مسطح کی مان کی مان حضرت ابوبکر الصدیق کی خالہ تھی - عائشہ کہتی ہین کہ مسطح کی مان جا رہی تھی کہ اوس کی چادر مین میرا پانون اُلجھ گیا - وہ بولی خدا کرے مسطح اجڑ جائے - عائشہ کہتی ہین مین نے اوس سے کہا کہ تم ایسے آدمی کو جو مہاجرین مین سے ہے اور بدر کی لڑائی مین شریک تھا ایسے برے الفاظ سے یاد کرتی ہو - وہ کہنے لگی - کیا تم نے اوس کی وہ بات نہین سنی - مین نے کہا کونسی بات - جب اوس نے مجھ سے ساری داستان سنائی (کہ مسطح نے تمہاری نسبت کہا ہے کہ صفوان سے تمہارا کچھ تعلق ہے) عائشہ کہتی ہین کہ یہ سنتے ہی میری یہ حالت ہوگئی کہ رفع حاجت کی مجھ مین طاقت نہ رہی - اور فوراً گھر جا کر بے اختیار رونے لگی - اور اسقدر روئی کہ مین نے جانا میرا جگر پھٹ جائے گا - اور مین نے اپنی مان سے کہا کہ لوگون نے ایسی ایسی باتین کہین اور تم نے مجھ سے اوس کا کچھ بھی ذکر نہین کیا -

اونھون نے کہا بیٹی ذرا اس قدر گھبراؤ نہین - دل کو تسلی سے رکھو - یہ قاعدہ کی بات ہے کہ اگر کوئی عورت کسی شخص کے پاس ہو اور وہ اوسے بہت پیار کرے اور اوس عورت کی سوتنین بھی ہون تو وہ سوتنین ایسے ہی برا بھلا کہا کرتی ہین اور اور لوگ بھی ایسے ہی افواہین اڑایا کرتے ہین -

۳۰ رسول اللہ کا خطبہ اور اوس و خزرج کی تکرار

عائشہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اسی مین ایک روز لوگون کے سامنے خطبہ کیا - مجھے اس کا علم نہ تہا - رسول اللہ نے فرمایا - ایہا الناس یہ کیسے لوگ ہین جو میرے خانہ داری کے معاملات مین مجھے ستاتے ہین اور میری بیبیون کی نسبت باتین بناتے ہین - اور بالکل حق کے خلاف بولتے ہین - اور یہ بہتان جو (میری بی بی پر) لگاتے ہین ایک ایسے شخص کے ساتہہ لگاتے ہین کہ مین اوسے ہر طرح اچہا سمجہتا ہون - اور میرے کسی مکان مین وہ کبھی میرے بغیر نہین جاتا ہے -

یہ بات عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہان خزرج کے لوگون مین بہت مشہور ہوئی تھی اور مسطح اور حمنہ بنت جحش نے کہی تہی - اس حمنہ کے کہنے کی وجہ یہ تہی کہ وہ بی بی زینب کی بہن تہی - جو رسول اللہ صلعم کے نکاح مین تہین - اس نے یہ بات اس وجہ سے پہیلائی تہی کہ اپنی بہن کی خاطر کسی طرح مجھے ضرر پہونچائے -

غرض جب رسول اللہ نے یہ بات لوگون مین کہی - تو اسید بن حضیر نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسے بہتان لگانے والے اوس مین ہون تو ہم اونکو روکین گے - اور اگر ہمارے خزرج بہائیون مین ہون تو اونکی نسبت جو آپ حکم کرین وہ ہم بجا لائین سعد بن عبادہ نے کہا - کہ یہ بات تو اس وجہ سے کہتا ہے کہ تجھے معلوم ہے کہ اس بہتان کے کہنے والے خزرج مین اگر تیری قوم ہوتی تو ایسی بات کبھی نہ کہتا - اسید نے کہا تو جھوٹا ہے اور منافق ہے اور منافقون کی طرفداری کرتا ہے - اور پہر آپس مین لوگون مین تکرار ہونے لگی - اور یہ نوبت پہونچ گئی کہ کچھہ نہ کچھہ فساد ہو جائے - اس لئے رسول اللہ صلعم منبر پر سے اوتر پڑے - اور خطبہ موقوف کر دیا -

۳۱ رسول اللہ کا بریرہ سے اور نیز عائشہ سے تحقیقات کرنا اور علی کا بریرہ کو مارنا اور رسول اللہ کو طلاق کا مشورہ دینا اور رسول اللہ پر عائشہ کی پاکدامنی کی نسبت وحی کا نازل ہونا اور وحی کی حالت اور حسان مسطح اور حمنہ پر حد لگایا جانا

پہر رسول اللہ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا - اور اون سے مشورہ لیا - اسامہ

سے نے تو بیری بھلائی کی۔ مگر علی نے کہا کہ عورتین بہت ہین (عائشہ کو نکالکر اور بہت کر سکتے ہین)
عائشہ کی خادمہ سے پوچھو وہ سچ سچ کہدے گی۔ پھر رسول اللہ نے بریرہ کو بلایا (جو بی بی عائشہ
کی خادمہ تھی) اور اوس سے میرا حال پوچھا (کہ عائشہ کا چال چلن کیسا ہے۔ اور صفوان کو
تو نے اوسکے پاس آتے جاتے دیکھا ہے یا نہین) اور علی اوسکے پاس آئے۔ اور اُسے
خوب مارا پیٹا۔ اور نہایت ہی اوس پر سختی کی۔ اور کہا جو سچ سچ بات ہو وہ بتادے۔ اور رسول
اللہ سے اصلی بات کہدے۔ اوس نے کہا مین تو اور کچھہ نہین جانتی۔ جہان تک مجھے علم
ہے وہ ہر طرح نیک اور صالح بی بی ہین۔ اور مین نے اونکی اور کوئی بُری بات کبھی نہین دیکھی۔
اگر اون مین کوئی عیب ہے تو اتنا ہے کہ وہ سو جاتی ہین۔ اور آٹا کھلا چھوڑ دیتی اور بکری بکریاں
آکر اوسے کہا جاتی ہین۔

پھر رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے۔ اِس وقت میرے ماں باپ بھی میرے پاس
تھے۔ اور ایک عورت انصار کی بھی تھی اور مین روتی تھی اور وہ بھی روتی تھی۔ پھر رسول اللہ نے
اللہ کی حمد و ثنا کی۔ بعد ازان مجھہ سے کہا عائشہ تو نے وہ باتین سنی ہین جو لوگ کہتے ہین۔ اگر
تو نے کسی بُرے کام کا ارتکاب کیا ہے تو تو اللہ سے توبہ کر۔ عائشہ کہتی ہین کہ اِسوقت
میرے آنسو ایسے جاری تھے کہ مجھے کچھہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ مین نے اپنے ماں باپ کی
طرف دیکھا کہ وہ رسول اللہ کو اس کا جواب دین مگر اونہون نے کچھہ جواب نہ دیا۔ تب مین نے
اون سے کہا کہ تم دونو کیون جواب نہین دیتے۔ اونہون نے کہا ہم کیا جواب دین ہمین کیا
معلوم اصلی حال تو تجھے معلوم ہے۔ وہ کہتی ہین کہ مین نے کسی گھر والون پر ایسا رنج کبھی نہ دیکھا
تھا جیسا کہ اِن ایام مین ابو بکر پر ہو رہا تھا جب وہ دونو نہ بولے تو مین رو پڑی۔ اور پھر مین
نے کہا کہ مین تو اللہ سے توبہ کبھی نہ کرون گی۔ اگرچہ مین اِس الزام سے بالکل بری ہون لیکن

اگر مین اقرار کرون تو تم مجھے سچا جانو گے اور اگر مین انکار کرون تو تم مجھے جھوٹا سمجھو گے۔ پھر مین نے دل مین حضرت یعقوب کا نام یاد کیا مگر مجھے اون کا نام بھی اوس وقت یاد نہ آیا۔ تو مین نے اس طرح ہی کہدیا۔ مین اسکے جواب مین وہی کہتی ہون جو یوسف کے باپ نے کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ط

مین ابھی دل مین اپنے آپ کو اتنا بڑا نہین سمجھتی تھی کہ اللہ تعالی میرے باب مین قران کی آیتین نازل کرے گا اور اون کی تلاوت کی جائے گی۔ صرف مین یہ خیال کرتی تھی کہ رسول اللہ کوئی خواب دیکھین گے اور اللہ تعالی میرے تہمت کی اوس مین تکذیب کر دے گا۔ وہ کہتی ہین کہ رسول اللہ ابھی اسی مقام پر تھے۔ کہ آپ پر وحی نازل ہوئی۔ اور اون پر کپڑا اڑہا دیا گیا۔ اس وحی کے آنے کے وقت نہ تو مین گھبرائی اور نہ کچھ مجھی اوس سے اندیشہ ہوا۔ مین جانتی تھی کہ مین گناہگار نہین ہون۔ اور اللہ مجھ پر ظلم نہین کرے گا لیکن جب تک کہ رسول اللہ کو حالت وحی سے افاقہ نہین ہوا میرے مان باپ کی یہ حالت تھی کہ اون کی جان نکلنے کی نوبت آگئی تھی کہ کہین اللہ تعالے اون باتون کی تصدیق تو نہ کر دے جو لوگون نے مشہور کی تھین۔ وہ کہتی ہین کہ پھر رسول اللہ صلعم کو افاقہ ہوگیا اس وقت آپ پر پسینہ کی بوندین ایسی تھین کہ جیسے موتی کے دانہ ہون۔ اور آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے اور کہتے جاتے تھے کہ عائشہ خوش ہوجا۔ کہ اللہ تعالی کے یہان سے تیری برأت کی آیتین نازل ہوئین۔ مین نے کہا الحمد للہ۔ پھر آپ باہر نکل کر لوگون کے پاس گئے۔ اور وہان جا کر خطبہ کے لئے کھڑے ہوے اور میرے باب مین جو قرآن نازل ہوا تھا اوسکا سب ذکر کیا۔ پھر حکم دیا کہ مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش کے حد ماری جائے۔ انہین لوگون نے یہ فحش باتین بیان کی تھین پھر اون پر حد لگائی گئی۔

۴۲ حضرت ابوبکر کو مسطح پر رحم دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم۔

اور حضرت ابوبکر نے قسم کھائی کہ مسطح کو جو اون کا بہانجا تہا جو تنخواہ مین دیا کرتا ہون اب کبہی نہ دون گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ (اور تم مین سے جو لوگ بزرگ منش اور صاحب مقدور ہین قرابت والون اور محتاجون اور اللہ کی راہ مین ہجرت کرنے والون کو مدد خرچ نہ دینے کی قسم نہ کہا بیٹہین۔ بلکہ چاہیئے کہ اونکے قصور بخشدین اور درگزر کرین۔ کیا تم نہین چاہتے کہ خدا تمہارے قصور معاف کرے) اس پر حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین چاہتا ہون اللہ تعالیٰ مجہے مغفرت عطا فرمائے اور میری خطا معاف کرے۔ اور مسطح کی جو تنخواہ تہی پہر جاری کردی۔

۴۳ صفوان کا حسان کو مارنا اور رسول اللہ کا حسان کو بیرحا اور ایک لونڈی دینا اور صفوان کا نامردہونا۔

پہر کہین صفوان بن المعطل کو حسان بن ثابت مل گیا۔ صفوان نے اوسکے ایک تلوار کا وار کیا۔ اور کہا۔

تَلَقَّ ذُبَابَ السَّیْفِ عَنِّیْ فَاِنَّنِیْ	غُلَامٌ اِذَا هُوْجِیْتُ لَسْتُ بِشَاعِرِ

اے حسان تو مجہ سے تلوار کا بہپلا لے کیونکہ جب کوئی میری ہجو کرے تو مین شاعر تو ہون ہی نہین جو اوسکی جواب مین شعر کہہ کر اپنے دل کو ٹہنڈا کردن مین تو ایک جوان ہون۔ اور تلوار کے سوا میری پاس اور کچہ نہین ہے

یہ دیکہکر ثابت بن قیس بن شماس جہپٹا اور صفوان کے دونون ہاتہہ اوسکی گردن سے باندہ لئے۔ اور حارث بن الخزرج کے پاس لیکر چلا۔ راستہ مین عبداللہ بن رواحہ اوسے ملا۔ کہا یہ کیا ہے۔ ثابت نے کہا اس نے حسان کو مارا ہے۔ مین جانتا ہون کہ وہ مرگیا ہوگا

عبداللہ نے کہا کہ کیا یہ کام تو نے رسول اللہ کے حکم سے کیا ہے۔ اور آپ کو اسکا علم ہے کہا نہین تو کہا تو نے بڑی جرأت کی۔ اوسے چھوڑ دے۔ اِس سلئے اوس نے اوسے چھوڑ دیا۔

جب یہ ذکر رسول اللہ کے سامنے آیا۔ تو آپ نے حسان اور صفوان بن المعطل کو بلایا۔ صفوان نے کہا یا رسول اللہ اِس نے میری ہجو کی تھی۔ اور مجھے ستایا تھا اس لئے مین نے اوسے مارا۔ رسول اللہ نے فرمایا حسان اسے معاف کر حسان نے کہا یا رسول اللہ جو آپ فرماتے ہین تو مین معاف کرنے کو موجود ہون۔

پھر رسول اللہ صلعم نے اِسکے عوض مین حسان کو بیرحا دیا جو بنی جدیلہ کا قصر تھا۔ اور ایک قبطی لونڈی بھی عنایت کی جو بی بی ماریہ ام ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کی بہن تھی۔ اِس کے پیٹ سے حسان کے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام عبدالرحمن تھا۔ اور صفوان نامرد تھا۔ عورتون کے کام کا ہی نہ تھا۔ پھر چند مدت کے بعد شہید ہوگیا۔

عمرۂ حدیبیہ

۴۴ رسول اللہ صلعم کا عمرہ کے ارادہ سے مکہ کو روانہ ہونا اور حدیبیہ پہونچنا۔

اِسی ۶ھ ہجری کے ذی قعدہ مہینے مین آپ عمرہ کے واسطے روانہ ہوئے۔ لڑائی کا کچھ ارادہ نہ تھا۔ اِس وقت آپ کے ساتھ مہاجرین اور انصار اور دیگر اعرابی تابعین چودہ سو [۱۴۰۰] اور بعض کہتے ہین پندرہ سو [۱۵۰۰] اور ایک قول مین ہے کہ تیرہ سو [۱۳۰۰] تھے۔ اور آپنے اپنے آگے ہی ستر بدنہ بھی قربانی کے لئے روانہ کئے تھے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جائے کہ آپ بیت اللہ کی زیارت کی واسطے آئے ہین۔ لڑائی کے لئے نہین آئے ہین۔

جب آپ عسفان مین پہونچے۔ تو بُسر بن سفیان الکعبی آپ کو ملا (جسے آپ نے قریش کا حال دریافت کرنے کے لئے آگے بہیجا تہا) اور بولا یا رسول اللہ قریش نے سنا ہے آپ مکہ کو چلے ہین۔ اِس لئے وہ ذی طوی مقام مین جمع ہوے ہین۔ اور آپس مین محالفہ کیا ہے۔ کہ آپ کو مکہ مین ہرگز داخل نہین ہونے دین۔ اور خالد بن الولید کو کراع الغمیم پر آپ کی روک کے واسطے بہیجا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ خالد اِسوقت رسول اللہ کے ساتھ تھے اور مسلمان ہو گئے تھے اور آپ نے اونہین آگے روانہ کیا تہا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل سے اون کی لڑائی ہوئی تھی اور اونہون نے اوسی شکست دی تھی۔ مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

غرض جب بسر نے قریش کے اِس ارادہ کے حال سے رسول اللہ کو خبر دی۔ تو آپ نے فرمایا قریش پر افسوس ان کو لڑائی کی لت نے تباہ کر دیا۔ اون کا کیا بگڑتا تہا۔ اگر وہ مجہ کو اور اور تمام مخلوق کو چہوڑ دیتے۔ اِس مین اگر اور لوگ مجہ پر غالب آجاتے تو اون کے دل کی مراد پوری ہو جاتی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ مجھے غالب کر دیتا تو قریش خوشی خوشی اگر چاہتے تو اسلام کے دائرہ مین داخل ہو جاتے اور اسطرح مسلمانون کی تعداد اور بڑہا دیتے۔ خیر مین بہی اون سے اوس بات کیلئے برابر لڑتا ہی رہون گا جسکے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے بہیجا ہے۔ یہین یا تو اللہ مجہ اونپر غالب کر دے گا اور اسلام کا بول بالا ہو جائے گا۔ یا یہ گردن ہی بدن سے اُتر جاے گی۔

پہر آپ دوسرے راستہ سے چلے جدہر قریش تھے اوس راستہ کو چہوڑ دیا۔ اور دہنے طرف کو ہو کر ثنیۃ المرار تک جا پہونچے جہان وہ پشتہ تہا جس پر سے حدیبیہ جاتے ہین وہان آپ کی اونٹنی بیٹہہ گئی۔ لوگون نے کہا یہ بہت تہک گئی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ تہکی نہین۔ بلکہ اوسے اوسنے روک لیا جس نے فیل کو روک لیا تہا (یہ اصحاب فیل کی طرف اشارہ ہے جنکا قصہ اوپر گذر چکا ہے) آپ نے فرمایا قریش مجہ سے آج جو کوئی خواہش

ایسی کرین گے جس مین صلہ رحم ہو اوسے مین بہت خوشی سے قبول کرون گا۔

پہر آپ نے فرمایا۔ کہ لوگ یہان قیام کرین۔ اونہون نے کہا یہان وادی مین پانی نہین۔ آپ نے اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالا۔ اور اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو دیا۔ پہر وہ یہان کے کنوون مین سے ایک کنوین مین گیا۔ اور اوس کے اندر اوسے گہسیڑا۔ گہسیڑنے کے ساتہہ ہی پانی جوش مارکر نکلنے لگا۔ اور تمام لوگ اوس سے سیراب ہوگئے جو شخص کہ یہ تیر لے کر گیا تہا اوس کا نام ناجیۃ بن عمیر تہا۔ اور وہ نبی صلعم کے اونٹون کا ہانکنے والا تہا۔

۳۵ بدیل الخزاعی کا رسول اللہ کے پاس آنا اور قریش کی مخالفت کا بیان کرنا۔

یہان لوگ ابہی اُترے ہی تہے کہ اسی مین دیکہتے کیا ہین کہ بدیل بن ورقا الخزاعی اپنی قوم خزاعہ کے کچہہ لوگ ہمراہ لیے ہوے آیا۔ خزاعہ تہامہ مین رسول اللہ صلعم کے بڑے خیرخواہ تہے اُسنے آکر آپ سے بیان کیا۔ کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو مین حدیبیہ کے کنوون پر چہوڑ کر آیا ہون۔ وہ آپ سے لڑنے کو اور بیت اللہ سے روکنے کو آئے ہین۔ نبی صلعم نے اوس سے کہا کہ ہم کسی سے لڑنے نہین آئے ہین ہم تو فقط عمرہ کی نیت سے آئے ہین۔ اگر قریش چاہین تو ہم اون سے ایک مدت معین کے لئے مصالحت کرنا چاہتے ہین۔ اونہین چاہیے کہ وہ مجہہ سے کچہہ تعرض نکرین۔ مین جانون اور تمام اہل عرب جانین۔ اور اگر وہ اس بات پر مجہہ سے مصالحت نکرین گے۔ تو واللہ مین اون سے اپنے معاملہ کے واسطے اوسوقت تک لڑونگا جب تک کہ میرے دم مین دم ہے۔

۳۶ عروہ کا نبی صلعم کے پاس آنا اور ابوبکر وغیرہ سے اور عروہ سے گفتگو اور اصحاب نبی صلعم کا نبی صلعم کی تعظیم کرنا اور عروہ کا تعجب

پہر بدیل قریش کے پاس لوٹ گیا۔ اور جو کچہہ نبی صلعم نے اوس سے کہا تہا وہ سب حال

اون سے بیان کیا۔ یہ سنکر عروہ بن مسعود ثقفی اُٹھا اور اون سے کہنے لگا۔ کہ اس شخص نے (یعنی محمدؐ نے) جو بات تمہارے روبرو پیش کی ہے وہ بہت ہی اچھی ہے اوسے چاہیئے کہ تم قبول کرو۔ اور مجھے اجازت دو تو مین محمدؐ کے پاس خود جاتا ہون۔ قریش نے کہا اچھا تو جاوہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور گفتگو کرنے لگا۔ اور رسول اللہ سے کہا۔ اے محمدؐ تو نے چند بے سامان آدمی جمع کر لئے ہین۔ اور اونہین لیکر یہان آیا ہے کہ کچھ اپنا مطلب نکالے۔ یہ جان لے کہ قریش مکہ سے نکلکر آگئے ہین اور قریب النتاج اونٹنیون کو ہمراہ لائے ہین۔ اور چیتون کی پوستین پہنے ہوئے ہین۔ اور آپسمین خدا کی قسم کہاکر عہد کیا ہے کہ تجھے کسی طرح مکہ مین نہ گھسنے دین گے۔ اور مین قسم کہاکر کہتا ہون۔ کہ یہ سب تیرے ساتھی تجھے چھوڑ دین گے۔ اور میرے پاس آجاینگے۔

حضرت ابو بکر جو وہان موجود تھے کہنے لگے۔ کہ اے بیہودہ لات کی فلان چوسنے والے کیا ہم رسول اللہ کو چھوڑ دین گے (عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے جو ایسے کہتا ہے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ یہ ابو بکر بن ابی قحافہ ہے۔ عروہ نے کہا۔ واللہ اگر تیرا ایک احسان مجھ پر نہ ہوتا تو مین تجھے اس کہنے کا مزہ چکھاتا (حضرت ابو بکر نے عروہ کا کچھ قرض اوسکے عوض ادا کر دیا تھا)۔

پھر عروہ رسول اللہ صلعم سے باتین کرنے لگا۔ اور باتون باتونمین رسول اللہ کی ڈاڑہی تک ہاتھ سے چھونے لگا اسوقت مغیرہ بن شعبہ زرہ پہنے اور ہتیار لگائے رسول اللہ صلعم کے سر پر کھڑا تھا۔ اور جب عروہ رسول اللہ کی ڈاڑہی چھونے کو ہاتھ چلاتا تو مغیرہ تلوار کی کوتھی سے اسکا ہاتھ ہٹا دیتا تھا اور کہتا تھا کہ ادب کر اور اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ڈاڑہی سے الگ کہ ورنہ تجھ پر بھی ہاتھ پہونچے گا۔ (یعنی تلوار سے تیرا کام تمام کر دیا جایگا عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے نبی صلعم نے کہا کہ یہ تیرے بھائی کا بیٹا مغیرہ ہے عروہ بولا ارے بیوفا کل تو نے

شرمگاہ وبلائی ہے (یعنی تیری رسوائی کو چھپایا ہے) اس کا قصہ اسطح ہے کہ مغیرہ نے بنی مالک کے تیرہ آدمی مار ڈالے تھے - اور بھاگ گیا تھا - اس سے بنی مالک مقتولین کے لوگون مین اور احلاف مغیرہ کے لوگون مین بڑا جھگڑا اٹھہ کھڑا ہوا - مگر عروہ نے مقتولین کی تیرہ دیتین اپنے پاس سے دے دین - اور اس جھگڑے کو رفع کرا دیا - مغیرہ اور عروہ مین بڑی طول کلامی ہوگئی -

لیکن نبی صلعم نے عروہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا - اور اوس سے وہی سب باتین بیان کین جو آپ نے بدیل سے کہی تہین - عروہ نے کہا محمدؐ کیا تیرے نزدیک یہ اچھی بات ہے کہ تو اپنی قوم کا استیصال کرڈالے - تو نے اپنے سے پہلے کسی عرب کو سنا ہے کہ اوسنے اپنی ہی قوم کا استیصال کیا ہو -

اس وقت جب کہ عروہ نبی صلعم کے پاس تہا تو کن انکھیون سے دیکھتا جاتا تہا - اوس نے دیکھا کہ رسول اللہ جب بینی پاک کرکے پہینکتے ہین - تو اوسے کوئی نہ کوئی اصحاب مین سے اپنے ہاتہہ مین لے ہی لیتا ہے نیچے نہین گرنے دیتے اور اسے کر اپنے مُنہ کو اور اپنے بدن کو مل لیتے ہین - اور جب آپ کسی کام کو کہتے ہین تو لوگ نہایت ہی فرتی سے اوس کی تعمیل کرتے ہین - اور جب آپ وضو کرتے ہین تو وضو کے مستعمل پانی کے لینے پر لوگ لڑے مرتے ہین اور تعظیم کے سبب سے کوئی شخص آپ کے روبرو نگاہ نہین اُٹھاتا ہے -

یہ دیکھکر جب عروہ لوٹا - تو اپنے لوگون مین گیا - تو اوسنے کہا بھائیو مین بارہا کسری قیصر اور نجاشی کے پاس گیا ہون واللہ مین نے کسی کو اپنے بادشاہ کی ایسی تعظیم کرتے نہین دیکھا کہ جیسے محمدؐ کے اصحاب محمدؐ کی کرتے ہین - اور جو اوس نے دربار نبوی کا حال دیکھا

تہا اور جو رسول اللہ نے اوس سے کہا تہا وہ سب بیان کیا۔

۳۷ حلیس کا نبی صلعم کے پاس آنا اور قربانی دیکھکر لوٹ جانا اور پہر مکرز اور سہیل کا آنا۔

پہر قریش مین ایک اور شخص کنانہ کا جسکا نام حلیس بن علقمہ تہا اور احابیش کا سید تہا بولا کہ مین محمد کے پاس جاتا ہون۔ جب نبی صلعم نے اوسے دیکہا تو فرمایا کہ یہ شخص اون لوگون مین سے ہے جو بُدن اور قربانی کے جانورون کی تعظیم کرتے ہین۔ قربانی کے جانور اسکے سامنے کرو۔ جب اوس نے قربانی کے جانورون کو دیکہا تو بغیر اسکے کہ نبی صلعم کے پاس آئے قریش کی طرف لوٹ گیا۔ اور اون سے جاکر کہا کہ مین نے ہدی کو دیکہا کہ اون کے گلون مین قلادہ پڑے ہوے ہین ایسے لوگون کو روکنا ہرگز روا نہین ہے۔ قریش بولے بیٹہہ تو ایک اعرابی اور دیہاتی آدمی ہے ان باتون کو کیا سمجھتا ہے اوسنے کہا کہ ہم نے تمسے اس بات پر حلف نہین کیا ہے۔ کہ جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کے واسطے آئے اوسے ہم روک دین۔ واللہ یا تو تم محمد کو آنے دو۔ اور بیت اللہ کی زیارت کرنے دو نہین تو مین اپنے احابیش کو پکارتا ہون وہ سب کے سب یک جان و دو قالب ہوکر میری تائید مین اُٹھ کہڑے ہونگے۔ قریش بولے جب حلیس ذرا ٹہیرو ہم ذرا آپس مین شورہ کرلین۔ اسی مین ایک اور شخص جسکا نام مکرز بن حفص تہا کہڑا ہوا۔ اور بولا مین محمد پاس جاتا ہون۔ اونہون نے کہا اچہا جاؤ۔ جب وہ نبی صلعم کو دور سے دکہائی دیا تو فرمایا۔ کہ یہ فاجر آدمی ہے۔ پہر وہ نبی صلعم سے آکر گفتگو کرنے لگا۔ وہ گفتگو کر ہی رہا تہا۔ کہ اسی مین سہیل بن عمرو قریش کی طرف سے نبی صلعم کے پاس آیا۔ رسول اللہ صلعم نے یہ دیکہکر فرمایا کہ اب تمہارا کام سہولت کے ساتہہ درست ہوجائیگا۔

۳۸ رسول اللہ کا خراش کو اور پہر عثمان کو قریش کے پاس بہیجنا اور قریش کا خراش کے اونٹ کو مارنا اور عثمان کو قید کرلینا۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ قریش نے سہیل کو اوسوقت بہیجا ہے کہ رسول اللہ صلعم عثمان

بن عفان کو قریش کے پاس بھیج چکے تھے۔ وہ کہتا ہے کہ جب عروہ بن مسعود قریش کی طرف لوٹ گیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے خراش بن امیۃ الخزاعی کو قریش کے پاس ثعلب نام ایک اونٹ پر سوار کرا کر بھیجا۔ اور اوسکے ہاتھہ پیغام کہلا بھیجا۔ مگر قریش نے اوس اونٹ کی کونچین کاٹ دین۔ اور خراش کو چاہا۔ کہ مار ڈالین۔ لیکن احابیش بیچ مین آگئے۔ اور اونہون نے قریش کو اوسکے قتل سے منع کیا۔ اور چھڑا کر اوسے روانہ کردیا۔

جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ تو آپ نے عمر سے کہا کہ تم مکہ جاؤ۔ حضرت عمر نے کہا کہ مکہ مین بنی عدی نہین ہین جو میری حمایت کرین۔ اور آپ جانتے ہین کہ قریش سے میری کیسی عداوت ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر مین جاؤن تو وہ مجھے مار ڈالین گے۔ آپ عثمان کو وہان بھیجدیجیے۔ اون کی وہان میری بنسبت زیادہ عزت ہے۔

اس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت عثمان کو وہان بھیجا۔ کہ قریش سے جاکر وہ آپکا پیغام کہدین۔ حضرت عثمان گئے۔ اور ابان بن سعید بن العاص سے جاکر ملے۔ اور ابان نے اونہین پناہ دی۔ پہر عثمان ابوسفیان کے اور اور عظماے قریش کے پاس گئے۔ اور اون سے جاکر رسول اللہ کا پیغام بیان کردیا۔ جب عثمان رسول اللہ کا پیغام پہونچا چکے تو اون سے قریش نے کہا۔ اگر تجھے بیت اللہ کے طواف کی ضرورت ہے تو تو طواف کرلے اونہون نے کہا مین اوس وقت تک طواف نکرون گا کہ نبی صلعم اوس کا طواف نہ کرلین۔ اس لئے قریش نے اونہین قید کیا۔ اور نبی صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ عثمان کو قریش نے مار ڈالا۔ آپنے فرمایا کہ ہم قریش سے اب بے لڑے نہین جائین گے۔ پہر لوگون کو بلا کر لڑائی کے لئے بیعت طلب کی۔ اور سب لوگون نے بجز ایک جد بن قیس کے ایک درخت سمرہ کے نیچے بیعت کی اون مین جس نے سب سے اول بیعت کی اوسکا نام ابوسنان تھا اور بنی اسد سے تھا۔ پہر

خبر آئی کہ عثمان کو قریش نے قتل نہین کیا بلکہ صرف قید کر رکھا ہے۔

۳۹ رسول اللہ صلعم کی صلح قریش سے اور عہدنامہ کے شرائط۔

پھر قریش نے سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر بن لوی سے تھا نبی صلعم کی طرف بھیجا۔ کہ وہ نبی صلعم سے اِس بات پر اگر مصالحت کرے۔ کہ آپ اِس سال تو حدیبیہ سے بغیر مکہ جاے لوٹ جائین۔ چنانچہ سہیل نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپ سے بہت گفتگو رہی۔ اور خوب جواب سوال ہوئے پھر اونمین صلح ہو گئی۔

پھر رسول اللہ صلعم نے علی بن ابی طالب کو بُلایا۔ اور فرمایا لکھہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا یہ تو ہم نہین جانتے بلکہ یہ لکھو باسمک اللّٰھم۔ حضرت علی نے لکھا باسمک اللّٰھم۔

پھر رسول اللہ نے فرمایا لکھہ یہ وہ شرائط ہین جو محمد رسول اللہ نے سہیل بن عمرو سے کی ہین۔ سہیل نے کہا اگر ہم جانتے کہ آپ رسول اللہ ہین تو ہم آپ سے لڑتے ہی نہین اِس لئے آپ رسول اللہ نہ لکھوائیے۔ بلکہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوائیے۔ اسلئے رسول اللہ نے علی سے کہا۔ کہ رسول اللہ کا لفظ محو کر دو۔ علی نے کہا مین تو یہ لفظ کبھی محو نہ کرون گا اِس واسطے رسول اللہ نے قلم لیا اور اگرچہ آپ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے مگر رسول اللہ کی جگہ محمد بن عبد اللہ (نہین بلکہ صرف ابن عبد اللّٰہ) لکھدیا۔

اور علی سے فرمایا۔ کہ تجھے بھی ایسا ہی ایک معاملہ پیش آئے گا (اِس سے لوگ وہ معاملہ مراد لیتے ہین جو حضرت علی اور حضرت معاویہ کے درمیان عہدنامہ لکھتے وقت خلیفہ کے لفظ کی نسبت گزرا تھا اور جسکا بیان آیندہ اپنے موقع پر آئے گا) پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ہم دونون فریق نے اِس بات پر صلح کی ہے کہ دس برس تک ہم دونون

مین لڑائی نہ ہوگی -

اور جو کوئی قریش مین سے اپنے ولی کے اذن بغیر رسول اللہ کے پاس چلا آئیگا تو آپ اوسے قریش کو واپس دیدین گے - اور اگر کوئی رسول اللہ کے ساتھہ کے آدمیون مین سے قریش کے پاس چلا جائیگا تو وہ اوسے واپس نہ کرینگے -

اور جو شخص چاہیگا کہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہو وہ رسول اللہ کے ساتھہ شریک ہو سکتا ہے اور جو شخص چاہے قریش کے عہد مین داخل ہو وہ قریش کے عہد مین داخل ہو سکتا ہے اس پر خزاعہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہوے اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہوے اور رسول اللہ نے (قریش کی طرف سے) لکھوایا کہ رسول اللہ اس سال قریش کے یہان سے (بغیر بیت اللہ جائے) لوٹ جائین گے -

اور سال آیندہ مین ہم الگ ہو جائین گے اور رسول اللہ اپنے اصحاب کو لیکر مکہ مین داخل ہونگے - اور تین دن وہان رہین گے - اور سوارون کے ہتیار صرف تلوارین ہون گی جو میان مین پڑی ہوئی رہین گی -

ابو جندل کا مسلمان ہوکر رسول اللہ پاس آنا اور عہد نامہ کے موافق سہیل کو اوسکا واپس دیا جانا اور عہد نامہ کا اختتام

یہان یہ شرائط لکھی ہی جا رہی تہین - اور رسول اللہ صلعم یہ عہد نامہ لکھوا ہی رہے تھے کہ ابو جندل ابن سہیل بن عمرو بیڑیا اور زنجیرون مین بندہا ہوا آیا - جو بہاگ کر رسول اللہ صلعم کی طرف چلا آیا تہا - اور جو خواب رسول اللہ صلعم نے دیکہا تہا اوس سے تمام اصحاب کو خیال ہو گیا تہا کہ اونکی فتح ہوگی اور اس مین اونکو کچہہ شک باقی نہین رہا تہا - جب اونہون نے دیکہا کہ صلح ہوئی - اور فتح نہین ہوئی تو اون کو یہ بات نہایت گران گزری اور ہلاک ہونے کے قریب ہو گئے -

جب سہیل نے اپنے بیٹے ابو جندل کو دیکہا تو اوسے لے لیا - اور بولا - کہ محمد میرے

اور تمہارے درمیان مین اس کے آنے سے پیشتر قضیہ فیصل ہو چکا ہے اور عہدنامہ ٹھہر چکا ہے (کہ جو کوئی قریش کا آدمی اپنے ولی کے بلا اذن آے گا اوسے واپس دینگے) فرمایا تو سچ کہتا ہے۔ اور سہیل نے اوسے قریش کی طرف لیجانے کے واسطے پکڑا۔ ابوجندل چلایا یامعشر المسلمین۔ مجھے مشرکین کی طرف لیجانے دیتے ہو کہ وہ مجھے میرے دین سے پھیر دین۔ اور میرے ساتھ فتنہ برپا کرین ایک تو مسلمان صلح نامہ سے دل شکستہ ہو رہے تھے اور اب اوس سے مسلمان لوگون مین اور بھی جوش پیدا ہوا۔

رسول اللہ نے ابوجندل سے کہا۔ کہ تو صبر کر اور خدا تعالی سے اجر کا امیدوار رہو۔ اللہ تعالی تیرے لئے اور اور جو کمزور مسلمان تیرے ساتھ ہین اونکے لئے کوئی سبیل بہتری کی ضرور پیدا کرے گا۔ ہم نے تو واپس بھیجدینے کا قریش سے اقرار کیا ہے ہم اون سے اپنے عہد کے خلاف نہین کرینگے۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ عمر بن الخطاب یہ دیکھکر اوٹھے۔ اور ابوجندل کے ساتھ ساتھ چلدیئے اور اوس سے کہنے لگے۔ کہ صبر کر اور خدا سے اجر کی امید رکھ۔ یہ لوگ مشرکین ہین۔ ان مین سے کسی کا خون کر دینا کتے کے خون سے زیادہ نہین ہے۔ اور اپنی تلوار اوسکے پاس کو کی۔ اس خیال سے کہ وہ تلوار کو لے اور اپنے باپ کو اوس سے مار ڈالے۔ مگر ابن اسحاق کہتا ہے کہ اوس نے اپنے باپ کے قتل سے جی چرایا۔ اور اوسے قتل نہ کیا۔

پھر صلح نامہ پر مسلمانون کی طرف سے کتنے ہی آدمیون کی شہادت لکھی گئی۔ جنمین ابوبکر عمر عبدالرحمن بن عوف وغیرہ تھے اور مشرکین کی طرف سے کئی لوگونکے دستخط ہوے۔

۱۴۸ رسول اللہ اور مسلمانون کا قربانی کرنا اور بال منڈوانا اور اس صلح کے عمدہ نتایج۔

پھر جب رسول اللہ صلعم اس قضیہ سے فارغ ہو گئے۔ تو آپ نے مسلمانون کی طرف مخاطب

ہوکر کہا - اُٹھو - اور قربانی کرو - اور سر منڈاؤ - مگر کسی نے اس حکم کی تعمیل کے لیے حرکت نہ کی
اس لیئے رسول اللہ نے یہ بات کئی مرتبہ کہی - لیکن جب کوئی حکم کی تعمیل کے لیے نہ اُٹھا -
تو آپ آزردہ خاطر ہوکر اپنے مکان میں بی بی ام سلمہ کے پاس گئے - اور اون سے جاکر
اسکا ذکر کیا - اونہون نے (ایک نہایت دانائی کی تدبیر بتائی اور) کہا یا نبی اللہ آپ باہر جایئے
اور کسی سے کچھہ نہ کہیئے - اور خود اپنے بدنون کو قربان کر دیجئے - اور اپنے بال منڈوا ڈالیئے
چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا -

جب مسلمانون نے دیکھا کہ آپ نے قربانی کی اور بال منڈوائے تو سب اُٹھے اور
قربانیان ذبح کین اور بال منڈوا ڈالے اور ایسے جوش مین بھرے کہ جلدی مین اژدحام کے
سبب ایک دوسرا ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا -

پہر اس صلح کے نتائج ایسے اچھے ہوے - کہ اسلام مین اس سے پیشتر جتنی فتحین ہوئی
تھین اون مین سے کوئی فتح اس کے برابر مفید نہین ہوئی تھی - اس سے مخلوق امن چین
سے ہوگئی - اور ان دو سال آیندہ مین استنے مسلمان ہوے کہ اب تک اس قدر لوگ
مسلمان نہین ہوے تھے - بلکہ اس سے کہین زیادہ لوگ مسلمان ہوگئے -

۴۴ ابو بصیر کا مسلمان ہوکر مدینہ آنا اور قریش کے طلب کرنے پر بھاگنا اور ساحل بحر پر مسلمانان مکہ کو جمع کرکے قزاقی کا پیشہ کرنا اور قریش کی تحریک پر نبی صلعم کے پاس چلا آنا -

پہر جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس
ہوکر مدینہ تشریف لائے - تو ایک شخص
ابو بصیر عتبہ بن اسید بن جاریہ الثقفی
آپ کے پاس آیا جو مسلمان ہوگیا تھا اور اون لوگون مین سے تھا کہ جنھین قریش نے محبوس کیا
تھا - جب قریش کو معلوم ہوا - کہ وہ رسول اللہ کے پاس آیا - تو ازہر بن عبد عوف اور اخنس بن
شریق نے رسول اللہ کے پاس اپنی طرف سے بنی عامر بن لوی کے ایک آدمی کے ہاتہہ

ایک خط بہیجا اور اوس کے ساتہ اپنے ایک مولا کو بہی کر دیا - اور ابوبصیر کو عہدنامہ کے بموجب واپس طلب کیا -

رسول اللہ نے ابوبصیر سے کہا - تجہے معلوم ہے کہ ہم اون لوگون سے عہد کر چکے ہین اور ہمارے دین مین خلاف عہد کوئی کام کرنا روا نہین ہے - تو ان دونون آدمیون کے ساتہ جو تیرے لینے کو آئے ہین ذی الحلیفہ تک (جہان تک کہ ہمارا علاقہ ہے) چلا جا - (اسپر ابوبصیر اونکے ساتہ ذی الحلیفہ کو چلا گیا) اور وہان جاکر وہ سب لوگ آرام کے لئے بیٹہے - اور ابوبصیر نے ان دونون مین سے ایک کی تلوار لے لی - اور اوس سے اوسے مار ڈالا - اور دوسرا جو مولی تہا اوسکے ہاتہ سے بچ گیا - وہ رسول اللہ صلعم کے پاس بسرعت تمام بہاگ آیا - اور آپ سے یہ حال بیان کر دیا - کہ ابوبصیر نے میرے ساتہی کو مار ڈالا ہے -

پہر ابوبصیر بہی رسول اللہ کے پاس آیا - اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنا عہد پورا کر دیا - اور خدا تعالی نے مجہے اون لوگون سے بچا دیا ہے - رسول اللہ نے کہا ابوبصیر تو آتش جنگ کو مشتعل کرنے والا ہے - اگر اوس مقتول کے کوئی اور آدمی ہوتے تو کیا نتیجہ ہوگا جب ابوبصیر نے آپ کا یہ کلام سنا تو وہ جان گیا کہ آپ اوسے قریش کی طرف پہر واپس کر دین گے اس لیئے ابوبصیر وہان سے بہاگا - اور سیدہا بہاگ کر ساحل بحر پر ذوالمروہ کے اطراف مین جاکر رہنے لگا جہان سے قریش کے قافلے شام کو آیا جایا کرتے تہے -

جب ابوبصیر کا حال مکہ کے اون مسلمانون نے سنا جو وہان رہتے تہے تو وہ لوگ بہی ابوبصیر کے پاس چلے گئے - جنمین ابوجندل بہی تہا - اور رفتہ رفتہ کوئی ستر آدمی اوسکے پاس جمع ہو گئے - اور قریش کے قافلے جو ادہر سے ہوکر گزرتے اونہین لوٹنے اور تنگ کرنے لگے -

جب قریش نے یہ کیفیت دیکھی - اور اون سے نہایت تنگ ہو گئے تو اونہون نے
رسول اللہ صلعم سے پیغام سلام کئے اور آپ کو اللہ کے واسطے دلائے اور صلہ رحم کی درخواستین
کین کہ مسلمانون کو کسی طرح روکین اور لوٹ کھسوٹ سے منع کرین - تب رسول اللہ نے اونہین کہلا بھیجا
کہ جو شخص ہمارے پاس چلا آئے گا اوسکو امن دی جائے گی (اور قریش کے پاس نہین بھیجا
جائے گا) اسلئے وہ لوگ آپ پاس چلے آئے اور آپ نے اونہین اپنے پاس رکھ لیا -

سنہ ۶ھ رسول اللہ کا مسلمان عورتون کو کفار کو نہ دینا اور مشرکون اور مسلمانون کے نکاح کی حلت و حرمت

اسی سنہ ۶ ہجری مین سورہ فتح بھی نازل ہوئی ہے اور چند مسلمان عورتین بھی ہجرت کر کے رسول اللہ
کے پاس آئی تھین - اون مین ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی تھی - اس واسطے اوس کے
بھائی عمارہ اور ولید دونون اوسکے مانگنے کے واسطے آئے مگر جب اللہ تعالیٰ کے یہان سے
اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ
فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ
وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ
وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْیَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ مسلمانو
جب تمہارے پاس عورتین ہجرت کر کے آیا کرین تو تم اونکے ایمان کی جانچ کر لیا کرو یون تو
اونکے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے - تاہم جانچ کر لینا ضرور ہے - سو اگر جانچنے سے
تم اونکو سمجھو کہ مسلمان ہین تو اونکو کافرون کی طرف واپس نہ کرو - نہ تو یہ عورتین کافرون کو حلال ہین
اور نہ کافر ان عورتون کو حلال - اور جو کچھ کافرون نے ان پر خرچ کیا ہے وہ اون کافرون کو ادا کر دو -
اور اسمین بھی تم پر کچھ گناہ نہین کہ اون عورتون کو اونکے مہر دے کر تم خود نکاح کر لو - اور اون کافر

عورتون سکے ناموس پر قبضہ نہ کرو جو تمہارے نکاح مین ہون اور جو تم نے اون پر خرچ کیا ہو وہ کافرون سے مانگ لو اور چاہو اونہون نے اپنی عورتون پر خرچ کیا ہے وہ اپنا خرچ کیا ہوا تم سے مانگ لین) تو رسول اللہ نے کسی عورت کو مکہ کو واپس نہین کیا - اور حضرت عمر بن الخطاب نے اپنی دو عورتون کو طلاق دیدی یہ دونون مشرک تہین - اون مین سے ایک کا نام اُم کلثوم بنت عمرو بن جرول تہا اوس سے ابوجہم بن حذیفہ بن غانم نے نکاح کرلیا - اور دوسری کا نام قریبہ بنت ابی امیہ تہا -

۴۴ سریۂ عکاشہ و محمد بن مسلمہ و ابوعبیدۃ بن الجراح | اسی سنہ ہجری مین کتنے ہی سریہ اور غزوات بہی ہوسے ہین -

جن مین سے ایک سریۂ عکاشہ بن محصن کا ہے - جو چالیس آدمیون کے ساتہ غمر کو گیا تہا - مگر چونکہ وہان سکے لوگون کو خبر ہوگئی - وہ بہاگ گئے - لیکن جب طلائع لشکر نے اونکے پیچہے دوڑ لگائی تو دو سو اونٹ اونہین مل گئے - انہین کو وہ پکڑ کر مدینہ لے آئے - یہ واقعہ ربیع الآخر کے مہینے کا ہے -

انہین سرایا مین سے ایک سریۂ محمد بن مسلمہ کا ہے - جسے رسول اللہ صلعم نے دس سوار دیکر ربیع الاول کے مہینے مین بنی ثعلبہ بن سعد پر بہیجا تہا - مگر دشمن ایک کمین مین چہپ رہے اور یہ لوگ غافل ہوکر ایک مقام پر سب سو گئے - پہر اونہون نے نکلکر اوسکے سب ہمراہیون کو قتل کردیا صرف محمد بن مسلمہ بچ گیا اور وہ بہی زخمی ہوکر -

انہین مین ایک ابوعبیدۃ بن الجراح کا سریہ ہے - جو ذی القصہ کی طرف ماہ ربیع الآخر مین چالیس آدمیون کے ساتہ گئے تہے - مگر ذی القصہ کے لوگ اونکی خبر پاکر بہاگ گئے - اور مسلمان اونکے اونٹ پکڑ لائے - اور ایک شخص جو گرفتار ہوگیا تہا مسلمان ہوگیا - اس واسطے

رسول اللہ صلعم نے اوسے چھوڑ دیا -

۷۵ زید بن حارثہ کے سریہ اور بنی خشیب کے مسلمانون کا مال واسباب واپس کرنا

انہین مین ایک سریہ زید بن حارثہ کا جموم پر ہے - جہان اونہین قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت ملی جسکا نام حلیمہ تہا - اوسنے مخبری کر کے بنی سلیم کا ایک مقام زید کو ایسا بتا دیا - کہ جہان سے اونہین بہت اونٹ اور بکریان مل گئین - اور وہ اوسکے شوہر کو بہی رات مین پکڑ لائے - لیکن رسول اللہ صلعم نے اوس عورت کو اور نیز اوسکے شوہر کو چہوڑ دیا -

اور ایسے ہی ایک سریہ زید کا عیص پر ماہ جمادی الاولی مین ہوا ہے - اسمین اونہون نے ابو العیص بن الربیع کا مال واسباب چہین لیا تہا - اور ابو العیص مدینہ آکر زینب بنت النبی صلعم کے پاس پناہ گیر ہوا تہا جسکا ذکر غزوہ بدر مین اوپر ہو چکا ہے -

ایسے ہی زید کا ایک اور سریہ بہی ہے جسمین وہ ثعلبہ پر پندرہ آدمیون سے جمادی الآخری مین گئے تہے مگر اون مین سے وہ لوگ بہاگ گئے - اور زید اونکے بیس اونٹ پکڑ لائے -

اسی ماہ جمادی الاخرہ مین زید بن حارثہ نے حسمی پر ایک سریہ کیا ہے - اوسکا سبب اسطرح ہوا تہا - کہ رفاعہ بن زید الجذامی جو بطن ضبی سے تہا نبی صلعم کے پاس صلح حدیبیہ مین آیا تہا - اور رسول اللہ صلعم کو مدینہ مین ایک غلام دیا تہا وہ مسلمان ہو گیا - اور اسلام مین بہت پکا نکلا - پہر رسول اللہ صلعم نے اوس کی قوم کے لوگون کو ایک خط لکہا اور اونہین اسلام کی طرف بلایا - وہ بہی مسلمان ہو گئے پہر وہ حرۃ الرجلا کو چلے گئے -

اسی زمانہ مین دحیہ بن خلیفہ الکلبی جسے رسول اللہ صلعم نے قیصر روم کے پاس سفارت پر بہیجا تہا وہ قیصر کے پاس سے شام کے ملک مین ہو کر واپس آرہا تہا جب وہ سرزمین جذام

مین پہونچا- تو ہنید بن عوص اور اوسکا بیٹا عوص الہنید الضلیعی جو جذام کا ایک بطن ہے اوسپر چڑہ دوڑے- اور جو کچہہ مال و اسباب اوسکے پاس تہا وہ سب چہین لیا-

جب یہ خبر بنی خلیب کو پہونچی جو رفاعہ کی قوم کے آدمی تہے اور مسلمان ہو گئے تہے تو وہ اکہٹے ہوکر ہنید پر اور اوسکے بیٹے عوص پر حملہ آور ہوے اور اون سے لڑے- اور بنی خبیب کی فتح ہوئی- اور جسقدر اونہون نے دحیہ کا مال و اسباب لیا تہا وہ سب اونہون نے ہنید سے چہین لیا- اور دحیہ کو وہ سب لیکر دیدیا- پہر دحیہ وہان سے نبی صلعم کے پاس آیا اور یہ سب حال آپ سے عرض کر دیا-

اس واسطے رسول اللہ صلعم نے ایک لشکر دیکر اونکی طرف زید بن حارثہ کو بہیجا اور اون لوگون نے فضافض پر تاخت کی اور جو مال وہان پایا اوسے جمع کیا- اور ہنید اور اوسکے بیٹے کو قتل کر ڈالا-

جب یہ خبر بنی خلیب کو پہونچی- جو رفاعہ بن زید کے لوگ تہے- تو اون مین کے کچہہ لوگ زید بن حارثہ کے پاس آئے اور کہا ہم تو مسلمان ہین- ہمین تم نے کیونکر لوٹا- زید نے کہا اگر تم مسلمان ہو تو ام الکتاب قرآن شریف کو پڑہ کر سناؤ- اون مین سے حسان بن ملہ نے قرآن پڑہ کر سنایا- زید نے جب قرآن اون سے سن لیا- تو حکم دیا کہ لشکر مین منادی کر دین کہ جو کچہہ ہمنے اون لوگون سے لیا ہے جہان سے یہ لوگ آئے ہین وہ ہم پر حرام ہے- اور یہی ارادہ کیا کہ جو اونکے قیدی ہین وہ اونہین واپس کر دیے جائین- مگر اسی مین زید کے ہمراہیون مین سے بعض نے یہ راے دی کہ احتیاط کرنا چاہیئے کہین کچہہ یہ لوگ ہمین دہوکا نہ دیتے ہون- اس لیے زید نے تسلیم سبایا مین توقف کیا اور کہا- کہ اونکا واپس کرنا اللہ تعالی کے حکم پر منحصر ہے (یعنی جب رسول اللہ حکم دین گے تو وہ واپس کیے جائین گے) مگر لشکر کو حکم دیدیا کہ وہ بنی خبیب کی وادی مین نہ جائین-

اس پر جذامیون کے سوار رفاعہ بن زید کے پاس گئے جو اسوقت کراع ربہ مین تہا - اور اوسے اس وقت تک اسکا کچھ حال معلوم نہ تہا - اور اس سے جا کر کہا - کہ تو تو یہان بیٹہا ہوا بکریون کا دودہ دوہ رہا اور چین کر رہا ہے - اور وہان جذام کی عورتین قید ہو گئی ہین - تجہے اوس خط سے بڑا دہوکا ہوا جو تیرے پاس آیا ہے - تو اوسی پر پہولا بیٹہا ہے -

جب رفاعہ نے یہ حال سُنا تو وہ اپنی قوم کے کچھہ آدمی لیکر مدینہ آیا - اور رسول اللہ صلعم کا خط آپ کے روبرو پیش کیا - آپ نے فرمایا مین اور تو سب کچھہ تلافی کر سکتا ہون مگر جو لوگ مارے گئے اونکی نسبت کیا کیا جاے - بنی ضبیب بولے کہ جو لوگ زندہ ہین وہ لوگ ہمارے پاس ہین اور جو مارے گئے وہ ہمارے قدمونکے نیچے ہین یعنی اونہین ہم نہین مانگتے اور اُنکی نسبت کچھہ بحث نہین کرتے جو ہو گیا ہو گیا اون پر کسی کا چارہ نہین ہے) رسول اللہ نے اسے منظور کر لیا - اور علی بن ابی طالب کو زید بن حارثہ کی پاس اُنکی ساتھہ بہیجا زید بن حارثہ فوا دنکا تمام مال اونکو واپس دیدیا - یہانتک کہ جو کسی عورت کا ندہ کجاوہ کے نیچے تہا وہ بہی نکالکر اونکے حوالہ کر دیا - اور قیدی بہی سب چہوڑ دیے -

اور ایسے ہی ایک سریہ زید بن حارثہ کا ماہ رجب مین وادی القریٰ کی طرف ہوا ہے -

۴۶ عبد الرحمن بن عوف کا سریہ دومۃ الجندل پر انہین سرایا مین سے ایک سریہ عبد الرحمن بن عوف کا دومۃ الجندل کی طرف ہے - جو شعبان مین ہوا تہا - وہان کے لوگ مسلمان ہو گئے اور عبد الرحمن نے تماضر بنت الاصبغ سے جو اونکا رئیس تہا نکاح کیا - یہی عورت ابو سلمہ کی مان تہی -

۴۷ سریہ علی بن ابی طالب فدک پر انہین سرایا مین سے علی بن ابی طالب کا فدک پر ماہ شعبان مین سریہ ہوا ہے وہ سو آدمی لے گئے تہے - اور اسکی وجہ یہ ہوئی تہی - کہ رسول اللہ صلعم کو یہ خبر ملی تہی کہ بنی سعد کا ایک حی اکٹہا ہوا ہے اور وہ چاہتے ہین کہ خیبر والون کی مدد کرین

علی نے اون سے ایک جاسوس کو پکڑ لیا۔ اوس نے اونہین خبر دی کہ یہ جی خیبر والون کی طرف گیا ہے اور اون سے کہا ہے کہ ہم تمہاری اِس شرط پر مدد کرین گے کہ خیبر کے میوہ جات کچھہ ہمین دو۔

۴۸ زید بن حارثہ کا یا ابوبکر کا سریہ بنی فزارہ پر اور بدر کے پوتے کے عوض مسلمانان مکہ کا چھڑانا

اور انہین سرایا مین سے ایک سریہ زید بن حارثہ کا ام قرفہ پر ماہ رمضان مین ہوا ہے جو ایک بڑی بوڑہی عورت تہی۔ زید یہان سے گئے۔ اور وادی القریٰ مین پہونچکر بنی فزارہ سے اونکا مقابلہ ہوا۔ مگر وہان اونکے ہمراہی مارے گئے۔ اور زید بہی مقتولین کے درمیان نہایت زخمی ہوکر گر گئے اور اونہین سے نکل کر آئے۔

اِس پر زید نے قسم کہائی کہ جنابت کا غسل اوس وقت تک نہ کرون گا (یعنی بی بی کے پاس اوس وقت تک نہ جاؤن گا) جب تک کہ بنی فزارہ پر غزا نہ کرون۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اونہین بنی فزارہ کی طرف بہیجا۔ اور فریقین کا وادی القریٰ مین مقابلہ ہوا۔ زید نے اونکے بہت آدمی مارے اور پکڑے اور اُم قرفہ کو بہی اسیر کیا۔ اوسکا نام فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر تہا اور وہ بہت بوڑہی عورت تہی اور اوسکے ایک بیٹی بہی تہی۔ زید نے اس ام قرفہ کو دو اونٹون کے درمیان باندہ دیا جس سے اوسکے چیر کر دو ٹکڑے ہو گئے۔ پہر زید اوسکی بیٹی کو لیکر نبی صلعم کے پاس چلے آئے۔ اِس کی بیٹی سلمہ بن الاکوع کے حصّہ مین آئی تہی۔ رسول اللہ نے اوس سے اوسے مانگ لیا۔ اور حزن بن ابی وہب کے پاس اوسے بہیجدیا۔ پہر اسکے پیٹ سے عبداللہ بن حزن پیدا ہوا۔

مگر سلمہ بن الاکوع اس سریہ مین ابوبکر کو سردار بتاتا ہے۔ اوس سے جو روایت آئی ہے وہ اس طرح ہے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلعم نے ہم پر ابوبکر کو امیر بنایا۔ اور ہم بنی فزارہ پر چڑہکر گئے

اور نماز صبح کے وقت اون پر پہونچے - اور اونہین لوٹنا شروع کر دیا - اور مین نے کتنے ہی آدمیون
کو اون مین سے پکڑ لیا - اور لیکر ابو بکر کے پاس آیا - اونہین بنی فزارہ کی ایک عورت تھی اور
اوسکی بیٹی بہی اوسکے ساتہہ تہی جو عربون مین ایک نہایت خوبصورت لڑکی تہی - ابو بکر نے
وہ لڑکی مجہہ کو عطا کر دی - جب مین مدینہ کو آیا تو نبی صلعم مجہے سوق مدینہ مین ملے - اور مجہہ سے
کہا ابو سلمہ اللہ کے واسطے یہ عورت تو مجہے دیدے - سلمہ کہتا ہے مین نے رسول اللہ
سے عرض کیا - یارسول اللہ مجہے اوسکا حسن بہت اچہا معلوم ہوتا ہے اور مین نے ابہی اُسے
چہوا تک بہی نہین ہے - رسول اللہ خاموش ہو کر چلے گئے - جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے
پہر وہی فرمایا - مین نے وہ عورت آپ کو دیدی آپ نے اوسے مکہ کو بہیجدیا - اور جو مسلمان
قیدی مکہ مین تہے وہ اوسکے عوض مین چہڑا لئے -

۴۹ سریہ کرز اور عمر بن الخطاب کا جمیلہ سے نکاح اور طلاق اور نماز استسقا -

انہین سرایا مین سے ایک سریہ کرز بن جابر الفہری کا عرنیین کیطرف ہے جنہون
نے نبی صلعم کے راعی کو مار ڈالا تہا - اور آپ کے اونٹ
نکال لے گئے تہے - یہ سریہ ماہ شوال مین بیس سوارون سے ہوا تہا -

اِسی سال مین عمر بن الخطاب نے جمیلہ بنت ثابت بن افلح عاصم کی بہن سے نکاح کیا تہا
اوسکے بطن سے حضرت عمر کا بیٹا عاصم پیدا ہوا - پہر آپ نے اوسے طلاق دیدی - اور زید
بن حارثہ نے اوس سے نکاح کر لیا - زید کا بیٹا اوسکے پیٹ سے عبدالرحمن بن زید پیدا ہوا
جو عاصم کا مادر زاد بہائی تہا -

اِسی سال عرب مین ایک سخت قحط پڑا تہا - اور لوگون کو اوس سے سخت تکلیف ہوئی
تہی - اور رسول اللہ صلعم ماہ رمضان مین لوگون کو لیکر نماز استسقا کے واسطے تشریف
لے گئے تہے -

رسول اللہ صلعم کا پادشاہان اطراف کو خطوط لکھنا

۵۰ شاہان اطراف کے پاس رسول اللہ کا قاصدون کو بھیجنا اسی سال رسول اللہ صلعم نے کسری اور قیصر اور نجاشی وغیرہ پادشاہان اطراف کے پاس قاصد بھیجے تھے - ان مین سے حاطب بن بلتعہ کو مقوقس کی طرف مصر کو بھیجا تھا اور شجاع بن وہب الاسدی کو حارث بن ابی شمر الغسانی کی طرف اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور اسیطرح سلیط بن عمرو العامری کو ہوذہ بن علی الحنفی کی طرف روانہ کیا تھا - اور عبد اللہ بن حذافہ کو کسری کے پاس بھیجا تھا - اور عمرو بن امیہ الضمری کو نجاشی کے پاس اور علاء بن الحضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس جو عبد القیس سے تھا روانہ فرمایا تھا اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ قاصد سنہ ہجری مین آپ نے بھیجے ہین - واللہ اعلم

۵۱ مقوقس کا رسول اللہ کے فرمان کا اعزاز کرنا ان مین سے مقوقس والی مصر نے نبی صلعم کے نوشتہ کا بخوبی اکرام کیا اور خدمت نبوی مین (اور تحفون کے ساتھ) چار لونڈیان بھی روانہ کین - جنمین سے ایک بی بی ماریہ قبطیہ تھین جو رسول اللہ صلعم کے فرزند ابراہیم کی مان تھین (اور ایک شیرین تھی جو حسان بن ثابت کو رسول اللہ نے دیدی تھی -)

۵۲ ہرقل کا نبی صلعم کے خط کا اعزاز کرنا اور بطارقہ سے اتباع کو کہنا اور دحیہ کا ضغاطر کے پاس جانا - اور اوس کا قتل اور ہرقل کا ابوسفیان سے رسول اللہ کا حال پوچھنا اور نبوت کی تصدیق کرنا رہا قیصر جس کا نام ہرقل تھا سو اوس نے بھی رسول اللہ کے خط کا خوب اعزاز کیا - اور اوسے اپنی رانون اور کولہ کے درمیان رکھہ لیا - اور رومیہ مین ایک شخص کو جو کتب مقدس پڑھا ہوا تھا ایک خط بھیجکر رسول اللہ کا حال دریافت کیا - اس رومیہ والے نے ہرقل کو لکھا - کہ یہ وہی نبی ہے جسکا ہم انتظار کر رہے ہین - اسکی نبوت مین کوئی شک نہین ہے - تجھے چاہیئے کہ تو اوسکا اتباع کر اور اوسکی نبوت کی تصدیق کر

اسواسطے ہرقل نے اون روم کے بطارقہ کو جمع کیا جو اوسکے قصر مین رہتے تہے - اور جہان مکان مین جمع کیا تہا اوسکے دروازے بندکرادئے - پہر آپ اپنے محل سرا سے ایک کہڑکی مین آیا - اور اون سے اونچا دور بیٹھا - تاکہ اوس پر کسی کی دسترس نہو اوسے اپنی جان کاخوف تہا -

اور اون سے کہا مجہے اس شخص (عربی) نے ایک خط بہیجا ہے - اور مجہے اپنے دین کی دعوت کرتا ہے - مین جانتا ہون کہ وہ وہی نبی ہے جسکا ذکر ہماری کتابون مین لکہا ہوا ہے کہ وہ آیندہ زمانہ مین پیدا ہوگا - آؤ ہم سب اوس کی تصدیق اور اوسکا اتباع کرین - جس سے ہماری دنیا بہی اچہی رہے اور آخرت بہی اچہی ہوجائے - یہ سنتے ہی اون سب نے ایکدم سے غل مچادیا - اور سب وہان سے اٹہکر دروازون کیطرف بہاگے - کہ باہر نکل جائین - مگر ہرقل نے فوراً اپنی بات پلٹ دی - اور کہا کہ انہین میرے پاس لاؤ - اوسے اپنی جان کاخوف ہوا اونہین بلاکر کہا - کہ مین نے یہ بات تمسے اس لئے کہی تہی - کہ دیکہون تم اپنے دین مین کیسے مضبوط ہو - اس سے مجہے بڑی خوشی ہوئی کہ جیسا مین چاہتا تہا تم ویسے ہی نکلے - ہرقل کی یہ بات سنکر سب نے اوسے سجدہ کیا - اور پہر ہرقل اپنے مکان مین چلا گیا - اور دحیہ سے بلاکر کہا مین جانتا ہون کہ محمدؐ نبی مرسل ہین - لیکن مجہے رومیون سے اپنی جان کاخوف ہے اگر مجہے یہ خوف نہوتا تو مین اونکا اتباع کرتا - تو ضغاطر کے پاس جو روم کا اسقف اعظم ہے جا اور اوس سے محمدؐ کا حال بیان کر دیکہہ وہ اوس کی نسبت کیا کہتا ہے -

اس واسطے دحیہ ضغاطر کے پاس گیا - اور اوس سے رسول اللہ صلعم کا سب حال بیان کیا - ضغاطر نے کہا یہ شخص تو نبی مرسل ہے ہم نے اسکی صفت لکہی ہوئی دیکہی ہے -

اور ہماری کتاب مین اوس کا ذکر ہے - پہر اپنا عصا لیا - اور رومیون کے سامنے گیا - وہ ایک کنیسہ مین اسوقت جمع تہے - پہر اوسنے کہا یا معشر روم ہمارے پاس احمدؐ کے پاس سے ایک نوشتہ آیا ہے - اوس مین ہمین اللہ کی طرف بلاتا ہے اور مین تو یہ کلمہ پڑہتا ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ دحیہ کہتا ہے کہ اسکے سنتے ہی سب لوگ اوسپر جہپٹ پڑے اور اوسے قتل کر ڈالا -

پہر دحیہ لوٹ کر ہرقل کے پاس آیا - اور اوسے یہ سب حال سنایا - ہرقل نے کہا دیکہہ مین اسی بات کا تو اندیشہ کرتا تہا - ہمین اپنی جانون کا خوف ہے -

اور قیصر نے رومیون سے کہا - کہ ہم اسے جزیہ دین اور اسکے خراج گزار بنجائین - مگر رومیون نے اسے نہ مانا - پہر اوس نے کہا کہ اچہا سوریہ کی سرزمین یعنی شام کا علاقہ ہم اوسے دیدین - اور اوس سے صلح کرلین - مگر اس سے بہی اونہون نے انکار کیا -

اور قیصر نے ابوسفیان کو اپنے پاس بلایا جو صلح حدیبیہ کی وجہ سے شام کو تجارت کے واسطے چلا گیا تہا - جب وہ اوسکے پاس گیا - اور اوسکے ساتہہ اور بہی قریش کے کچہہ آدمی آگئے تو اونہین ہرقل نے ابوسفیان کے پیچہے بٹہلایا اور اون سے کہا کہ مین ابوسفیان سے کچہہ باتین پوچہتا ہون اگر وہ جہوٹ بولے تو تم مجہے بتا دینا (اور پیچہے اس لئے بٹہایا تہا کہ آنکہون کے سامنے اگر ہون گے تو وہ ابوسفیان کی جہوٹ بات کو جہوٹ نہ کہہ سکینگے) ابوسفیان کہتا ہے کہ مجہے محمدؐ سے ایسی عداوت تہی کہ اگر میری جہوٹ کی لوگ گرفت نہ کرتے اور مجہے جہوٹا مشہور ہونے کا خوف نہوتا تو مین ضرور جہوٹ بولتا -

پہر قیصر نے اوس سے محمد صلعم کا حال پوچہا - ابوسفیان کہتا ہے کہ مین نے اون کو تحقیر کے ساتہہ یاد کیا - مگر اوس نے میری بات پر کچہہ التفات نہ کیا - بلکہ پوچہا کہ اوسکا نسب

تمہاری قوم مین کیسا ہے۔ مین نے کہا کہ وہ ہم مین نسب کا شریف ہے۔ پہر ہرقل نے کہا کہ کیا کوئی اوسکے خاندان مین پہلے بہی ایسا شخص گزرا ہے جو ایسی باتین کہتا ہو۔ مین نے کہا نہین ایسا تو کوئی شخص پہلے نہین گزرا ہے۔ پہر اوس نے پوچہا کہ کیا وہ بادشاہ تہا اور تم نے اوسکا ملک چہین لیا ہے۔ مین نے کہا نہین۔ پہر اوس نے پوچہا کہ کون لوگ اوسکا اتباع کرتے ہین۔ مین نے کہا ضعفا اور مساکین اور نوجوان۔ پہر اوس نے پوچہا۔ کہ جو لوگ اوس کا اتباع کرتے ہین وہ اوس سے محبت کرتے اور اوسکے ہو رہتے ہین۔ یا اوسے چہوڑ دیتے اور نکل بہاگتے ہین۔ مین نے کہا کوئی شخص ایسا نہین جو اسکا متبع ہوا ہو اور پہر اوسے چہوڑ بہاگا ہو۔ پہر اوس نے پوچہا۔ کہ تم سے اور اوس سے جو لڑائی ہوتی ہے اوسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے مین نے کہا کبہی وہ غالب رہتا ہے اور کبہی ہم اوس پر غالب رہتے ہین۔ پہر پوچہا۔ کیا وہ دہوکا بہی دیتا اور عہدشکنی بہی کرتا ہے یا نہین۔ ابوسفیان نے کہا کہ مین نے یہانتک کسی جواب مین کچہہ لگاوٹ کی بات نہ کہی تہی۔ مگر یہان مین نے یہ کہدیا کہ اوس نے ہم سے اب تک تو خلاف عہد کوئی کام نہین کیا ہے۔ اور آج کل ہماری اوس سے صلح ہے مگر ہمین آیندہ کو اوس سے اطمینان نہین ہے تعجب نہین کہ خلاف عہد کرے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اس پر اوسنے کچہہ التفات نہ کیا۔

ابوسفیان کہتا ہے کہ پہر ہرقل نے مجہہ سے کہا مین نے تجہہ سے اوس شخص کا نسب پوچہا تو تونے کہا کہ وہ نسب کا شریف ہے تو انبیا ایسے ہی ہوا کرتے ہین۔ اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ کیا کسی نے اوس کے خاندان مین پہلے بہی ایسا دعوے کیا ہے کہ وہ بہی اوسی کی تقلید کرتا ہو تو تونے کہا۔ کہ کسی نے ایسا دعوی نہین کیا۔ اور مین نے پوچہا کہ کیا تم نے اوسکا ملک چہین لیا ہے کہ اس پیرایہ مین وہ اپنا گیا ہوا ملک پہر حاصل کرنا چاہتا ہو

تو تو نے کہا نہین۔ پہر مین نے پوچہا کہ اوسکے اتباع اور متبعین کون ہین تو تو نے کہا ضعفا اور مساکین۔ سو اسطرح کے لوگ انبیا کا اتباع کیا کرتے ہین۔ پہر مین نے پوچہا کہ اوس کے متبعین اوس سے محبت کرتے ہین یا چہوڑ بہاگتے ہین۔ تو تو نے کہا کہ لوگ اوس سے محبت کرتے ہین کوئی اوسکو نہین چہوڑتا۔ سو ایمان کی حلاوت ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ کہ جب کبہی وہ کسی کے دل مین جگہہ پکڑتی ہے تو پہر کبہی نہین نکلتی۔ پہر مین نے پوچہا کہ وہ غدر اور خلاف عہد بہی کیا کرتا ہے تو تو نے کہا نہین۔ اگر تو نے مجہہ سے یہ باتین سچ کہی ہین۔ تو دیکہہ لینا کہ وہ کول دن مین اِس سرزمین کا مالک ہوجائے گا جو اِس وقت میرے قدمون کے نیچے ہے۔ کاش کہ مین اوس وقت اوس کے سامنے ہوون اور اوس کے قدم دہویا کرون۔ پہر مجہہ سے کہا اچہا جا تو تیرا جہان جی چاہے۔

ابو سفیان کہتا ہے کہ مین ہرقل کے پاس سے نکلا۔ تو اپنے ہاتہہ پر ہاتہہ افسوس سے مارتا تہا اور دل مین کہتا تہا۔ کہ ابن کبشہ کا معاملہ ایسا بڑا ہوگیا کہ ملوک روم اپنی ایسی بڑی سلطنت ہونے پر بہی اوس سے ڈرتے ہین۔ راوی کہتا ہے کہ جو خط رسول اللہ صلعم کا دحیہ ہرقل کے پاس لے گیا تہا وہ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی ھِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ط اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ یُؤْتِكَ اللّٰہُ اَجْرَكَ مَرَّتَیْنِ ط وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ اِثْمَ الْاَرِیْسِیِّیْنَ عَلَیْكَ ط (یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل پادشاہ روم کے نام ہے۔ سلام ہو اوس شخص پر جو ہدایت کے راستہ کا اتباع کرتا ہے۔ تو مسلمان ہوجا۔ اوس سے تو سلامت رہے گا۔ اور اگر تو مسلمان ہوگیا تو تجہے اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر تو ہماری بات نہ مانے گا تو رعایا اور مزارعین کا گناہ بہی تیرے اوپر پڑے گا)۔

(کفار لوگ رسول اللہ کو ابن ابی کبشہ کے نام سے پکارا کرتے تھے - ابو کبشہ بنی خزاعہ کے بطن بنی غبشان کا ایک شخص تھا جس نے بتون کی پرستش چھوڑ دی تھی - اور عربون کے برخلاف شعری ستارہ کو پوجتا تھا - چونکہ رسول اللہ نے بھی عربون کے بتون کو چھوڑ دیا تھا عرب اونہین ابو کبشہ کا بیٹا ضد و نفسانیت سے کہتے تھے)

۵۳ حارث حاکم شام کا جواب رسول اللہ کے خلاف

اودھر حارث بن ابی شمر الغسانی کا حال سنئے - اوسکے پاس رسول اللہ کا فرمان شجاع بن وہب لیکر گیا - جب اوسنے پڑہا تو (بہت ناراض ہوکر) کہا کہ مین خود ہی (حملہ آور ہوکر) اوس کے پاس جاؤن گا - رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ اوسکی مملکت تباہ ہوگی (اور وہ اوجڑ جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا)

۵۴ نجاشی کا رسول اللہ کے فرمان کو دیکھکر ایمان لانا اور ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے رسول اللہ کا نکاح -

رہا نجاشی پادشاہ حبش - جب اوسکے پاس رسول اللہ صلعم کا فرمان عالیشان پہونچا - تو وہ ایمان لایا اور آپ کا اتباع کیا - اور جعفر بن ابی طالب کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا - اور ساٹھہ آدمیون کے ساتھہ اپنے بیٹے کو رسول اللہ کے پاس روانہ کیا - مگر یہ لوگ سمندر مین غرق ہوگئے اور اوسی نے رسول اللہ کے پاس ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو بھی بھیجا تھا - کہ آپ اون سے نکاح کرلین - یہ بی بی اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ حبش کو ہجرت کرگئی تھین - وہان عبید اللہ نصرانی ہوگیا اور حبش ہی مین مرگیا -

اب اسوقت نجاشی نے ام حبیبہ سے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ سے نکاح کرلین - ام حبیبہ نے اوسے منظور کرلیا اور اوس نے آپ سے نکاح کرادیا - اور خود ہی اپنے پاس سے چارسو دینار اونکا مہر بھی ادا کردیا - جب ابو سفیان نے سنا کہ ام حبیبہ سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کرلیا - تو بہت خوش ہوا کہ جوڑا ٹھیک ہے -

۵۵ پرویز کا رسول اللہ کے فرمان کو چاک کرنا اور بازان کو لکھنا کہ محمد کو پکڑکر بھیجدے اور بازان کے قاصدون کے ہاتھہ رسول اللہ کا پرویز کے قتل کی خبر دینا اور بازان کا اسلام۔

اب رہا کسریٰ۔ جب اوس کے پاس عبداللہ بن خذافہ رسول اللہ کا فرمان لیکر پہونچا۔ تو اوس نے آپ کے فرمان کو چاک کر کے پھینکدیا۔ اور رسول اللہ نے اِس کو سنکر فرمایا۔ کہ اوس کی سلطنت چاک ہوگئی۔ رسول اللہ کا فرمان اس کے نام اِس طرح تہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلیٰ کسریٰ عظیمِ فارس ط سلامٌ علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْہُدیٰ وَ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدُعَآءِ اللّٰہِ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً لِّاُنْذِرَ مَنْ کَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْکَافِرِیْنَ فَاَسْلِمْ تَسْلَمْ ط وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ اِثْمَ الْمَجُوْسِ عَلَیْکَ (یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ بادشاہ فارس کے نام ہے۔ سلام اوس شخص پر جو ہدایت کا اتباع کرتا ہے۔ اور اللہ پر اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود بجز خدا کے نہین اور محمد اوس کے بندہ اور اوس کے رسول ہین۔ مین تجھے اللہ کی طرف بلاتا ہون۔ اور تمام جمہور انام کے واسطے اللہ کی طرف سے رسول کر کے بھیجا گیا ہون کہ جو زندہ ہین اور گوش شنوا رکھتے ہین اونہین آیندہ کے عذاب سے ڈراؤن۔ اور جو بات کافرون کے لئے کہی جاتی ہے وہ حق ہوکر رہے گی۔ تو مسلمان ہوجا تاکہ تو سلامت رہے اور اگر تو نے روگردانی کی تو جان لے کہ تمام مجوس کا گناہ تیرے سر پڑیگا۔)

جب اوس نے یہ خط پڑہا تو اوسے چاک کر ڈالا۔ اور کہا وہ تو میرا غلام ہے غلام ہوکر مجھے ایسا کہتا ہے پہر بازان کو جو اوس کی طرف سے یمن کا حاکم تہا لکھا کہ یہ شخص جو حجاز مین اٹھہ کھڑا ہوا ہے اوس کے پاس تو دو دلاور آدمیون کو اپنے پاس سے بہیج کہ وہ اوسے پکڑکر

میرے حضور مین حاضر کرین -

اِس واسطے بازان نے نابوہ (یا بابویہ) کوجوایک دبیراور عقلمند آدمی تھااورایک اور فارس والے کوجس کانام خرخرہ تھا رسول اللہ کے پاس روانہ کیا - اورایک خط مین لکھا آپ ان دونون شخصون کے ساتھ کسریٰ کے پاس جائیے - اورنابوہ کوحکم دیاکہ وہ رسول اللہ کی خبر لاکر اوس کوسنائے -

جب قریش نے سنا - کہ کسریٰ نے رسول اللہ کے خط کے جواب مین ایسا حکم دیا ہے توبہت خوش ہوے اور آپسمین مبارکبادیان دینے اور کہنے لگے - کہ کسریٰ شہنشاہ محمد کے مقابلہ مین اُٹھہ کھڑا ہوا - اب تمہین محمد کے دفعیہ کی تدابیر کرنے کی کوئی ضرورت نہ رہی

یہ دونون قاصد رسول اللہ کے پاس آئے - آپ نے دیکھا کہ اون کی ڈاڑہی اور مونچہین منڈی ہین - اِس پرآپ نے اونہین مکرنظر سے دیکھا - اور فرمایا کہ یہ تمہین کس نے حکم دیا ہے کہا ہمارے پروردگار نے (یعنی ہمارے پادشاہ نے) آپ نے فرمایا مگرمیرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ ڈاڑہی چہوڑون اورمونچہین کترواؤن -

پہر اون دونون نے اوس غرض کا ذکر کیا کہ جس کے واسطے وہ آپ کے پاس آئے تہے - اوراوس کے ساتھہ یہ بہی کہا - کہ اگر آپنے حکم کی اطاعت کی تو بازان آپ کی کسریٰ سے سفارش کرے گا - اوراگرآپ حکم نہ مانین گے توکسریٰ آپ کواورآپ کی قوم کو ہلاک کرڈالے گا - آپ نے اون دونون سے کہا کہ اچھا آج تو ٹہیرو - کل میرے پاس آنا اسکا جواب دیاجائیگا

پہر رسول اللہ صلعم کے پاس آسمان سے خبرآئی کہ اللہ تعالیٰ نے کسریٰ پر پرویز پر شیرویہ کو مسلط کردیا - اور بیٹے نے باپ کو مارڈالا رسول اللہ نے صبح ہی قاصدون کو بُلایا - اور اونہین خسرو پرویز کے قتل کی خبر سنائی - اوراون سے کہا کہ میرا دین اورمیری سلطنت کسریٰ کے

ملک تک پہونچین گے۔ اور وہان پیل جائین گے جہان تک اونٹ اور گہوڑے جا سکتے ہین۔ اور اون سے کہا باذان سے جا کر کہدو۔ کہ تو مسلمان ہوجا۔ اگر تو مسلمان ہوجائے گا تو جو ملک کہ تیرے تحت حکومت ہے یمن اوسے تیرے اوپر بحال رکہون گا۔ اور تیری قوم پر تجہے حاکم بنا دونگا پہر خرخسرہ کو ایک مذہب اور نقرہ کا منطقہ عنایت کیا۔ جو آپ کو کسی بادشاہ (یعنی مقوقس) نے بہیجا تہا

پہر یہ لوگ رسول اللہ کے پاس سے روانہ ہوے اور باذان کے پاس آئے۔ اور اوس سے سارا حال بیان کیا۔ باذان نے کہا کہ یہ باتین تو بادشاہون کی سی نہین ہین۔ میرے نزدیک تو وہ کوئی نبی معلوم ہوتا ہے اچہا ہم اوسکی بات کو دیکہتے ہین۔ اگر وہ بات جو اوس نے کہی ہے سچ نکلی۔ تب تو وہ نبی ہے اور خدا کی طرف سے بہیجا ہوا ہے۔ اور اگر سچ نہ نکلی تو جیسا مناسب ہوگا اوس طرح ہم اوس سے پیش آئین گے۔ اِسکے بعد کچہہ بہت روز نہین گزرے تہے کہ اوسکے پاس شیرویہ کا فرمان آیا جسمین لکہا تہا کہ خسرو پرویز مارا گیا۔ اور اوسے شیرویہ نے اہل فارس کے سبب سے مار ڈالا۔ کیونکہ پرویز نے اون کے سردارون کو قتل کر ڈالا تہا۔ اور شیرویہ نے باذان کو یہ بہی لکہا تہا کہ یمن والون کو اوس کی اطاعت کی طرف مائل کرے اور نبی صلعم سے کسی طرح کی پرخاش نہ کرے۔

اِس فرمان کے آتے ہی باذان اور جو اوسکے ساتہہ ابنار فارس تہے وہ سب مسلمان ہوگئے۔ خرخسرہ کو حمیر لوگ (رسول اللہ کے منطقہ کی وجہ سے) صاحب المعجزہ کہتے تہے۔ اور اونکی زبان مین معجزہ منطقہ اور کمربند کو کہا کرتے ہین۔

۶ ھ ہوذہ کا جواب اور رجال کا اسلام اور مرتد ہونا

اب ہوذہ بن علی کا حال سنیے۔ یہ یمامہ کا بادشاہ تہا۔ اور دین کا نصرانی تہا جب سلیط بن عمر واوس کے پاس گیا۔ اور اوسے اسلام کی دعوت کی۔

تو اوس نے رسول صلعم کے پاس اپنے سفیر بھیجے جس مین مُجّاعہ اور رجّال بالجیم یا رحّال بالحا ابن عنفوہ بھی تھے۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ اگر آپ اپنی حکومت اپنے بعد مجھے دیدین تو مین مسلمان ہو جاؤن گا۔ اور آپ کے پاس آؤن گا۔ اور آپ کی مدد بھی کرون گا۔ اور اگر آپ اسے منظور نہ کرین گے تو مین آپ سے لڑائی لڑون گا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ کسیطرح نہین ہوسکتا۔ اور اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ تو اوسکے مقابلہ مین میری مدد کر۔ اسکے چند مدت بعد وہ مرگیا۔

رہے مجاعہ اور رجّال یہ دونون مسلمان ہوگئے۔ اور اون مین سے رجّال رسول اللہ صلعم کے پاس ہی رہ گیا۔ اور سورۃ البقر وغیرہ اوس نے پڑہی اور دین کے معاملات خوب سیکھ کر فقیہ ہوگیا۔ اور یمامہ کو پھر چلا گیا۔ مگر وہان جاکر مرتد ہوگیا۔ اور یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلعم نے مسیلمہ کو اپنی نبوت مین شریک کرلیا تھا۔ اس سے جو فتنہ پیدا ہوا وہ اوس سے بڑہ کر تھا جو مسیلمہ کے سبب سے پیدا ہوا تھا۔

۵۷ منذر حاکم بحرین کا اسلام اور رعایا کا جزیہ منذر بن ساوی جو بحرین کا حاکم تھا اوس کے پاس علا بن الحضرمی پہونچا اور اوسے اور جو لوگ بحرین مین اوس کے ساتھ تھے اونہین مسلمان ہونے کو کہا۔ اور کہا کہ اگر مسلمان نہون تو وہ جزیہ دین۔ بحرین کے مالک اہل فارس تھے۔

منذر بن ساوی اور اوس کے ساتھ جو عرب تھے اور بحرین مین رہا کرتے تھے وہ سب مسلمان ہوگئے۔ لیکن اہل البلاد یہود و نصاریٰ اور مجوس مسلمان نہ ہوے۔ مگر اونہون نے علا اور منذر سے جزیہ دینے پر مصالحت کرلی اور یہ قرار پایا کہ ہر ایک بالغ سے ایک دینار لیا جاے بحرین مین کسی طرح کی لڑائی نہین ہوئی۔ کچھہ لوگ تو وہان کے مسلمان ہوگئے اور کچھہ لوگون نے

جزیہ دینا قبول کرلیا۔

۵۸ ام رومان کی موت | اس سال بھی حج کے کارپرداز مشرک ہی رہے - اور اسی سال اُم رومان مرگئیں جو بی بی عائشہ زوجہ رسول اللہ صلعم کی ماں تھی۔

۷ ہجری

غزوہ خیبر

۵۹ رسول اللہ کی چڑھائی خیبر پر اور غطفان کا سامنے آنا اور عامر کا حدا اور قتل اور رسول اللہ کی دعا۔ | جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس ہوکر آئے - تو مدینہ مین ذی الحجۃ مین محرم کے کچھہ دنون تک رہے - اور پھر چودہ سو آدمیون سے جن مین دو سو سوار بھی تھے خیبر کو روانہ ہوے - خیبر کو کوچ محرم ۷ ہجری مین ہوا ہے - اور مدینہ پر آپ اس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر گئے تھے۔

غرض آپ مدینہ سے روانہ ہوکر اپنے لشکر سمیت رجیع مین جاکر قیام پذیر ہوے - تاکہ خیبر والون کے اور غطفان کے درمیان مین حائل ہوجائین - اور ایک کو دوسرے فریق کی مدد نہ کرنے دین - کیونکہ غطفان رسول اللہ صلعم کے برخلاف اہل خیبر کی مدد پر تھے - چنانچہ غطفان نے قصد کیا - کہ یہود کی جاکر مدد کرین - مگر اونہین یہ خوف ہوا - کہ اگر وہ اُدہر چلے گئے تو کہین مسلمان اونکے گھرون پر نہ جا پڑین - اور اون کی عورتون اور مال واسباب کو نہ لوٹ لیجائین اس واسطے وہ لوٹ گئے - اور یہود کے پاس نہ گئے - لیکن یہود کے اور نبی صلعم کے درمیان حائل ہوگئے۔

پہر رسول اللہ صلعم آگے بڑہے - اور راستہ مین عامر بن الاکوع سے جو سلمہ بن عمرو بن الاکوع کا چچا تہا فرمایا - کہ ہمارے اونٹون کے سامنے اونکے تیز چلنے کے لئے کچہہ اشعار پڑہہ - اس لئے وہ اونٹ پر سے اوتر پڑا اور یہ گانے لگا ؎

و اللہِ لَو لا اللہُ مَا اھتَدَینا	و لا تَصَدَّقنا و لا صَلَّینا
واللہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم کو ہدایت کا راستہ نہ ملتا	اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے
فَاَنزِلَن سَکِینَۃً عَلَینا	و ثَبِّتِ الاَقدَامَ اِن لَاقَینا

اے اللہ جس وقت ہمارا دشمنون سے مقابلہ ہو تو اوسوقت ہم پر سکینہ اُتار (اور ہمین اطمینان دے) اور اونکے مقابلہ مین ہمکو ثابت قدم رکہہ

یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا - رحمک اللہ - حضرت عمر نے یہ کلمہ آپ کی زبان سے سنتے ہی از راہ افسوس عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اوس سے فائدہ نہ اُٹہاوین - اسکی وجہ یہ تہی کہ جب رسول اللہ کسی شخص کے حق مین رحمک اللہ فرماتے تو وہ قتل ہوجایا کرتا تہا - حضرت عمر کو اس سے یقین ہوگیا - کہ وہ اب مارا جائے گا اس سے انہین افسوس ہوا - اور چاہا کہ وہ جیتا رہتا تو ہم اوس سے فائدہ اُٹہاتے -

غرض جب خیبر پر جاکر اُترے تو عامر میدان جنگ مین نکلا اور مبارز طلب کیا وہان لڑنے مین اوس کی تلوار اُلٹ پڑی اور خود اپنی تلوار سے اوسکے ایک زخم لگ گیا - جو ایسا سخت زخم تہا کہ وہ اوس سے جان بر نہ ہوسکا - اِس سے لوگ کہتے ہین کہ اوس نے خودکشی کی - اسپر اوسکے بہائی کے بیٹے سلمہ نے نبی صلعم کی خدمت مین جاکر عرض کیا - کہ لوگ ایسا کہتے ہین - آپ نے فرمایا - کہ ان کا خیال غلط ہے - بلکہ (وہ شہید ہوا) اوسے دوچند ثواب ملے گا -

پہر جب رسول اللہ صلعم اوس کے سامنے پہونچے - تو اپنے اصحاب سے فرمایا - ذرا ٹہیرو - پہر یہ دعا مانگی اللھم رب السموات وما اظللن ورب الارضین وما اقللن و

رب الشياطين وما اضللن ورب الرياح وما اذرين نسالك خير هذه القرية وخير اهلها ونعوذبك من شرها وشر اهلها وشر ما فيها

اقدموا بسم الله (اے اللہ پروردگار آسمانون کے اور اون چیزون کے جن پر وہ سایہ ڈالے ہوے ہین اور پروردگار زمینون کے اور اون چیزون کے جن کو وہ اٹھائے ہوے ہین اور پروردگار شیاطین کے اور اونکے جنھین وہ گمراہ کرتے ہین - اور پروردگار ہواؤن کے اور جنھین وہ اڑا ئے لئے پھرتی ہین ہم تجھ سے چاہتے ہین کہ اس قریہ مین اور یہان کے رہنے والون مین جو بھلائی ہے وہ ہمین دے - اور اس قریہ کے اور اس قریہ کے رہنے والون کے اور جو چیزین اوس مین ہین اون کے شر سے ہمین محفوظ رکھ - اے مسلمانون بسم اللہ آگے بڑہو) رسول اللہ صلعم کا یہ قاعدہ تہا کہ جب کسی قریہ پر جاتے تو آپ اس طرح دعا مانگا کرتے تھے -

۱۰۱ حصن ناعم اور حصن قموص کی فتح اور صفیہ اور گدہون کے گوشت کی حرمت -

رسول اللہ صلعم خیبر پر جب پہونچے تھے تو رات کا وقت تہا کسی کو آپ کا جانا وہان پر معلوم نہ ہوا - لیکن جب وہ صبح کے وقت کاروبار کے لئے اپنے بیلچہ لیکر نکلے - اور نبی صلعم کو دیکھا تو فوراً لوٹ پڑے - اور بولے محمد محمد اور خمیس یعنی لشکر - اس پر نبی صلعم نے فرمایا - اللہ اکبر خیبر اُجڑ جاے جب ہم کسی قوم کے گرد اُترتے ہین تو اون لوگون کی صبح جو ہم سے ڈرین (اور اطاعت نہ کرین) بہت ہی بُری ہوتی ہے یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ فرمائے پہر اون پر محاصرہ ڈالا - اور خوب تنگ پکڑا - اور اونکے مال و اسباب جس قدر پاے تھوڑے تھوڑے لینا شروع کردیئے اور قلعہ پر قلعے فتح کرنے لگے -

چنانچہ پہلا حصن جو آپ نے فتح کیا اوسکا نام حصن ناعم تہا - اسی مقام پر محمود بن سلمہ مارا گیا

اوس پر ایک چکی گر گئی اوس سے وہ مر گیا۔

پھر دوسرا قلعہ قموص نام بھی لے لیا۔ جو بنی ابی الحقیق کا حصن تھا۔ یہان آپ کو سبایا بھی بہت ہاتھہ آئے۔ انھین مین ایک لڑکی صفیہ بنت حیی بن اخطب بھی تھی۔ اور کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کے نکاح مین تھی۔ اسے رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے پسند فرمایا۔ اور مسلمانون کے پاس سبایا بہت کثرت سے ہو گئے۔

اور اونہون نے پلاؤ گدہون کا گوشت کہایا۔ اس سے اونہین رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا۔

۶۱ زبیر بن باطا کو ثابت کا رسول اللہ سے چہڑانا مگر اوسی کی درخواست پر اوسکا قتل کیا جانا۔

بُعاث کی لڑائی زمانہ جاہلیت مین ہوئی تھی (جسکا ذکر اوپر آچکا ہے) اِس وقت زبیر بن باطا قرظی نے ثابت بن قیس بن شماس پر بڑا احسان کیا تھا۔ اور قید سے اوسے چہوڑ دیا تھا۔ اس وقت زبیر پکڑا آیا تو ثابت اوس کے پاس آیا۔ اور اوس سے کہا تو مجھے جانتا ہے زبیر نے کہا تجھہ سے آدمی کو مجھہ سا آدمی نہین بہول سکتا ہے۔ ثابت نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو نے مجھہ پر بڑا احسان کیا ہے مین اوس کا تجھہ سے بدلہ کر دون۔ زبیر نے کہا کریم کریم کے ساتھہ ایسے ہی کیا کرتے اور جزا دیا کرتے ہین۔

اس لئے ثابت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ زبیر نے مجھہ پر ایک مرتبہ بڑا احسان کیا ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکا بدلہ اوسکے ساتھہ کر دون۔ آپ اوسے مجھے دیدیجیے۔ رسول اللہ نے اوسے ثابت کو دیدیا کہ چاہے تو اوسے چہوڑ دے پہر ثابت زبیر کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلعم نے تیرا خون معاف کر دیا۔ اور اب تو قتل نہین کیا جائے گا زبیر نے کہا مین ایک بوڑہا شخص ہون۔ مین جورو بچون بغیر کیسے رہ سکتا ہون۔ ثابت پہر رسول اللہ

پاس گیا اور آپ سے اوس کے جورو بچے بھی چھوڑ دینے کی اجازت حاصل کرلایا - پہر زبیر نے کہا حجاز مین رہنا اور مال واسباب وغیرہ نہ ہونا کسطرح گزر ہوگی - اس لئے ثابت نے رسول اللہ سے اوسکا مال بہی طلب کیا - آپ نے وہ بہی اوسے دیدیا - اور کل مال عطا فرمادیا -

پہر زبیر نے کہا کعب بن اسد کہان گیا - جسکا چہرہ انور ہمارے حیّ کے کنواری لڑکیون کے لئے آئینہ مصقل کی طرح تہا - ثابت نے کہا وہ تو مارا گیا - پہر پوچہا سید الحضر والبادی حیّی بن اخطب کیا ہوا - کہا وہ بہی مارا گیا پہر پوچہا غزال بن سموال کہان ہے - جو ہمارے حملون کے وقت آگے چلتا اور ہماری شکستون کے وقت ہماری حمایت کرتا تہا - کہا مارا گیا - پہر پوچہا بنی کعب بن قریظہ و بنی عمرو بن قریظہ کہان گئے - کہا وہ بہی اسی راستہ پر چلے گئے - تو زبیر نے کہا - کہ اے ثابت مین اوس احسانکے بدلے جو مین نے تیرے ساتہ کیا تہا یہ درخواست کرتا ہون - کہ تو مجھے بہی انہین کے پاس پہونچادے - اونکے مرنیکے بعد کچہ لطف زندگانی مجھے نظر نہین آتا - اس لئے ثابت نے اوسے قتل کردیا -

۹۲ حصن صعب و حصن وطیح و سلالم کی فتح اور محمد بن مسلمہ کا مرحب کو اور زبیر کا یاسر کو قتل کرنا -

پہر رسول اللہ صلعم نے حصن صعب کو بہی فتح کیا - اس قلعہ مین طعام اور گوشت چربی بہت تہی پہر آپ نے اونکے حصن وطیح اور سلالم پر توجہ کی - یہ سلالم حصن سب سے اخیر فتح ہوا ہے اوس حصن سے مرحب یہودی نکلا اور بولا -

قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبُ	شَاکِیْ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّجَرَّبُ

خیبر (والون) کو معلوم ہے کہ مین مرحب ہون اور ہتیار دن سے خوب آراستہ دلاور (کہ میدانمین نکلتے ہی لڑائی میٹ دیتا ہون) اور آزمودہ کار ہون

اَطْعَنُ اَحْیَانًا وَحِیْنًا اَضْرِبُ	اِذَا اللُّیُوْثُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

جسوقت شیر (دل بہادر لوگ میدان مین) آتے ہین - اور آتش جنگ مشتعل ہوتی ہو تو اوسوقت کبھی تو مین بہالا مارتا ہون اور کبھی تلوار سے کاٹتا ہون

إِنَّ حِمَايَ لِحِمًى لَا يُقْرَبُ
میری حمی ایسی حمی ہے کہ جس کے پاس کوئی پہنچ نہین سکتا

اور میدان مین نکلکر مبازر کی درخواست کی۔ اوس کے مقابلہ کے لئے محمد بن مسلمہ نکلا اور کہا مین موتور اور ثائر ہون (یعنی میرا آدمی مارا گیا ہے اور مین اوسکا انتقام لینا چاہتا ہون) کل میرے بہائی کو انہون نے مار ڈالا تہا۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اوس کی مبازرت قبول فرمائی اور اوس کے حق مین دعا کی۔ اے اللہ تو دشمن کے مقابلہ مین اس کی مدد کر۔ پہر محمد بن مسلمہ گیا اور بہت دیر تک دونون دلاور میدان مین لڑتے رہے۔ پہر مرحب نے محمد بن مسلمہ پر حملہ کر کے ایک تلوار کا وار کیا جسے محمد بن مسلمہ نے اپنی ڈہال پر لیا۔ اور تلوار ڈہال کاٹ کر اوس مین اٹک گئی اِس پر محمد بن مسلمہ کو موقع مل گیا۔ اور اوس نے ایک تلوار مین اوسکا کام تمام کر دیا پہر اِس کے بعد اوس کا بہائی یاسر نکلا اور کہا۔

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّيْ يَاسِرْ	شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَاوِرْ

خیبر والون کو معلوم ہے کہ مین یاسر ہون۔ اور پورے ہتہیارون سے آراستہ دلاور اور حملہ کرنے والا ہون

اور مبازر کو میدان مین طلب کیا۔ اوس کے مقابلہ کے واسطے زبیر بن العوام نکلا۔ اور جاکر زبیر نے اوسے قتل کر دیا۔

۳۶ حصن قموص کا ایک روایت کے بموجب حضرت علی کے ہاتہ سے فتح ہونا۔

مگر اور لوگ کہتے ہین کہ جس نے مرحب کو مارا اور یہ حصن فتح کیا وہ علی بن ابی طالب تہے۔

اور یہی روایت زیادہ مشہور اور صحیح ہے (ابن اثیر نے اس حصن کا نام جسے حضرت علی نے فتح کیا نہین بیان کیا ہے۔ مگر دوسری کتابون مین اوسکا نام قموص بیان کیا گیا ہے۔) بریدۃ الاسلمی کہتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کے کبہی کبہی دردِ شقیقہ ہوا کرتا تہا۔ اور ایک دو روز

رہا کرتا تہا کہ جس سے آپ مکان سے باہر تشریف نہین لایا کرتے تتے۔ جب آپ خیبر آئے ہین تو اوس وقت آپ کے یہی آدہاسیسی کا درد ہونے لگا۔ اور آپ مکان سے باہر تشریف نہین لائے اِس لئے حضرت ابوبکر نے نبی صلعم کا رایت لیا۔ اور اُٹھے۔ اور میدان جنگ مین جاکر خوب شدت سے لڑائی کی۔ پہر لوٹ آئے۔ پہر حضرت عمر نے رایت لیا۔ اور آپ جاکر اوس سے بہی شدت سے لڑے کہ جس قدر پہلے دن ایک مرتبہ پہلے آپ لڑ چکے تہے۔ پہر لوٹ آئے۔ اور رسول اللہ صلعم کو اِسکی خبر دی گئی۔

پہر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ مین کل کو یہ رایت ایسے شخص کو دون گا کہ جس سے اللہ اوسکا رسول محبت کرتے ہین اور وہ بہی اللہ اور اوس کے رسول سے محبت کرتا ہے (یہ تعریف ولدہی اور یاددہانی کے لئے تہی اور جتنے صحابہ تہے اون سب مین یہ صفت موجود تہی) وہ اوس قلعہ کو زبردستی فتح کرے گا۔ اِس وقت حضرت علی وہان نہ تہے بلکہ مدینہ مین آشوب چشم کی وجہ سے رہ گئے تہے۔ پہر جب رسول اللہ صلعم نے یہ ارشاد فرمایا۔ تو قریش اسکا انتظار کرنے لگے کہ کل دیکہئے رایت کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت علی ایک اونٹ پر سوار آئے۔ اور رسول اللہ کی خیما کے پاس ہی آکر اونٹ کو بٹہایا۔ ابہی تک آشوب چشم دور نہین ہوا تہا پٹی آنکھون سے بندہی تہی۔ رسول اللہ نے پوچہا کیا حال ہے۔ عرض کیا کہ آپ کی تشریف آوری کے بعد مجہے آشوب چشم ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور آنکھون پر لیپ لگا دیا۔ کہتے ہین کہ پہر کبہی حضرت علی کی آنکھون مین آشوب چشم کی بیماری نہوئی۔

پہر رسول اللہ نے اونہین رایت دیا۔ اور وہ اوسے لیکر اوٹھے اور سرخ لباس پہنے خیبر کی طرف گئے وہان سے اونہین ایک یہودی نے دیکہا۔ کہا تیرا کیا نام ہے کہا میرا نام علی بن ابی طالب ہے۔ یہودی نے باآواز بلند کہا اے قوم یہود آج تم مغلوب ہو جاؤگے۔

پھر مرحب جو اس حصن کا حاکم تھا نکلا - اوس کے سر پر ایک مغفر یمانی تھا جسے اوس نے اپنے سر پر بیضہ کی طرح رکھا تھا اور چہرہ کو اوس سے ڈھکے ہوئے تھا - اور کہتا تھا ع

شاکی السلاح بطلٌ مُجَرَّبٌ		قد علمت خیبرُ انّی مرحبٌ

حضرت علی نے اسکے جواب مین کہا - ع

کلَیثِ غابات کریہِ المنظرہ		اَنَا الّذی سمّتنی اُمّی حیدرہ

مین وہ شخص ہون کہ جسکا نام میری ماں نے حیدر رکھا ہے اور مین بیشون کے شیر کی طرح ہیبت ناک ہون - لوگ دیکھکر ڈرجاتے ہین

اَکیلُهُم بالسّیفِ کَیلَ السَّندرہ

اور دشمنون کو مین تلوار سے سندرہ کی کیل دیا کرتا ہون (سندرہ ایک درخت ہے جس سے تیر اور کمان بنتے ہین یعنی اور لوگ دور سے تیر مارتے ہین مین پاس جاکر تلوار سے وہی کام لیتا ہون -)

ان دونون دلاوران مین دو وار ہوئے - مگر حضرت علی نے فرق پر ایک تلوار ماری تو ڈھال اور مغفر اور سر کاٹ کر زمین پر پھینکدیا اور اوس شہر کو فتح کرلیا -

ابو رافع جو رسول اللہ صلعم کا مولی تھا کہتا ہے - کہ جب رسول اللہ نے حضرت علی کو خیبر کی طرف بھیجا تو اوسوقت ہم بھی اونکے ساتھ تھے - جب حصن کے قریب پہونچے تو وہان کے لوگ باہر نکلے - اور دونون فریق مین لڑائی ہوئی - ایک یہودی نے حضرت علی کے ایک تلوار ماری - کہ جس سے علی کے ہاتھ مین سے ڈھال گرگئی - اس واسطے حضرت علی نے ایک دروازہ (کاکواڑ) اپنے ہاتھ مین اوٹھا لیا جو یہان کمین حصن کے قریب پڑا تھا - اور اوسے اپنی ڈھال بنالیا - اور اوسی کو ہاتھ مین لئے اوسوقت تک لڑتے رہے کہ یہ لڑائی تمام نہین ہوئی - اور اللہ تعالی نے اونکے ہاتھ سے یہ قلعہ فتح کرادیا - جب قلعہ فتح ہوگیا تو اونھون نے اوسے پھینکدیا - اوسوقت مین نے دیکھا کہ سات آدمی تھے اور مین آٹھوان تھا - ہم نے ہر چند کوشش

کی کہ اوسے پلٹ دین مگر یہ دروازہ ایسا بھاری تھا کہ ہم اوسے پلٹ بھی نہ سکے - جیسے حضرت علی نے اوٹھاکر اپنی ڈہال بنالیا تھا (لیکن یہ کوئی کرامت کی بات نہین ہے - کیونکہ اسی بیان مین یہ بھی موجود ہے کہ ایک یہودی کے وار سے حضرت علی کی ڈہال گرگئی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی آپ سے بھی قوی تھا) - یہ خیبر کی فتح صفر کے مہینے مین ہوئی ہے -

۴۴ بی بی صفیہ کا رسول اللہ سے نکاح اور کنانہ کا قتل جب خیبر فتح ہوگیا - تو بلال نے صفیہ کو اور اوس کے ساتھ کی ایک اور عورت کو اپنے ساتھ لیا - اور کسی ضرورت کی وجہ سے یہود کے مقتولوں کی طرف گئے - جب بی بی صفیہ کے ساتھ کی عورت نے مقتولوں کو دیکھا تو چیخین مارنے اور اپنا مُنہ نوچنے کھسوٹنے اور اپنے سر پر دھول ڈالنے لگی - اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے صفیہ کو تو اپنے لئے پسند کرلیا اور دوسری عورت کو الگ کردیا - اور اوس کی حرکتون کے سبب سے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اور بلال سے کہا تجھے اتنا خیال نہ ہوا - اور رحم نہ آیا - کہ تو اون عورتون کو اونہین کے مقتولون کے پاس سے گیا -

بی بی صفیہ جس وقت کنانہ بن ابی الحقیق کی عروس تھین تو اوس وقت اونہون نے خواب مین دیکھا تھا - کہ اون کے گود مین چاند آگیا ہے - یہ خواب اونہون نے اپنے شوہر کے روبرو بیان کیا - اِس زمانہ مین غالباً یہ لڑائی شروع ہوگئی ہوگی اسواسطے اُسکے شوہر نے کہا - اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ تجھے محمدؐ کی آرزو ہے - اور اوسکے مُنہ پر ایک طپانچہ مارا جس سے اونکی آنکھ نیلی ہوگئی - چنانچہ وہ جس وقت رسول اللہ کے پاس آئی ہین تو اِس طپانچہ کا نشان اونکے چہرہ پر موجود تھا - آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اونہون نے یہ سارا قصّہ آپ کو سنایا -

پھر کنانہ بن ابی الحقیق محمد بن مسلمہ کو دیدیا گیا - اور اوس نے اپنے بھائی محمود کے بدلے اوسے قتل کردیا -

۶۵ اہل خیبر کی اطاعت اور نصف پیداوار پر اون سے اور اہل فدک سے معاملہ۔

پھر رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دونون قلعون وطیح اور سلالم پر محاصرہ ڈالا۔ جب اون قلعہ والون کو یقین ہوگیا کہ اب ہلاک ہوجائین گے تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی کہ آپ اونہین وہان سے نکال دین اور جان کی امن دین۔ رسول اللہ نے اسے منظور کرلیا۔ اور جو کچہ مال اسباب شق اور نطاۃ اور کتیبہ حصنون مین تہا اور جتنے حصن تہے وہ سب لے لئے۔

جب اہل فدک نے خیبر کا یہ حال سنا۔ تو اونہون نے بہی رسول اللہ صلعم کے پاس آدمی بہیجے کہ مسلمان اونہین بہی اس ملک سے نکالدین اور جسقدر اون کا مال واسباب ہے وہ لےلین۔ رسول اللہ نے اسے بہی منظور کرلیا۔

غرض جب خیبر والے مطیع ہوگئے اور قلعون سے اوتر آئے۔ تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ کہ وہ اموال مین نصفا نصفی پر معاملہ کرلین۔ اور اونہین جب چاہین نکالدین۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اِس شرط کو جس کی اونہون نے درخواست کی تہی منظور کرلیا اور نصف ما حاصل پر اون سے معاملہ کرلیا (یعنی باغات کی پیداوار مین سے نصف اہل خیبر اپنی اجرت کے عوض مین سے لیا کرین اور نصف اہل اسلام کے بیت المال مین داخل کیا کرین) اور اِسی طرح فدک والون کے ساتہہ بہی معاملہ کیا۔

اس خیبر مین سے جو کچہ ملا اور کل خیبر تمام مسلمانون کے واسطے غنیمت تہا۔ مگر فدک خالص رسول اللہ صلعم کا تہا۔ کیونکہ مسلمان وہان اونٹ گہوڑے لشکر کے لیکر نہین گئے تہے (یعنی وہان اونہون نے فوج چڑہائی نہین کی تہی۔ لیکن یہ بات کیونکر صحیح ہوسکتی ہے۔ یہ فوج چڑہائی نہ تہی تو کیا تہا۔ خیبر کی چڑہائی کے خوف سے ہی فدک والون نے یہ معاملہ کیا تہا)۔

۶۶ ایک یہودی عورت زینب کا آپکو زہر دینا اور بشر بن براء کا اوس سے مرنا

جب یہ سب معاملہ ہوگیا۔ اور لوگ اطمینان سے

بیٹھے۔ تو زینب بنت الحارث جو سلام بن مشکم کی جورو تھی رسول اللہ کے واسطے ایک بہنی ہوئی بکری تحفتہً لائی جسمین اوسنے زہر ڈالا تھا۔ اور لاکر رسول اللہ کے سامنے رکھی۔ آپ نے اوسمین سے ایک مضغہ گوشت کے لیا۔ اور منہ مین چاب کر تہوک دیا۔ آپ کے ساتھہ بشر بن البرار بن معرور بہی تھا۔ اوسنے کسی قدر اوس مین سے کہا لیا۔ اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے یہ بکری خبر دیتی ہے کہ اوسمین زہر ڈالا گیا ہے۔ پہر اوس عورت کو بلایا۔ اور دریافت کیا۔ تو اوسنے زہر ڈالنے کا اعتراف کیا۔ اوس سے پوچہا کہ تونے کیون ایسا کیا۔ تو کہا جو کچہہ آپ نے میری قوم کے ساتھہ کیا ہے وہ تو ظاہر ہی ہے۔ اِس واسطے مین نے دل مین کہا۔ کہ اگر آپ نبی ہین تو میرا زہر ڈالنا آپ کو معلوم ہو جاوے گا اور اگر آپ بادشاہ ہین تو اسے کہا کر مر جاوینگے اور ہمارا آپ سے پیچہا چہٹ جائیگا۔ اِس پر رسول اللہ صلعم نے اوسکی خطا سے درگزر کی۔ مگر بشیر اِس کے کہانے سے مرگیا۔

رسول اللہ صلعم جس وقت اوس مرض مین مبتلا ہوے کہ جس مین آپ نے وفات پائی ہے تو آپ نے اوسوقت فرمایا کہ خیبر کے لقمہ سے اب مجکو اپنے ابہر (پیٹھہ کی رگ) کا انقطاع معلوم ہوتا ہے۔ اِس واسطے مسلمان اوس وقت کہنے لگے تہے کہ آپ کو اِس طرح پر انتقال کرنے مین کرامت نبوت کے ساتھہ شہادت کا درجہ بہی حاصل ہوا ہے۔

۷۱ وادی القرےٰ کی فتح اور رسول اللہ کا اوسکے محصول مقرر کرنا اور حضرت عمر کا اونہین نکالنا۔

جب رسول اللہ صلعم خیبر کے معاملہ سے فارغ ہو گئے۔ تو وہان سے وادی القریٰ کی طرف آپ نے مراجعت فرمائی۔ اور وہان کے لوگون کو تین روز تک گیرا۔ اور وادی القریٰ کو فتح کر لیا۔ اِس حصار مین رسول اللہ صلعم کا مولیٰ مدعم مارا گیا۔ جسے رفاعہ بن زید الجذامی نے آپ کو ہدیہ مین دیا تھا۔

اس پر مسلمانون نے کہا اوسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہرگز نہین۔ اِسوقت اوسکے شملہ پر دوزخ کی آگ جل رہی ہے۔ یہ شملہ اوس نے مسلمانون کے مال غنیمت مین سے خیبر کی فتح مین چرا لیا تھا۔

رسول اللہ صلعم نے جب مدعم کی نسبت ایسا کلمہ فرمایا۔ تو ایک اور شخص نے سنکر کہا۔ کہ مین نے بہتون کے جو دو تسمے لئے ہین کیا مجھہ سے بہی اون کا مواخذہ ہوگا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہان اون دونون کے برابر تجہہ پر بہی دوزخ کی آگ عذاب کرے گی۔

اور رسول اللہ صلعم نے نخلستان اور زمین کو وادی القری کے ہی باشندون کو دیدیا۔ اور اون سے بہی وہ ہی معاملہ کرلیا جو خیبر والون سے کیا تھا۔ چنانچہ یہ لوگ بہی اوسی جگہ حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت کے عہد تک رہے۔ پہر اونہون نے اِنکو جلاوطن کردیا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اونہین حضرت عمر نے نہین نکالا تھا کیونکہ یہ مقام حجاز کی سرزمین سے باہر ہے۔

۶۸ رسول اللہ کی نماز قضا ہونا اسی سفر خیبر مین رسول اللہ صلعم صبح کی نماز کے وقت سو گئے تھے اور آفتاب نکل آیا تھا۔ جسکا قصہ مشہور ہے۔

رسول اللہ کے ساتھہ اس سفر مین مسلمانون کی عورتین ہمراہ تہین۔ آپ نے اونہین بہی کچہہ حصہ مال غنیمت مین سے دیا تھا۔

۶۹ حجاج بن علاط کا مسلمان ہوکر مکہ جانا اور جہوٹ بولکر اپنا مال و اسباب لے آنا۔ اِسی سفر مین حجاج بن علاط السلمی نے (جو مسلمان ہوگیا تھا اور ابہی کسی کو اوسکے اسلام کی خبر نہ تہی) رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ کہ میری بی بی ام شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس حجاج کے بیٹے معرض بن الحجاج کی مان تہی مکہ مین کچہہ مال ہے اور نیز مکہ مین اور لوگون پر بہی میرا کچہہ روپیہ لینا ہے مجہے آپ وہان جانے کی اجازت دین (تو مین وہ مال و اسباب پہلے اس سے لے آؤن

کہ میرے اسلام کی کسی کو خبر ہووے -) آپ نے اوسے اجازت دیدی- تب اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ وہان جاکر مجھے کچھ جھوٹ بولنا پڑے گا- آپ نے فرمایا اچھا اِس کی بھی اجازت ہے -

پہر حجاج جب مکہ گیا تو مکہ والون نے اوس سے پوچھا کہ محمدؐ کا کیا حال ہے- خیبر والون سے اوس کی کیسی گزری- اونہین ابھی تک یہ نہ معلوم تھا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے- اوسنے کہا کہ خیبر والون نے محمدؐ کو اور اوسکے اصحاب کو شکست دی اور اوسکے بہت اصحاب مارے گئے- اور محمدؐ قید ہو گیا- اور اب یہودیون نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ محمدؐ کو وہان قتل نہ کرین بلکہ مکہ کو لائین اور یہان لاکر اوسے قتل کرین- یہ سنتے ہی قریش خوب چلائے اور تمام مکہ مین رسول اللہ کے قتل کی خبر مشہور کر دی -

پہر حجاج نے اون لوگون سے کہا- کہ مجھے میرے مال اور روپیہ کے جمع کرنے مین مدد دو- کہ مین جلدی سے خیبر کو جاؤن- اور جو کچھ مال و اسباب محمدؐ کا اور اوسکے اصحاب کا وہان ہے اوسے جاکر اور تاجرون سے پہلے خرید لون کہ اوسمین مجھے خوب نفع ہو- اِس لئے قریش نے خوشی خوشی اوسکا مال و اسباب بہت جلد جمع کرا دیا-

جب عباس نے یہ خبر وحشت انگیز سنی تو وہ حجاج کے پاس دوڑے آئے اوس سے حقیقت حال دریافت کی- حجاج نے جب سب اپنا مال جمع کر لیا- تو اون سے چپکے سے کہا کہ خیبر فتح ہو گیا- اور نبی صلعم نے صفیہ بنت حُیَیّ کو اپنے واسطے پسند فرمایا - اور مین (مسلمان ہو گیا ہون اور) یہان صرف اپنا مال جمع کرکے لیجانے کے لئے آیا ہون تم کو چاہیئے کہ تین روز تک اِس خبر کا حال کسی سے نہ کہنا نہین تو لوگ میرے پیچھے دوڑین گے اور میرے ساتھ بُری طرح پیش آئین گے-

اِس واسطے عباس نے تین روز تک اسکا حال کسی سے نہ کہا۔ پہر چوتھے روز اپنے کپڑے پہنے۔ اور نکلکر کعبہ کا طواف کیا۔ جب قریش نے دیکھا تو کہا۔ ابوالفضل یہ خوشی تمہاری بڑا صبر دکھانے کے لیئے ہے۔ عباس نے کہا نہین نہین۔ واللہ محمدؐ نے خیبر فتح کرلیا۔ اور وہان کے بادشاہ کی بیٹی اسپنے نکاح مین لے لی۔ اور پہر سب حجاج کا حال سنایا۔ یہ سنکر وہ بولے افسوس ہمین نہ معلوم ہوا اگر یہ بات ہمین پہلے سے معلوم ہوجاتی تو حجاج کو ہم خوب مزہ دکھاتے۔

۷۰ شق اور نطاۃ کی تقسیم سلمانون مین اور کتیبہ کا خمس مین دیاجانا اور خیبر کا حدیبیہ والون کو ملنا۔ اور حضرت عمر کا یہود کو عرب سے نکالنا

رسول اللہ صلعم نے شق اور نطاۃ حصنون کو مسلمانون مین تقسیم کردیا۔ اور کتیبہ کا حصن اللہ اور اوسکے رسول کے خمس مین رہا۔ اور اوسمین ذوی القربی اور یتامی اور ابن السبیل کا حصہ بہی رہا۔ اسی سے رسول اللہ کی ازواج کا خرچ چلتا اور اسی سے اون لوگون کا خرچ چلتا جو رسول اللہ کے اور فدک والون کے درمیان آئے گئے تہے۔

اور خیبر حدیبیہ والون کے اوپر تقسیم کردیا گیا (یعنی اون لوگون مین بانٹ دیا گیا جو رسول اللہ کے ساتہہ صلح حدیبیہ کے وقت موجود تہے) سوارکو اون مین سے دو حصے ملے اور پیدل کو ایک حصّہ دیا گیا۔

اور نبی صلعم نے اور پہر آپ کے بعد حضرت ابوبکر نے اور حضرت عمر نے بہی اپنی امارت کے ابتدائی عہد مین خیبر کو خیبر والون کے پاس رکہا مگر جب حضرت عمر کو معلوم ہوا کہ آپ نے مرض الموت مین فرمایا تہا کہ جزیرۃ العرب مین دو دین رہنا نہ چاہئین تو اونہون نے اون یہودیون کو عرب سے نکالدیا جن کے ساتہہ رسول اللہ نے عہد نہین کیا تہا۔

فدک

۱۷ فدک کا نصف رسول اللہ کی ملکیت قرار پانا اور خلفائے راشدین کے عہد مین بنی فاطمہ کے قبضہ مین رہنا اور خلیفہ مامون تک اسکا حال۔

جب رسول صلعم نے خیبر سے مراجعت کی۔ تو محیصہ بن مسعود کو فدک کی طرف بہیجا۔ اور وہان کے لوگونکو مسلمان ہونے کے لئے کہا۔ اون کا رئیس اس وقت یوشع بن نون یہودی تہا۔ پہر اس بات پر اون سے فیصلہ ہوا۔ کہ نصف زمین اونکے پاس رہے۔ اسے رسول اللہ صلعم نے منظور کر لیا۔

یہ فدک نصف خالص رسول اللہ صلعم کی ملکیت تہی۔ کیونکہ اس کی تسخیر مین مسلمانون کے گہوڑے اور اونٹ نہین گئے تہے۔ (یہ غلط ہے۔ بلکہ رسول اللہ کو جو فوج کے ذریعہ سے چارون طرف فتحین ہوئی تہین اونہین کی وجہ سے یہ فدک کا معاملہ طے ہوا تہا۔ اور رسول اللہ فدک کے علاقہ پر ٹہیک اوسی طرح متصرف تہے جیسے بادشاہ کسی قطعۂ ملک کو اپنے لئے مخصوص کر لیا کرتے ہین۔ نہ اسطرح کہ جیسے رعایا کی ملکیت ہوتی ہے جو وہ اپنے ہاتہ کی کمائی سے پیدا کرتے ہین اور یہی وجہ تہی۔ کہ جو آپ کو اپنے ذاتی اخراجات کے بعد بچتا تو) آپ جسطرح چاہتے تہے اوس کی آمدنی کو ابنائے سبیل پر خرچ کرتے تہے۔

اور اوس کے باشندے برابر اوس وقت تک وہان رہے جب تک کہ حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ نہ ہوے۔ بعد ازان آپ نے اپنے عہد خلافت مین یہود کو حجاز سے نکالدیا۔ اور یہ معاملہ اسطرح کیا۔ کہ حیثم بن التیہان اور سہل بن ابی خثمہ اور زید بن ثابت کو حضرت عمر نے وہان بہیجا اور وہان کے زمین کی از راہ عدل و انصاف ایک قیمت تجویز کی اور وہ یہود کو دیکر اونہین وہان سے شام کو جلا وطن کر دیا۔

اور رسول اللہ صلعم کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور علی کی خلافت مین بہان کی ملکیت بنی فاطمہ کے قبضہ مین رہی - اور جیسا رسول اللہ نے عمل کیا تہا وہی عمل یہ سب کرتے رہے - لیکن جب حضرت معاویہ خلیفہ ہوے تو فدک مروان الحکم کو دیدیا - اور مروان نے اپنے بیٹون عبدالملک اور عبدالعزیز کو دیدیا - پہر عمر بن عبدالعزیز اور ولید اور سلیمان بن عبدالملک اس کے مالک ہوگئے - جب ولید خلیفہ ہوا تو اوس نے اپنا حصہ عمر بن عبدالعزیز کو دیدیا - پہر جب سلیمان خلیفہ ہوا تو اوسنے بہی اپنا حصہ عمر بن عبدالعزیز کو ہی دیدیا - پہر جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوا تو اوسنے لوگونکے سامنے خطبہ کیا - اور فدک کا سارا حال لوگون سے بیان کیا - اور جسطرح اوسکی ملکیت رسول اللہ کے زمانہ مبارک مین تہی اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کے زمانہ مین رہی تہی اوسیطرح بنی فاطمہ کو دیدی - اور اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم اوسکے مالک ہوگئی لیکن پہر اونکے قبضہ سے وہان کی ملکیت جاتی رہی - مگر جب مامون عباسی خلیفہ ہوا تو اوس نے پہر سنہ ۲۱۰ ہجری مین بہان کی ملکیت بنی فاطمہ کے حوالہ کردی -

۷۲ زینب بنت رسول اللہ اور ماریہ زوجہ رسول اللہ اور بہن رسول اللہ -

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ نے اپنی بیٹی زینب پہر اوس کے شوہر ابوالعاص ابن الربیع کو محرم کے مہینے مین واپس دیدی -

اور اسی سنہ مین حاطب مقوقس والی مصر کے پاس سے واپس آیا - اور ماریہ ام ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کو اور اوس کی بہن شیرین اور نیز آپ کی بغلہ دلدل اور آپ کے حمار یعفور اور ایک کسوت کو ہمراہ لایا - بی بی ماریہ اور اونکی بہن آپ کے پاس آنے سے پہلے ہی مسلمان ہوگئی تہین - بی بی ماریہ کو تو رسول اللہ نے اپنے واسطے پسند فرمایا - اور شیرین حسان بن ثابت الانصاری کو دیدی - جس کے پیٹ سے اوس کا بیٹا عبدالرحمن پیدا ہوا - اس واسطے ابراہیم اور وہ خالہ زاد بہائی تہے -

اسی سال رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے منبر بنایا تھا۔ مگر اور لوگ کہتے ہین کہ ۸ ہجری مین بنایا تھا۔ اور یہی صحیح ہے۔

۷ عمر کا ہوازن پر اور بشیر کا بنی مرہ پر اور غالب کا بنی مرہ اور پہر عیینہ پر سریہ۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے حضرت عمر کو تیس ۳۰ آدمی دیکر ہوازن کی طرف بھیجا تھا۔ لیکن وہ بہاگ گئے اور کچھہ لڑائی نہین ہوئی۔

اور اسی سنہ کے ماہ شعبان مین بشیر بن سعد نعمان بن بشیر انصاری کا باپ بنی مرہ کی طرف تیس آدمیون سے گیا تھا۔ لیکن وہان اوس کے سب ساتھی مارے گئے۔ اور وہ بھی زخمی ہوکر گر پڑا۔ اور مقتولون مین سے نکلکر مدینہ کو چلا آیا۔

اسی سنہ مین غالب بن عبداللہ اللیثی کا سریہ ارض بنی مرہ کی طرف ہوا۔ وہان مرداس بن انہیک جو اون کا حلیف تھا اور قبیلہ جہنیہ سے تھا مارا گیا۔ اوسے اسامہ نے اور ایک اور انصاری نے قتل کیا۔ اسامہ کہتا ہے کہ جب ہم اوسکے پاس پہونچے تو اوس نے کہا لا الہ الا اللہ۔ مگر اوسے ہم نے نہ چہوڑا اور قتل کر ڈالا۔ پہر جب ہم نبی صلعم کے پاس آئے اور آپ کے روبرو یہ حال بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا بہلا خدا تعالی کو تو کیا جواب دیگا لا الہ الا اللہ کہنے والے کو تو نے مار ڈالا۔

اسی سنہ مین غالب بن عبداللہ کا ایک اور سریہ ہوا۔ وہ ایک سو تیس ۱۳۰ سوار سے بنی عبد بن ثعلبہ پر گیا تھا۔ اور اون کو لوٹ کر اون کے اونٹ مدینہ کو ہنکال لایا تھا۔

اسی سنہ کے ماہ شوال مین بشیر بن سعد مین اور خباب مقامات کی طرف بھیجا گیا تھا۔ اس کا سبب یہ ہوا تھا کہ حسیل بن نویرہ اشجعی خیبر کے راستہ مین رسول اللہ صلعم کا دلیل اور راہنما تھا۔ وہ اس وقت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور بیان کیا کہ خباب مین غطفان کے

کچھہ لوگ فراہم ہوے ہین- اوراون کو عینیۃ بن حصن نے مدد دی ہے- اس واسطے رسول اللہ صلعم نے بشیر کو وہان جانے کا حکم دیا- اوراوسکے ساتھہ کچھہ آدمی بہی ہمراہ کیے- ان لوگون نے جاکر اونکے اونٹ پکڑلیے- اور عینیہ کے سول کو مارڈالا- پہر عینیہ کے آدمی اونکے سامنے آئے- اونہین بہی مسلمانون نے بہگا دیا- اور عینیہ بہی بہاگ گیا- اسوقت جب کہ وہ بہاگا جاتا تہا توحارث بن عوف اوسے ملا اور اوس سے کہا کہ اب وہ وقت آگیا ہے- کہ تو پہلی باتون کو چہوڑدے-

عمرۃ القضا

۷ھ رسول اللہ کا مکہ جانا اور عمرہ کرنا اور میمونہ سے نکاح جب رسول اللہ صلعم خیبر سے واپس ہوے- تو مدینہ مین جمادی الاول سے لیکر شوال تک رہے- اور گرد ونواح کے علاقہ پر سریہ بہیجتے رہے- پہر آپ ذی الحجہ مین عمرۃ القضا کی نیت سے نکلے- اور ستر بدنہ بہی ہمراہ لیے- اور جو مسلمان کہ عمرۂ اولی مین آپ کے ہمراہ تہے وہ بہی اس وقت سب ساتھہ چلے-

جب مکہ والون نے سنا کہ رسول اللہ صلعم مکہ آتے ہین تو وہ مکہ سے باہر چلے گئے اور قریش آپسمین کہنے لگے- کہ نبی صلعم اور اون کے اصحاب بڑے عسر وجہد مین ہین- مدینہ کی آب وہوا نے انہین سست ونحیف اور بے قوت وضعیف کر دیا ہے- پہر وہ لوگ دارالندوہ کے پاس صف باندہ کرکہڑے ہو گئے-

جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوے- تو آپ نے چادر اس طرح اوڑہی کہ دہنا ہاتہہ باہر کیا- اور بایان ہاتہہ اندر کیا- پہر فرمایا اوس شخص پر خدا رحم کرے جو آج اپنی قوت کا اظہار کرے پہر رکن کو بوسہ دیا- اور آپ اور آپ کے اصحاب خوب چستی سے اچہلتے کودتے ہوے

دوڑے ۔جب آپ مکہ میں داخل ہوے ہیں تو عبداللہ بن رواحہ آپکے اونٹ کی خطام تھامے ہوے تھا ۔ اور کہتا جاتا تھا ۔

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ	خلوا فکل الخیر فی رسولہ
اے کفار کی اولاد رسول اللہ کے راستہ سے ہٹ جاؤ ۔	اور راستہ چھوڑ دو اوسکے رسول مین تمام خیر و برکت رکھی ہے
یا رب انی مومن بقیلہ	اعرف حق اللہ فی قبولہ
اے رب مین اونکی باتون پر ایمان لایا ہون ۔	اور اسکا حق اسی کو جانتا ہون کہ اوسے قبول کرون

اور نبی صلعم نے اسی سفر مین میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا ۔ اور تین روز مکہ مین رہے اسکے بعد مشرکون نے علی بن ابی طالب کے ہاتھ کہلا بھیجا ۔ کہ اب آپ چلے جایئے ۔ رسول اللہ نے کہا اگر آپ لوگ اجازت دین تو مین آپ لوگون مین اپنے نکاح کے رسوم ادا کرون اور کھانا پکواؤن اور آپ بھی اوسمین شریک ہون ۔ اور ہمارے ساتھ کھانا کھائین ۔ اونہون نے کہا ہمین تمہارے طعام کی ضرورت نہین ہے آپ جایئے اس واسطے رسول اللہ وہان سے اپنے وعدہ کے بموجب نکل آئے ۔ اور میمونہ سے سرف کے مقام پر آکر خلوت کیا ۔

۷۵ رسول اللہ کا مدینہ آنا اور غزوۂ موتہ اور غزوۂ ابن ابی العوجار

پھر رسول اللہ صلعم مدینہ کو چلے آئے اور ذی الحجہ کے باقی ایام مین اور محرم سے لیکر ربیع الاول تک وہین رہے اور وہ لشکر اسی زمانہ مین بھیجا ۔ جو موتہ مین کام آیا ۔ اور یہ حج بھی مشرکون کے ہی اہتمام سے ہوا ۔

اور اسی سنہ مین غزوہ ابن ابی العوجار السلمی بنی سلیم پر ہوا ۔ جب فریقین کا سامنا ہوا ۔ تو ابن ابی العوجا اور اوس کے ہمراہی سب مارے گئے ۔ مگر بعض کا قول ہے کہ اوس کے ساتھی مارے گئے تھے اور وہ صرف بچ گیا تھا ۔

سنہ ۶ ہجری

۷۶ زینب بنت رسول اللہ کا انتقال اسی سنہ مین زینب بنت رسول اللہ کا انتقال ہوگیا یہ روایت واقدی نے بیان کی ہے۔

۷۷ غالب بن عبداللہ کا سریہ کلب اللیث پر اور جندب کا استقلال اسی سنہ ہجری مین غالب بن عبداللہ اللیثی الکلبی کا سریہ کلب اللیث کے بنی الملوح پر ہوا ہے۔ غالب کو کہین حارث بن البرصاء اللیثی مل گیا۔ غالب نے اوسے اسیر کرلیا۔ اس پر حارث کہنے لگا۔ کہ مین تو مسلمان ہونے کو آیا تھا۔ غالب نے کہا اگر تو سچا ہے تو ایک رات کا رسی سے بندھا رہنا کچھ تجھے بہت مضر نہین ہے۔ اور اگر تو جھوٹا ہے تو ہمکو ضرور ہے کہ تجھ سے اپنی حفاظت کرین۔ اور اوسپر کسی اصحاب کو مقرر کردیا۔ اور اوس سے کہدیا کہ اگر وہ تجھ سے کچھ منازعت کرے تو اوسکا سر کاٹ کر پھینکدینا۔ اور اگر وہ حکم مین رہے تو تو اوسوقت تک کہ مین لوٹون ہین رہنا۔

پھر یہ لوگ آگے روانہ ہوے۔ اور رفتہ رفتہ لبطن الکدید تک پہونچے۔ اور عصر کے بعد وہان جاکر قیام کیا۔ اور جندب بن مکیث الجہنی کو ربیئہ کے طور پر بھیجا۔

جندب کہتا ہے۔ کہ مین ایک ٹیلہ پر چڑہا۔ جہان سے اون لوگون کے مکان دکھائی دیتے تھے۔ اور اس وجہ سے کہ کوئی مجھے دیکھے نہین پیٹ کے بل گھسٹنے لگا۔ وہان اون مین کا ایک شخص میری طرف کو آگیا۔ اور مجھے پیٹ کے بل گھسٹتے دیکھ لیا۔ اور کمان نکالکر دو تیر لئے۔ اور ایک تیر میرے مارا۔ جو میرے ایک پہلو مین آکر لگا۔ مین نے اوسکو نکال کر پھینکدیا اور کچھ حرکت نہین کی۔ پھر اوس نے دوسرا تیر مارا وہ میرے کندہے کے کنارہ پر لگا اوسے بھی مین نے نکال ڈالا۔ اور جیسا پڑا تھا بے حس و حرکت پڑا رہا۔ تب اوس نے کہا۔ میرے دونون

تیر اسکے لگ گئے۔ اگر یہ کوئی جاسوس ہوتا تو ضرور کچھہ نہ کچھہ حرکت کرتا۔

پہر جندب کہتا ہے۔ کہ ہم نے اون سے کچھہ پرخاش نہ کی۔ اور اوس وقت تک اون سے بالکل نہ بولے۔ کہ اون کے مویشی چراگاہون سے نہ آئین۔ اور اونہون نے دودہ نہ دوہ لیا۔ اسکے بعد ہم اون پر پہیلے۔ اور اون کو قتل کیا۔ اور اون کے اونٹ لیکر چلدیئے اور نہایت ہی پھرتی اور تیزی سے بہاگے۔

پہر اون کا صریخ اون کی قوم کے پاس گیا۔ اور وہ اس قدر کثرت سے ہجوم کر کے آئے کہ ہم کو اون کے مقابلہ کی بالکل طاقت نہ تہی اور ہمارے ایسے نزدیک پہونچ گئے کہ قدید پہاڑ کا وادی ہی ہمارے اور اُنکے درمیان رہ گیا۔ اسی مین قدرت ایزدی نے ایک کرشمہ دکہایا۔ ایک بادل کی گہٹا اٹہی۔ اور اوس سے ایسا زور کا مینہ برسا کہ ہم نے پہلے کبہی ایسے زور کا مینہ دیکہا ہی نہ تہا۔ پہر وادی مین ایک سیلاب آیا کہ جس سے عبور کرنا دشوار ہوگیا۔ وہ وادی کی دوسری طرف سے ہم کو دیکہتے تہے۔ مگر یہ ہمت نہین پڑتی تہی۔ کہ اون مین سے کوئی ہمارے پاس آئے۔ پہر ہم مدینہ چلے آئے۔ اس لڑائی مین ہمارے مسلمانون کا شعار اَمِتْ اَمِتْ (مارو مارو) تہا اور ہماری تعداد دس آدمیون سے کچھہ زیادہ تہی۔

۸ ؁ علاء بن الحضرمی کا بحرین پر جانا اور شجاع اور کعب بن عمیر کے سرایا۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے علاء بن الحضرمی کو بحرین پر بہیجا تہا۔ جہان منذر بن ساوی حاکم تہا۔ منذر نے اس بات پر مصالحت کر لی۔ کہ مجوس سے جزیہ لیا جاوے۔ اور اونکے ذبیحہ نہ کہائے جائین اور اونکی عورتون سے نکاح کیا جائے۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ علا کو رسول اللہ نے ۶ ؁ ہجری مین اوسوقت منذر کے پاس بہیجا ہے۔ جب کہ آپ نے اور بادشاہون کے پاس اپنے قاصد روانہ کئے تہے جسکا ذکر اوپر آچکا ہے۔

اسی سنہ مین شجاع بن وہب نے بنی عامر پر ربیع الاول مین چودہ آدمی سے تاخت کی تھی۔ اور یہ لوگ جاکر اونکے اونٹ پکڑ لائے تھے۔ جن مین سے ہر شخص کے حصے مین پندرہ پندرہ اونٹ آئے تھے۔

اسی سنہ مین کعب بن عمیر الغفاری کا سریہ ذات الاطلاح پر پندرہ آدمی سے ہوا تھا مگر جب یہ لوگ وہان پہونچے تو دیکھا کہ اونکے بہت کثرت سے آدمی ہین۔ انہون نے اون سے اسلام لانے کو کہا۔ اس سے تو اونہون نے انکار کیا۔ اور کعب کے سب آدمیون کو مارڈالا۔ مگر وہ کسی طرح بچکر مدینہ چلا آیا۔ ذات الاطلاح ایک مقام شام کی طرف ہے یہ لوگ قضاعہ سے تھے۔ اور اونکا رئیس ایک شخص تھا جسکا نام سدوس تھا۔

خالد بن الولید اور عمر بن العاص اور عثمان بن طلیحہ کا اسلام

اسی ۸ھ ہجری کے ماہ صفر مین عمرو بن العاص مسلمان ہوکر نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور پھر خالد بن الولید اور عثمان بن طلیحہ العبدری بھی آپ کے پاس آئے۔

۷ھ عمرو بن العاص کا نجاشی کے پاس جانا

عمرو کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا۔ وہ کہتے ہین کہ جب ہم جنگ احزاب سے لوٹے تو مین نے اپنے اصحاب سے کہا کہ محمد کی ترقی تو مین دیکھتا ہون بڑی بری طرح سے تیزی کے ساتھ ہورہی ہے۔ میری رائے مین یہ بہتر ہے کہ ہم نجاشی کے پاس چلے جائین۔ اگر محمد ہماری قوم پر غالب آگیا۔ تو ہم کو کچھ خوف نہین ہے ہم نجاشی کے پاس ہونگے۔ اور اگر ہماری

قوم محمدؐ پر غالب آگئی - تو ہم وہی لوگ ہون گے جنھین ہماری قوم جانتی ہوگی - جب چاہین گے چلے آئین گے میرے دوستون نے کہا ہان یہ راے ٹھیک ہے - پہر وہ کہتے ہین کہ ہم نے چمڑے لئے اور بہت چمڑے فراہم کرکے نجاشی کے پاس چلے گئے ۔

۸۰ عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عثمان بن طلیحہ کا اسلام -

وہ کہتے ہین کہ جس زمانہ مین مین نجاشی کے پاس رہتا تھا اوسی زمانہ مین عمرو بن امیۃ الضمری نبی صلعم کی طرف سے رسول ہوکر آیا - اور جعفر اور اوسکے اصحاب کی نسبت کچھہ گفتگو کی - مین یہ سنکر نجاشی کے پاس گیا - اور اوس سے کہا کہ عمرو بن امیۃ الضمری کو مجھے دیدے - مین اوسے اپنی کمر کی قوم قریش کے راضی کرنے کے لئے مار ڈالون - یہ میرا کہنا تہا کہ نجاشی غصہ مین بھر گیا - اور اپنی ناک پر ایک ایسا تھپڑ مارا کہ مین سمجہا اوسنے اپنی ناک توڑ ڈالی - مین اس سے ڈر گیا - اور اوس سے کہا کہ اگر مین جانتا آپ میری اس درخواست سے ایسا بُرا مانین گے تو مین کبھی ایسی درخواست نہ کرتا -

وہ کہنے لگا تو مجھہ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ مین اوس شخص کے رسول کو تجھے قتل کرنے کو دیدون جسکے پاس وہ ناموس الاکبر آتا ہے جو موسیٰ کے پاس آتا تھا -

مین نے اوس سے کہا بادشاہ سلامت کیا یہ بات صحیح ہے - اوس نے کہا بیشک تجھے چاہیئے کہ تو میرا کہنا مان اور اوس کی اطاعت کر - واللہ وہ حق پر ہے - اور وہ ضرور اون لوگون پر غالب ہوجائے گا جو اوسکے مخالف ہین جیسے موسیٰ فرعون پر غالب ہوگئے تھے تب مین نے اوس سے کہا - تو مین تیرے ہاتھہ پر اوس سے بیعت کرتا ہون - اور مسلمان ہوتا ہون - اوس نے اپنا ہاتھہ پھیلایا - اور مین نے اوس سے بیعت کرلی - پہر مین اپنے اصحاب کے پاس آیا - اور اون سے اسلام کا کچھہ ذکر نہ کیا - اور رسول اللہؐ

سکے پاس جانے کے واسطے وہان سے واپس ہوا۔

راستہ مین مجھے خالدبن الولید ملے۔ یہ واقعہ فتح مکہ سے پیشتر کا ہے۔ وہ بھی آرہے تھے۔ مین نے اون سے کہا کہان کو ابوسلیمان۔ وہ بولے کہ اس شخص (محمد صلعم) کا سکہ توجم گیا۔ وہ نبی معلوم ہوتا ہے چلو چلکر مسلمان ہوجائین۔ اب کب تک مارے مارے پھرتے پھرین۔ مین نے کہا مین بھی تو مسلمان ہی ہونے کو آیا ہون۔ پھر ہم نبی صلعم کے پاس آئے۔ اور خالدبن الولید آگے گئے۔ اور مسلمان ہوے۔ پھر مین آپ کے قریب گیا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر عثمان بن طلیحہ آگے بڑھے اور مسلمان ہوگئے۔

غزوہ ذات السلاسل

۸۱ عمرو بن العاص کا علاقہ جذام پر جانا اور ابوعبیدہ کی روانگی امداد کے لیے اور نیز عمرو بن العاص کا عمان پر جانا۔

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عمرو بن العاص کو علاقہ بلی اور عذرہ کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جاکر لوگون کو اسلام کی دعوت کرین۔ عمرو کی مان قبیلہ بلی سے تھی رسول اللہ صلعم نے عمرو کو تالیف قلوب کے لیے اس قبیلہ کی طرف بھیجا تھا عمرو وہان گئے اور علاقہ جذام کے اوس چشمہ پر پہونچے جسکا نام ذات السلاسل ہے۔ اور اسی لئے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات السلاسل ہوگیا۔

لیکن جب عمرو وہان پہونچے تو ان کو دشمن سے اندیشہ ہوا۔ اور اونہون نے رسول اللہ صلعم سے مدد چاہی۔ رسول اللہ صلعم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو کتنے ہی مہاجرین اولین کے ہمراہ اون کی مدد کو روانہ کیا۔ جس مین ابوبکر اور عمر بھی تھے۔ اور چلتے وقت ابوعبیدہ سے کہدیا کہ عمرو بن العاص سے تم اختلاف نہ کرنا۔

پہر جب ابوعبیدہ اون کے پاس گئے تو عمرو نے کہا کہ تم تو میری مدد کے لئے آئے ہو ابوعبیدہ نے کہا۔ عمرو رسول اللہ نے مجہہ سے فرمایا ہی کہ تم باہم اختلاف نہ کرنا اگر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو مین تمہاری اطاعت کرون گا۔ عمرو نے کہا تو مین تمہارا امیر ہون۔ ابوعبیدہ نے کہا۔ اچہا آپ ہی امیر سہی۔ اس واسطے عمرو نے لوگون کو نماز پڑہائی۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے عمرو بن العاص کو جیفر اور عیاذ کے پاس عمان کو بہیجا جو جلندی کے بیٹے تہے۔ یہ دونون ایمان لائے اور آپ کی رسالت کو مان لیا۔ اور عمرو بن العاص نے مجوسیون سے جزیہ وصول کیا۔

غزوہ الخبط وغیرہ

۲۸۔ غزوہ الخبط مین غذا کی کمی ہونا اور غازیون کا سمندر کی مچہلی کو کہانا۔

اسی سال مین غزوہ الخبط بہی ہوا ہے جسمین ابوعبیدہ بن الجراح امیر ہو کر تین سو انصار اور مہاجرین سے گئے تہے۔ یہ واقعہ ماہ رجب کا ہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے زاد راہ کے لئے اونہین خرما کا ایک تہیلا دیا تہا۔ ابوعبیدہ اون مین سے اول تو ایک ایک مٹہی لیتے اور اونہین دیتے تہے۔ اور پہر جب زاد راہ کم ہو گیا تو ایک ہی ایک خرما دینے لگے تہے۔ ہر شخص اون سے اوسے لیکر چاہتا اور پانی پی لیتا تہا۔ آخر کار تہیلے مین جس قدر خرما تہے وہ سب خرچ ہو گئے لاچار اونہون نے درختون کے خبط (یعنی پتے جہاڑ جہاڑ کر) کہائے (اور اسی لئے اس غزوہ کا نام غزوۃ الخبط ہو گیا) اور جب نہایت ہی بہوکون مرے۔ تو قیس بن سعد بن عبادہ نے نو اونٹ ذبح کئے۔ اور اونہون نے کہائے۔ پہر اونٹون کے ذبح کرنے کو ابوعبیدہ نے منع کر دیا۔ تب قیس نے اونٹ ذبح کرنا موقوف کئے۔

پہر سمندر مین سے جہان یہ لوگ تھے اوس مقام پر ایک مری ہوئی مچھلی باہر آپڑی۔ اور انہون نے اوسے خوب پیٹ بہر کر کہایا یہ مچھلی اس قدر بڑی تہی کہ ابو عبیدہ نے اوس کی ایک پسلی گاڑ دی تہی جب کوئی سوار ادہر ہو کر نکلتا تو اوس سے نیچا ہی ہوتا تہا جب یہ لوگ وہان سے لوٹ کر مدینہ آئے۔ تو اونہون نے اسکا ذکر نبی صلعم سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہایا تو اچہا کیا۔ خدا تعالی کے یہان سے تمہین یہ رزق عنایت ہوا تہا۔ اور پہر رسول اللہ صلعم نے بہی اوس مین سے کہایا۔ پہر لوگون نے رسول اللہ سے قیس بن سعد کی مہربانی کا بہی ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جود و کرم تو اس گہرانے کا خاصہ ہی ہے۔

۴۸ ابو قتادہ اور عبد الرحمن بن حدرد کا سریہ جشم پر۔

اِسی سنہ کے ماہ شعبان مین ایک اور سریہ رسول اللہ صلعم نے روانہ کیا تہا اسکا امیر ابو قتادہ تہا۔ اور اوسکے ساتہ ابو حدرد الاسلمی بہی تہا۔ اِس کا سبب یہ ہوا تہا کہ رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ جشم کے ایک بڑے بطن کو لیکر غابہ مین آیا تہا اور نبی صلعم کی لڑائی کا ارادہ کیا تہا۔ رسول اللہ صلعم نے ابو قتادہ کو اور اوسکے ہمراہیون کو اوس کی خبر لانے کے واسطے روانہ کیا۔ یہ لوگ اونکے قیام گاہ کی طرف غروب آفتاب کے وقت پہونچے۔ اور ان مین کا ہر ایک شخص ایک ایک طرف جا کر چہپ گیا۔ یہ لوگ صرف تین آدمی تہے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ سولہ آدمی تہے۔

عبد اللہ بن حدرد کہتا ہے۔ کہ اون کا کوئی راعی اسوقت تک چراگاہ سے نہین آیا تہا۔ اوسے بہت دیر ہو گئی تہی اس واسطے رفاعہ بن قیس اون کی تلاش مین نکلا۔ ہتیار بہی اسکے پاس تہے۔ مین نے اپنی کمین گاہ سے اوسکے ایک تیر مارا جو عین اوسکے دل پر جا لگا۔ اور اوس سے ایسا گرا۔ کہ آواز بہی نہ دی۔ عبد اللہ کہتا ہے کہ پہر مین نے اوس کا سر کاٹ لیا۔

اور اون سکے لشکر کے ایک سمت سے حملہ کر کے اللہ اکبر کا نعرہ مارا - میرے ہمراہیون نے بہی تکبیر کی آواز بلند کی - کہ اونکے سنتے ہی اون پر کچہہ ایسا رعب غالب ہوا - کہ بہاگ پڑے گئی اور اپنے عورتون بچون کو اور جو ہلکا اسباب تہا اوسے لیکر بہاگ گئے - اور ہم اون سکے کثرت سے اونٹ اور بکریان ہنکال لائے - اور اونہین لیکر رفاعہ کے سر سمیت رسول اللہ کے پاس پہونچے - رسول اللہ نے اون اونٹون سے مجہے تیرہ اونٹ عنایت کئے - کہ اوسی مین مین نے نکاح کیا اور خانہ دار بن گیا - اس وقت رسول اللہ نے ایک اونٹ دس بکریون کے برابر تجویز کیا تہا -

۸۴ ابو قتادہ کا سریہ اضم پر اور محلم کا عامر بن الاضبط کو باوجود اظہار اسلام مار ڈالنا -

اسی سنہ مین رسول اللہ نے ابو قتادہ کو بہی اضم کیطرف روانہ کیا تہا اور اوس کے ساتہہ محلم بن جثامۃ اللیثی کو بہی بہیجا تہا - یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے -

اس مین اونہین عامر بن الاضبط الاشجعی راستہ مین ملا - کہ وہ ایک اونٹ پر جا رہا تہا - اور اوس کا مال واسباب بہی اوسکے ساتہہ تہا - اوسنے مسلمانون کو دیکہکر مسلمانون کی طرح اونہین سلام کیا اس واسطے کسی مسلمان نے اوس سے پرخاش نہ کی مگر محلم بن جثامہ سے اور اوس سے پہلے کچہہ تکرار تہی - اوس نے اوسے قتل کر دیا - اور اوسکا اونٹ لے لیا - پہر جب یہ لوگ رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آئے - اور یہ سب حال بیان کیا - تو اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوۡا وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰۤی اِلَیۡكُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا ۚ تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۫ فَعِنۡدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیۡرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیۡكُمۡ فَتَبَیَّنُوۡا ؕ (مسلمانو جب تم اللہ کی راہ مین لڑنے کے لئے باہر نکلو تو جن لوگون پر چڑہ کر جاؤ اون کا حال اچہی طرح

تحقیق کر لیا کرو۔ اور جو شخص اظہار اسلام کے لیئے تم سے سلام علیک کرے۔ اوس سے
یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہین۔ اور اِس کہنے سے تمہارا مقصود ہو زندگی دنیا کا ساز و سامان تا کہ
دشمن ٹھیرا کر لوٹ لو سو ایسی لوٹ پر کیا گرتے ہو خدا کے یہان تمہارے لیئے بہت سی
جائز غنیمتین موجود ہین۔ پہلے تم بھی تو ایسے ہی کہل کر اظہار اسلام کرتے ہوئے ڈرتے
تھے۔ پہر اللہ نے تم پر اپنا فضل کیا۔ کہ کہلم کہلا اظہار اسلام کرنے لگے۔ تو دوسرے
نومسلمانون کی کمزوری پر نظر کر کے لڑنے سے پہلے اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو) بعض لوگ
کہتے ہین کہ یہ سریہ اوس وقت ہوا ہے کہ جس وقت رسول اللہ مکہ کی طرف رمضان
مین روانہ ہوئے ہین۔

غزوہ موتہ

۸۵ رسول اللہ صلعم کا زید بن حارثہ کی امارت مین رومیون پر لشکر بہیجنا اور اوس کا وداع کرنا۔

تاریخ کے لحاظ سے تو مناسب یہ تہا۔ کہ ہم اِس غزوہ کو پچہلے غزوون سے پہلے لکہتے مگر پیچہے ہم نے اِس وجہ سے اوسے لکہا ہے
کہ بڑے بڑے غزوے ایک جگہ متصل ہو جائین۔ اور علی التوالی یکے بعد دیگرے بیان
کیئے جائین۔ یہ غزوہ سنہ ہجری کے ماہ جمادی الاولی مین ہوا ہے۔ اِن لوگون پر رسول
اللہ صلعم نے زید بن حارثہ کو امیر لشکر کیا تہا۔ اور فرمایا تہا کہ وہ اگر مارے جائین
تو پہر اون کے بعد امیر جعفر بن ابی طالب ہون اور اگر وہ بہی مارے جائین تو عبد اللہ
بن رواحہ امیر لشکر قرار دیئے جائین جعفر نے اسپر کہا کہ مجہے اسی کا ڈر تہا کہ آپ زید بن
حارثہ (غلام) کو مجہپر امیر کہین مقرر نہ کر دین۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ تمہین نہین معلوم

کہ اِس مین کون سے شئے بہتر ہے۔
پہر لوگ روپڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اِن لوگون کی زندگی سے ہمین فائدہ نہ اُٹھانے دیا۔ رسول اللہ خاموش ہو رہے۔ اور اِس کا کچھ جواب نہ دیا۔ رسول اللہ کا یہ قاعدہ تہا۔ کہ جب فرماتے کہ اگر فلان مارا جاے تو فلان امیر ہو اور فلان مارا جاے تو فلان امیر ہو تو جتنون کا آپ اِس طرح ذکر کر دیتے تہے وہ سب مارے ہی جایا کرتے تہے کوئی اون مین پہر زندہ نہین رہتا تہا۔ اِسی لیئے لوگ اِس وقت جان گئے تہے کہ یہ لوگ بہی مارے جائین گے۔ اور اسی واسطے اونہون نے عرض کیا تہا کہ یا رسول اللہ ان کی زندگی سے آپ نے ہمین فائدہ نہ اُٹھانے دیا۔
یہ تین ہزار آدمی کا لشکر تہا جب سب سازوسامان سے درست ہوگئے۔ اور چلنے لگے تو رسول اللہ صلعم نے اور مدینہ والون نے اونہین وداع کیا۔ اور جب آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو وداع کیا تو وہ رو پڑا۔ لوگون نے پوچہا کہ تم کیون روتے ہو۔ کہا مین اِس لیئے تو نہین روتا ہون کہ مجہے کچھ دنیا کی محبت ہے۔ یا آپ لوگون سے دوستی ہے۔ لیکن مین نے رسول اللہ صلعم کو ایک آیت پڑہتے ہوے سنا ہے۔ اور وہ یہ ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (اے انسانو تم مین کوئی بہی ایسا نہین جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے یہ ایک وعدہ قطعی فیصل شدہ ہے جسکا پورا کرنا تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ پہر ہم پرہیزگارون کو بچا لین گے۔ اور نافرمانون کو اوسی مین گھٹنون کے بل گہستتا ہوا چہوڑ دینگے) سو مین نہین جانتا کہ جب اوس پر جاؤن گا تو وہان سے لوٹون گا کیونکر۔ مسلمانون نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ رہے اور تمہین اِس سفر سے

سلامت خیر و عافیت سے لائے۔ پھر عبداللہ نے کہا ؎

لٰکِنَّنِیْ اَسْأَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً	وَضَرْبَةً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا

لیکن مین تو اللہ تعالی سے جو رحمٰن و رحیم ہے مغفرت کی درخواست کرتا ہون اور اوس سے دعا مانگتا ہون کہ میرے تلوار کی ایسی ضرب لگے جس کے باعث زخم مین سے جھاگ نکل جائین۔

اَوْ طَعْنَةً بِیَدَیْ حَرَّانَ مُجْهِزَةً	بِحَرْبَةٍ تَنْفُذُ الْاَحْشَاءَ وَالْکَبِدَا

یا کسی دل جلے شخص کے ہاتھ سے برچھے کا ایک ہولا لگے جو احشا و جگر کے پار ہو جائے اور زخمی کا کام تمام ہی کر دے۔

حَتّٰی یَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰی جَدَثِیْ	اَرْشَدَكَ اللّٰهُ مِنْ غَازٍ فَقَدْ رَشَدَا

کہ جس سے اگر لوگ میری قبر پر گذرین تو بے ساختہ یہ کہنے لگین۔ اللہ تجھے ہدایت دے اے وہ شخص جسنے غزا کی اور ٹھیک راستہ پر گیا ہے۔

جب رسول اللہ اوسے وداع کر کے واپس ہوے تو عبداللہ نے یہ شعر کہا ؎

خَلَفَ السَّلَامُ عَلٰی امْرِئٍ وَدَّعْتُهُ	فِی النَّخْلِ خَیْرُ مُشَیِّعٍ وَخَلِیْلِ

اوس شخص پر سلام ہو جسے مین نے نخلستان مین وداع کیا۔ اور وہ تمام مشایعت کرنے والون مین اور تمام دوستون مین بہتر ہے۔

۸۶ رومیون کا مسلمانون کے مقابلہ کے لئے آنا اور اون کی تعداد اور عبداللہ کی جراُت اور اوسکے ارادون کو دیکھکر زید بن ارقم کا گھبرانا

پھر یہ لوگ روانہ ہو کر معان مقام مین پہونچے۔ اور وہان قیام کیا۔ یہان انہین معلوم ہوا۔ کہ ہرقل بادشاہ روم نے اِن کے مقابلہ کے واسطے ایک لاکھ رومیون کی فوج بھیجی ہے۔ اور ایک لاکھ عرب قبائل لخم جذام بلقین اور بلی کے بھی بھیجے ہین اِن پر ایک شخص قبیلہ بلی کا حاکم ہے جس کا نام ہے مالک بن رافلہ۔ اور یہ لوگ آکر

تا آب مقام مین ٹہیرے ہین جو بلقا کے علاقہ مین ہے -

مسلمان اس واسطے معان مین ۲ روز ٹہیرے رہے اور یہ سوچتے رہے کہ انہین کیا کرنا چاہیئے - اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم کو لکھین اور آپ کو یہ سارا حال ظاہر کرکے دریافت کرین کہ ہمین کیا کرنا چاہیئے - اور جب تک آپ کا کچھ حکم نہ آوے تب تک کچھ کام نہ کرین -

مگر عبد اللہ بن رواحہ نے انہین جرأت دلائی کہ آگے بڑہین - اور کہا بھائیو تم تو شہادت کے واسطے نکلے ہو - کیا اوسی سے تم جی چراتے ہو - ہم تو ان لوگون سے لڑنے آئے ہین کیا اسوجہ سے آئے ہین کہ ہم بہت ہین اور بڑے زبردست ہین نہین بلکہ ہم تو اوس دین کی خاطر لڑنے آئے ہین جسے اللہ نے ہمین از راہ عنایت عطا فرمایا ہے - چلو آگے بڑہو - دو حسنات مین سے ہمین ایک چیز ضرور ملے گی - یا تو ہم غالب ہو جائینگے یا شہادت نصیب ہوگی - لوگون نے کہا عبد اللہ سچ کہتا ہے - اور پہر آگے چلدیے -

زید بن ارقم ایک یتیم بچہ تہا - اور عبد اللہ کے پاس پرورش پاتا تہا - وہ بہی اس سفر مین اوسکے ساتھ خرجی پر بیٹھا ہوا چلتا تہا - جب عبد اللہ نے یہ شعر پڑہے -

اذا ادّیتنی وحملتِ رحلی		مسیرۃ اربع بعد الحساءِ

اے اونٹنی جب تو نے مجھے یہان پہونچا دیا - اور حسار مقام سے آگے چار منزل میرے سامان سفر کو اوٹھا لے گئی -

فشانکِ فانعمی وخلاکِ ذمٌّ		ولا ارجع الیٰ اھلی ورائی

تو اب تو اپنا راستہ لے اور چرتی پہر تجہ پر اب کوئی الزام نہین - مین اپنے لوگون مین لوٹ کر گہر کو نہ جاؤن گا -

وجاء المسلمون وغادروني		بارض الشام مشهور الثواء

اور مسلمان آئے - اور شام کے ملک مین جہان میری قبر دکہائی دیتی ہے مجھے چھوڑ گئے -

وردّك كل ذی نسب قریب		من الرحمن منقطع الاخاء

اور اے ناقہ تجھے ہر ایک ایسے شخص نے واپس کردیا جو نسب کا اچھا اور رحمن الرحیم سے قریب اور برادری سے تعلقات منقطع کرچکا ہے -

هنالك لا ابالی ضلع بعل		ولا نخل اسافلها رواء

وہان نہ تو مین کسی جہاڑی کے پہلو کی پروا کرتا ہون اور نہ کسی درخت خرما کی کہ جسکی جڑین مجھے تازگی بخشین

اور زید نے سنتے تو وہ رونے لگا - عبد اللہ نے اوسے درہ سے مارا - اور کہا اے بے وقوف تجہے کیا مطلب - اللہ تعالے لے مجھے شہادت دے گا تو تو اسی کجاوہ پر بیٹہا بیٹہا گھر کو لوٹ جانا -

۷۸ رومیون اور مسلمانون کی لڑائی اور زید اور جعفر اور عبد اللہ کی شہادت اور رومیون کا غلبہ -

پہر یہ لوگ کچہ اور آگے بڑہے تو روم اور مشرک عربون کی قوم انہین بلقا کے ایک قریہ مین ملی - جسکا نام مشارف تہا (مشارف الشام وہ چند قریے ہین جہان عرب لوگ جا کر بس گئے ہین) یہان سے مسلمان ایک اور قریہ کی طرف چلے گئے جسکا نام موتہ تہا - اور یہین فریقین کا مقابلہ اور مقاتلہ ہوا - اس وقت مسلمانون کے میمنہ پر قطبہ بن قتادۃ العذری اور میسرہ پر عبایۃ بن مالک الانصاری تھے - فریقین مین نہایت سخت لڑائی ہوئی - زید بن حارثہ رسول اللہ صلعم کا رایت لیے ہوئے لڑتے رہے اور ایسی شجاعت کے ساتہ لڑے کہ خود ہی دشمنون کے نیزون کے درمیان مین جا گہس گئے - اور شہید ہوگئے -

جب زید بن حارثہ شہید ہو گئے - تو رایت حسب ہدایت رسول اللہ صلعم جعفر بن ابی طالب نے لیا اور دشمنون سے لڑنے لگے اوسوقت جعفر یہ کہتے جاتے تھے ؎

یا حبذا الجنۃ واقترابھا		طیبۃ و باردا شرابھا

جنت اور جنت مین جانا کیسا اچھا ہے - وہان کی شراب پاکیزہ اور ٹھنڈی ہے -

والروم روم قد دنا عذابھا		کافرۃ بعیدۃ انسابھا

رومی تو رومی ہی ہین - اون کا عذاب اب قریب آچکا ہے - وہ کافر ہین - اور انساب اونکے بہت دور ہین یعنی شریف نہین ہین -

علیّ اذ لاقیتھا ضرابھا

مجھہ پر یہ لازم ہے - کہ جب میرا اون کا سامنا ہو تو مین اونہین خوب ہی مارون -

جب لڑائی خوب زور و شور پر ہونے لگی تو جعفر اپنے شقرا (سرخ سپید) گھوڑے پر سے اتر پڑے اور اوسکی کونچین کاٹ دین تاکہ لوگ جان جائین کہ جعفر اب میدان سے ہٹین گے نہین - اگرچہ کونچین کاٹ دینے کا دستور پہلے بھی تھا - مگر اسلام مین جعفر ہی سب سے اوّل شخص ہین جنھون نے ایسے موقع پر اپنے گھوڑے کی کونچین کاٹ دی ہین - ان کی شہادت کے بعد جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا تھا کہ تیر اور تلوار اور برچھیون کے کوئی اسّی زخم سے زیادہ بدن پر لگے ہین -

جب جعفر شہید ہو گئے تو عبد اللہ بن رواحہ نے رایت لیا - اور آگے بڑھ کر خوب تردد کیا - اور اپنے نفس سے خطاب کر کے یہ اشعار پڑھے -

اقسمت یا نفس لتنزلنہ		طائعۃ اولا لتکرھنہ

اے نفس مین تجھے قسم دیتا ہون کہ تو خوشی خوشی کہنا مان لے - اور اگر تو نے بخوشی کہنا نہ مانا تو تجھے بکراہت ماننا پڑیگا -

اِنْ اَجلبَ النّاسُ وَشدّوا الرّنّه		مَالی اراكِ تكرهين الجنّه

اگر لوگون نے شوروغل مچایا اور مشکین باندہ لین یعنی سفر کا سامان کرلیا - توپہر توکیون جنت کی طرف جانے مین کراہت کرتا ہے -

قد طالما قد کنتِ مُطمئنّه		هل انتِ الا نطفةً فی شنّه

پہلے تو مطمئن رہا کرتا تہا - اب تجہے کیا ہوگیا کیا تو فقط ایک نطفہ ہی نہین ہے جو ایک تیرے کی بوتل مین تہا اور یہ بہی اوسی کے اشعار ہین -

یا نفسُ اِنْ لم تُقتلی تموتی		هذا حِمامُ الموتِ قد صَلیتی

اے دل اگر تو اسوقت مارا نہ گیا تب بہی تو تو ایک دن ضرور مرے گا - یہ تو موت کا فرمان یا تنور ایسا ہے کہ اسین ایک دن تو ضرور تو بہونا جاے گا -

وما تمنّیتِ فقد اُعطیتی		اِنْ تفعلی فعلهما هُدیتی

جس چیز کی تجہے تمنا تہی وہ تو تجہے مل گئی - اگر تو اس وقت وہی کام کرے جو ان دونون زید اور جعفر نے کیا تو تو ٹہیک رستہ پر ہوگا -

پہر وہ میدان جنگ مین گہوڑے پر سے اُتر پڑا - وہان اوسکا بہتیجا اوسکے لئے ایک گوشت کی ہڈی لایا - کہ اسے کہالے کچہہ بدن مین طاقت آجاے گی - تیرا اسوقت بہت بُرا حال ہورہا ہے - عبد اللہ نے اوس ہڈی کو لیا - کہ کہالئے - اور ایک مُنہ بہی مارا - کہ اسی مین لشکر کی ایک طرف سے ریلے کی آواز آئی - عبد اللہ نے سنکر کہا اسے نفس ابہی تو زندہ ہے - اور دنیا مین موجود ہے پہر ہڈی کو ڈالدیا - اور تلوار لیکر آگے بڑہا - اور ایسا لڑا کہ جا کر قتل ہوگیا - اس وقت مسلمانون کی حالت بہت بُری ہورہی تہی - اور دشمن کا اون پر غلبہ ہوگیا تہا - مگر مسلمانون مین قطبہ بن قتادہ نے اس سے پیشتر بہی

مالک بن رافلہ کو مارڈالا تھا جو مشرکین عرب کا سردار تھا۔

۸۸ رسول اللہ کا مدینہ والوں کو امراے لشکر کے قتل کی خبر دینا۔

پھر اوسی وقت رسول اللہ صلعم کے پاس خدا تعالی کے یہان سے خبر آئی۔ کہ معرکہ جنگ مین ایسے ایسے حال گزرا۔ رسول اللہ آئے اور منبر پر چڑہے۔ اور حکم دیا تو۔ اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کی منادی کی گئی۔ اور لوگ فوراً اکٹھے ہو گئے۔ تب رسول اللہ نے فرمایا کہ مجھے خبر آئی ہے۔ کہ یہ لشکر تمہارا جو غزا پر گیا ہے اوس سے دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ اور زید کو درجہ شہادت ملا۔ پھر اونکے لئے آپ نے استغفار کیا۔ پھر فرمایا کہ لوا جعفر نے لیا اور دشمنون پر حملہ کیا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ اونکے لیے بھی آپنے مغفرت کی دعا مانگی۔ پھر فرمایا کہ لوا عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ یہ کہکر آپ کچھہ خاموش ہو گئے۔ اور اوس سے انصار کے چہرون پر ایک تغیر چھا گیا۔ اور جان گئے کہ عبداللہ کی نسبت بھی آپ ایسا ہی کہین گے جس سے اونہین رنج ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اوس نے بھی دشمنون سے لڑائی کی۔ اور لڑکر شہید ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ طلائی تختون پر جنت کو اوٹھا لئے گئے۔ مین نے دیکھا کہ ابن رواحہ کے سریر مین دوسرے سریرون سے کچھہ ازورار ہے۔ مین نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے۔ کہا وہ دو سید ہے چلے گئے مگر اس نے کچھہ تردد کیا اور پھر گیا۔

۸۹ خالد کی امارت اور دشمن کو پسپا کر کے لشکر اسلام کو نکال لانا۔

جب ابن رواحہ قتل ہو گیا۔ تو ثابت بن ارقم الانصاری نے لوا اوٹھا لیا اور کہا مسلمانو کسی شخص کو اپنا سردار بناؤ۔ اور ایک آدمی اپنے درمیان سے منتخب کرو۔ اونھون نے کہا کہ ہم تم سے بھی راضی ہین۔ ثابت نے کہا مین تو اوس سے راضی نہین۔ تب سب لوگون نے خالد بن الولید کو امارت کے لئے منتخب کیا۔ اور اونھون نے

رایت لیکر دشمنون سے مقابلہ کیا - اور اونہین ہٹا دیا - جس سے دشمن ہٹ گئے -
پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ابن رواحہ کے بعد لوا اللہ تعالیٰ کے سیوف مین سے
ایک سیف خالد بن الولید نے لیا - پہر وہ لوگون کو لیکر لوٹ آیا - اسی روز سے
اون کا خطاب خالد سیف اللہ ہو گیا -

۹۰ مردہ کے رشتہ دارون کے لئے کہانا بہیجنے کی رسم کی ابتدا اور جعفر کی موت کا رنج -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جعفر کل کچہہ فرشتون کے ہمراہ میرے سامنے ہوکر گزرے - اوسوقت اللہ تعالیٰ نے بجاے اونکے ہاتہون کے جو لڑائی مین کٹ گئے تہے اونہین دو بازو دیے تہے جن کے آگے کے پر خون مین رنگے ہوے تہے -

اسما زوجہ جعفر کہتی تہی - کہ نبی صلعم میرے پاس آئے - اوس وقت مین اپنے کام دہندے سے فارغ ہو چکی تہی اور جعفر کے بچون کو نہا دہلا کر اور تیل لگا کر بیٹہی تہی - آپ نے آکر اونہین پکڑا اور سونگہا - اور پہر آنکہون مین آپ کے آنسو بہر آئے مین نے یہ پوچہا یا رسول اللہ کیا جعفر کے پاس سے آپ کو کچہہ خبر ملی ہے - فرمایا ہان - وہ آج مارے گئے - پہر آپ اپنے گہر کو لوٹ گئے - اور جا کر حکم دیا کہ آل جعفر کے لیے کہانا تیار کرو - دین اسلام مین مردہ کے رشتہ دارون کے واسطے کہانا پکوا نے کی رسم اسی روز سے شروع ہوئی ہے - اسما بنت عمیس کہتی ہے کہ مین اوٹہی اور تیاری کرنے لگی - اور عورتین میرے گرد جمع ہو گئین -

پہر جب لشکر لوٹ کر آیا تو رسول اللہ اور تمام مسلمان اوس سے جا کر ملے - اوس وقت رسول اللہ نے عبد اللہ بن جعفر کو لیا اور اپنے آگے کر لیا تہا

پہر لوگون نے لشکر کے اوپر خاک اوڑائی اور کہنے لگے۔ یا فرار یا فرار (بہگوڑے بہگوڑے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین وہ بہاگے نہین بلکہ پہر دشمن پر جائین گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

فتح مکہ

۹۱ بنی بکر اور خزاعہ کا اصل جہگڑا جاہلیت مین اس غزوہ موتہ کے بعد رسول اللہ صلعم کو دو ہی مہینے جمادی الاخرہ اور رجب گزرے تہے کہ بنی بکر بن عبد مناۃ نے خزاعہ پر تعدی کی یہ لوگ ایک چشمہ پر رہتے تہے جو اسفل مکہ مین تہا اور جسکا نام وتیر تہا اور صلح حدیبیہ کے رو سے خزاعہ رسول اللہ صلعم کے ماتحتون مین اور بکر قریش کے ماتحتون مین داخل تہے اس جہگڑے کا اصل سبب یہ تہا۔ کہ ایک شخص بنی الحضرمی مین سے جس کا نام مالک بن عباد تہا اور اسود بن رزن الدئلی البکری کا حلیف تہا ایام جاہلیت کے زمانہ مین تجارت کے واسطے نکلا۔ جب وہ خزاعہ کے علاقہ مین پہونچا۔ تو اونہون نے اوسے قتل کر کے اوس کا مال و اسباب چہین لیا۔ اس پر بنی بکر نے خزاعہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر مار ڈالا۔ اس کے بعد خزاعہ بنی الاسود بن رزن پر چڑہ دوڑے۔ اور اوسکے تینون بیٹون سلمی کلثوم اور ذویب کو عرفہ مین پکڑ کر مار ڈالا۔ یہ لوگ بنی بکر کے اشراف مین سے تہے۔ اسی زمانہ مین اسلام کا چرچا پہیلا۔ اور خزاعہ اور بکر ہی نہین بلکہ تمام لوگ اوسکے معاملون مین مشغول ہو گئے۔

پہر جب حدیبیہ کی صلح ہوئی۔ اور خزاعہ نبی صلعم کے عہد مین اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہو گئے۔ تو بکر نے اس صلح کو بہت غنیمت سمجہا۔ اور ارادہ کیا۔ کہ خزاعہ نے جو

بنی الاسود کو قتل کر دیا ہے اوسکا بدلہ چپکے سے لے لین گے ۔

۹۲ بکر کا اور قریش کا عہد کے خلاف خزاعہ پر چہاپا مارنا ۔

پہر نوفل بن معاویہ الدئلی نے بنی بکر مین سے اپنے متبعین لئے ۔ اور خشیمہ وتیر پر جا کر خزاعہ پر چہاپا مارا ۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ خزاعہ کے کسی شخص نے بکر کے کسی شخص کو دیکہا تہا کہ وہ رسول اللہ صلعم کی ہجو پڑہ رہا ہے ۔ اس پر خزاعی نے اوسکے سر پر کچھہ مارا جس سے اوسکے سر مین زخم آگیا ۔ اور دونون فریق مین فساد اوٹہہ کہڑا ہوا ۔ بنی بکر اوٹہے اور خزاعہ پر وتیر مین جا کر شبخون مارا ۔ اور قریش نے سلاح اور جانورون سے خزاعہ کے برخلاف بنی بکر کی اعانت کی اور کچھہ قریش کے لوگ چپ کر لڑنے کو بہی گئے ۔ جن مین صفوان بن امیہ عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو بہی تہے ۔

اس واسطے خزاعہ حرم کی طرف چلدیے ۔ اور اونکے کتنے ہی آدمی مارے گئے ۔ پہر جب وہ حرم مین داخل ہو گئے تو بکر نے کہا نوفل اب تو ہم حرم مین داخل ہو گئے ۔ اپنے معبود کا تو کچھہ لحاظ کرنا چاہیئے ۔ اوس نے کہا ۔ کہ آج تو کوئی معبود نہین ہے ۔ بنی بکر تم اپنا بدلہ لے لو ۔ تم پر لوگ حرم مین زیادتی کرتے ہین ۔ تم اپنا بدلہ کیون نہین لیتے ۔

۹۳ عمرو بن سالم اور بدیل کا رسول اللہ کے پاس قریش کے برخلاف استعانت کے لئے آنا ۔

جب بکر اور قریش نے اپنا عہد توڑ دیا ۔ اور جو قول قرار اون کے اور نبی صلعم کے درمیان ہوئے تہے اون کا کچھہ خیال نہ رکہا ۔ تو عمرو بن سالم خزاعی کعبی اپنے وطن سے نکلا ۔ اور نبی صلعم کے پاس مدینہ مین آیا ۔ اور آپکے روبرو آکر کہنے لگا ؎

حلف ابینا و ابیہ الاتلدا		یا رب انی ناشد محمدا

یا رب مین محمد کو خدا کا واسطہ دیکر وہ حلف اور عہد و پیمان یاد دلاتا ہون جو ہمارے اور اون کے

پدر (بزرگوار) کے درمیان موروثی چلا آتا ہے۔

فوالدا کنا وکنت ولدا	ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا

اوس وقت جب یہ حلف ہوا تھا ہم تو باپ تھے اور اے محمدؐ تم بیٹے تھے۔ پھر اب ہم اسلام لے آئے۔ لیکن ہمنے اوس عہد سے دست کشی نہین کی ہے۔

فانصر رسول اللہ نصرا اعتدا	وادع عباد اللہ یاتوا مددا

رسول اللہ آپ ہماری نصرت نہایت مستعدی کے ساتھ کیجیے اور اللہ کے بندون کو بولائیے وہ مدد کے واسطے آپ پاس فوراً آئینگے۔

فیھم رسول اللہ قد تجردا	ابیض مثل البدر یسمو صعدا

اون عباد اللہ مین اللہ کا رسول ہے جو یکتا ہے۔ اور چودھوین رات کے چاند کی طرح جو بلند ہوتا جاتا ہے منور ہے۔

ان سیم خسفا وجھہ تربدا	فی فیلق کالبحر یجری مزبدا

اگر اوسکے معاملات مین ظلم وستم روا رکھا جاوے تو لوگون کی مجلس مین اوسکا چہرہ مارے غصے کے ایسا متغیر ہوجاتا ہے کہ جیسے سمندر جھاگ بھرا ہوا جوش مین بہتا ہو۔

ان قریشا اخلفوک الموعدا	ونقضوا میثاقک المؤکدا

اے محمدؐ قریش نے آپ کے عہد وپیمان کے خلاف کیا۔ اور جو میثاق اور قول قرار آپ سے بڑی تاکید کے ساتھ کئے تھے انہین بالکل توڑ دیا۔

وجعلوا لی فی کداء رصدا	وزعموا ان لست ادعو احدا

اور وہ لوگ کدا مین (جو مکہ کے پاس ایک پہاڑ ہے) میری تاک مین بیٹھے۔ اور سمجھے کہ مین کسی شخص کو اپنی مدد کیلیے پکارونگا نہین

وھم اذل واقل عددا	ھم بیتونا بالوتیر ھجدا

اور وہ بڑے ذلیل اور تعداد مین بھی بہت تھوڑے ہین - اور اونھون نے ہمین ایسا تنگ کیا کہ وتیر مین ہم رات بھر بیدار دعائین مانگتے رہے -

وَقَتَلُونَا رُكَّعًا وَسُجَّدًا

اور اوس وقت ہمین اکر قتل کیا - کہ ہم رکوع و سجود مین تھے -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا - عمرو بن سالم تجھے مدد دی جاسے گی - پہر رسول اللہ صلعم کو آسمان مین ایک عنان نظر آئی - اوسے دیکھکر رسول اللہ نے فرمایا - اِس ابر سے بنی نصر بن کعب کی امداد کی بارش برس رہی ہے -

عبدالمطلب اور خزاعہ کے درمیان قدیم زمانہ مین حلف ہوا تہا - اِس واسطے عمرو بن سالم نے کہا ہے حلف ابنیا وابیہ الاتلدا -

پہر اِس کے بعد بدیل بن ورقاء الخزاعی خزاعہ کے کچہہ آدمی لے کر نبی صلعم کے پاس آیا - اور اون سب نے آکر آپ کو پکارا اوس وقت آپ غسل کر رہے تہے - وہین سے آپ نے فرمایا یا لبیکم - اور پہر نکلکر آئے - اون لوگون نے آپ سے سارا حال بیان کیا - اور پہر یہ لوگ مکہ کو لوٹ گئے -

اِسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابوسفیان یہان آیا ہے - اور خوف کے سبب سے وہ تجدید عہد کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ مدت صلح مین کچہہ زیادتی کی جاسے -

پہر بدیل چلا گیا - اور راستہ مین عسفان کے مقام پر اوسے ابوسفیان ملا - جو نبی صلعم کے خوف سے مدینہ کو تجدید عہد کے واسطے جاتا تہا - ابوسفیان نے بدیل سے پوچہا کہ تو کہان سے آتا ہے - کہا خزاعہ کے پاس سے جو ساحل کی طرف اِسی وادی کے

بطن مین ہین کہا کیا تو محمد کے پاس نہین گیا۔ بدیل نے کہا نہین۔ ابوسفیان نے اپنے اصحاب سے کہا۔ کہ اوسکے ناقہ کی مینگنیان دیکھو۔ اگر مدینہ سے آیا ہوگا تو اوس نے خرما کی گھٹلیان کہلائی ہون گی۔ دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ اوس مین خرما کی گٹھلیان موجود ہین۔

۹۴ ابوسفیان کا تجدید عہد اور اضافہ مدت صلح کے لئے مدینہ آنا اور بے نیل مرام واپس ہو۔

پہر ابوسفیان روانہ ہوکر نبی صلعم کے پاس پہونچا۔ اور اول اپنی بیٹی ام حبیبہ نبی صلعم کی بی بی کے پاس گیا۔ وہان جب اوس نے چاہا کہ رسول اللہ کے فرش پر بیٹھے تو اونہون نے اوسے لپیٹ لیا۔ ابوسفیان نے کہا۔ کہ اس فرش کو بہتر سمجھکر تو نے اسکو لپیٹا لیا یا یہ فرش میرے لائق نہ سمجھکر اوسے تو نے طے کر لیا۔ بی بی ام حبیبہ نے کہا یہ رسول اللہ کا فرش ہے۔ اور تو نجس مشرک ہے۔ مین اس کو نہین پسند کرتی کہ تو اوس پر بیٹھے۔ ابوسفیان نے کہا۔ میرے پیچھے تیرا اخلاق بگڑ گیا بی بی ام حبیبہ نے کہا نہین میرا اخلاق تو نہین بگڑ گیا بلکہ مجھے اللہ تعالی نے اسلام کی ہدایت کی۔

پہر ابوسفیان وہان سے نکلکر نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپ سے بہت کچھہ گفتگو کی۔ مگر آپ نے کچھہ جواب اوسے نہ دیا۔ پہر ابوبکر کے پاس آیا۔ اور اون سے کہا۔ کہ رسول اللہ صلعم سے اس باب مین وہ سفارش کرین۔ اونہون نے کہا مین ایسی کچھہ نہین کہہ سکتا۔ پہر عمر کے پاس آیا اور اون سے بہی گفتگو کی۔ اونہون نے کہا ہان کیا مین تم لوگون کی سفارش رسول اللہ صلعم سے کرون گا۔ واللہ اگر مجھے چیونٹیون کا بہی لشکر مل جاسے تو مین اونہین لیکر تیرے اوپر جہاد کرون گا۔ پہر وہ نکلکر علی کے پاس آیا۔ اس وقت اونکے پاس بی بی فاطمہ اور حسن چہوٹے سے بچہ بہی تہے۔

اون سے بہی اس باب مین اوس نے گفتگو کی - اونہون نے بہی کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک بات کا ارادہ کر لیا ہے اوسکے برخلاف ہم اون سے کچہہ عرض نہین کر سکتے پہر اوس نے بی بی فاطمہ سے کہا - اے بنت محمدؐ آپ اپنے اس بچہ کو حکم دیجئے کہ یہ دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے لے - اور سید العرب کا فخر حاصل کرے - بی بی فاطمہ نے کہا میرے لڑکے کی اتنی عمر نہین ہے کہ وہ لوگون کو اپنے اجارہ مین لے سکے - اور کون شخص ایسا ہے جو رسول اللہ کے مقابلہ مین کسی کو اجارہ دے سکے - پہر ابو سفیان نے علی کی طرف التفات کیا - اور اون سے کہا کہ اب مجہے معلوم ہوا کہ بڑی سخت مصیبت آگئی ہے - مجہے کوئی اچہی نصیحت کیجیے - اونہون نے کہا تو کنانہ کا سید ہے - تجہے یہ مناسب ہے کہ تو اوٹہے اور دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے لے - اور اپنے گہر کو چلا جاے - (یعنی اس بات کا اعلان کر دے کہ میرے واسطے دونون فریق یکسان ہین - مین کسی کا طرفدار نہین - کسی فریق کا آدمی میرے پاس آئیگا مین اوسے امن دونگا اور آپسمین لڑنے نہ دونگا) یہ سُنکر ابو سفیان اُٹہا - اور مسجد نبوی مین گیا - اور وہان بآواز بلند کہا - مین نے سب لوگون کو اپنے اجارہ مین لے لیا -

پہر اپنے اونٹ پر سوار ہوا - اور مکہ کو چلدیا - اور جو کچہہ ماجرا یہان گزرا تہا اور جو کچہہ علی نے اوس سے کہا تہا وہ سب اون سے جا کر بیان کر دیا - وہ بولے - کہ واللہ علی نے تجہہ سے تمسخر کیا ہے - بہلا محمدؐ تیرے اجارہ کو کب قبول کرے گا -

۹۵ مکہ پر روانگی کیلیے رسول اللہ کی تیاری اور حاطب کا ایک خط مکہ والوکو بہیجنا اور اوسکا پکڑا جانا

پہر رسول اللہ صلعم نے ساز و سامان درست کیا اور لوگون کو مکہ چلنے اور سامان درست کرنے کے

لئے حکم دیا - اور یہ دعا مانگی - کہ اے اللہ تو اوس وقت تک کہ مین قریش کے ملک مین جا پہونچون میرے آنے کی کوئی خبر اونہین نہو نے دے -

لیکن ایک شخص حاطب بن بلتعہ تہا - اوسنے قریش کو ایک خط لکہا اور اوس مین رسول اللہ کے ارادہ سے اونہین خبر دی - اور اوسے مزنیہ کی ایک عورت کے ہاتہہ جسکا نام کنود تہا اور وہ بنی المطلب کی لونڈی تہی روانہ کیا اور اوس سے کہا - کہ تو اونہین جا کر یہ خبر سنا دے - اور خط بہی اوسے دیدیا -

پہر رسول اللہ صلعم نے علی اور زبیر کو جاسون کی تلاش کے لئے بہیجا - اور اونہون نے اوسے جا پکڑا - اور اوس سے خط چہین لیا - اور رسول اللہ صلعم کے پاس اوسے پکڑ کر لائے اور رسول اللہ صلعم نے حاطب کو بلایا - اور پوچہا کہ تو نے یہ نالائق حرکت کیون کی - حاطب نے کہا واللہ مین مومن ہون میرے ایمان مین تو کچہہ تبدل اور تغیر نہین ہوا - لیکن میری عورت بچے قریش کے پاس ہین - اور میرا وہان کوئی خاندان نہین ہے کہ میرے بچون کی کوئی حمایت کرے اس لئے مین نے اونپر یہ احسان کیا کہ اوسکے سبب سے میرے بچون کو وہ لوگ کچہہ ایذا نہ پہونچائین - حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجہے اجازت دیجیئے - کہ اس منافق کی گردن مار دون - اس نے نفاق کا کام کیا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا عمر وہ تو بدر کی لڑائی مین موجود تہا تمہین کسطرح معلوم ہوا کہ وہ منافق ہے یا مستوجب قتل ہے - شاید اللہ تعالی نے بدر والون پر عنایت کی نظر کی ہو - اور فرما دیا ہو - کہ جو چاہو کرو مین نے تمہین بخش دیا ہے (شاید کا لفظ اس لئے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کہین بدر والے اس قول سے مطمئن ہو کر ہر ایک گناہ کو مباح نہ سمجہہ لین - ورنہ رسول اللہ کو اس مضمون کی نسبت کچہہ شک نہ تہا) پہر یہ آیت

نازل ہوئی۔ یا ایُّها الّذین اٰمنوا لا تتّخذوا عدوّی وعدوّکم اولیاء تلقون الیهم بالمودّة وقد کفروا بما جاءکم من الحقّ ۚ یخرجون الرّسول وایّاکم ان تؤمنوا بالله ربّکم ۚ ان کنتم خرجتم جهادًا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرّون الیهم بالمودّة ۚ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ۚ ومن یفعله منکم فقد ضلّ سواء السّبیل ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداءً ویبسطوا الیکم ایدیهم والسنتهم بالسّوء وودّوا لو تکفرون ۚ لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم یوم القیامة یفصل بینکم ۚ

(ایمان والو اگر تم ہماری راہ مین جہاد کرنے اور ہماری رضامندی ڈہونڈہنے کی غرض سے اپنے وطن چہوڑ کر نکلے ہو تو ہمارے اور اپنے دشمنون کو دوست نہ بناؤ۔ کہ لگو اون کی طرف دوستی کے نامہ وپیغام دوڑانے۔ حال آنکہ تمہارے پاس جو خدا کی طرف سے دین حق آیا ہے وہ اوس سے انکار کر ہی چکے ہین۔ وہ تو صرف اتنی بات پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ ہی کو مانتے ہو۔ رسول کو اور تم کو گہرون سے نکال رہے ہین اور تم چپکے سے اون کی طرف دوستی کے نامہ و پیام دوڑا رہے ہو۔ اور جو کچہہ تم چہپا چہپا کر کرتے ہو وہ اور جو ظاہر طہور کرتے وہ ہم سب کو خوب جانتے ہین۔ اور جو تم مین سے ایسا کرے گا تو سمجہہ رکہو کہ وہ سیدہے راستہ سے بہٹک گیا یہ کافر اگر تم پر کبہی قابو پا جائین تو کہلم کہلا تمہارے دشمن ہو جائین اور ہاتہہ اور زبان دونون سے تمہارے ساتہہ برائی کرنے مین کوتاہی نہ کرین۔ اور اون کی اصلی تمنا تو یہ ہے کہ کاش تم بہی اونکی طرح کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تو تمہاری رشتہ داریان ہی تمہارے کچہہ کام آئینگی اور نہ تمہاری اولاد ہی کچہہ فائدہ دے گی اوس دن خدا تمہارے درمیان فیصلہ کر یگا)

۹۶ رسول اللہ کی مکہ کو روانگی اور عباس عیینہ اقرع اور مخرمہ اور ابوسفیان بن الحارث اور عبداللہ بن ابی امیہ کا رسول اللہ کے پاس آنا اور رسول اللہ کے ہمراہیون کی تعداد ۔

پھر رسول اللہ صلعم مکہ کو روانہ ہوے ۔ اور مدینہ پر ابو رہم کلثوم بن حصین الغفاری کو خلیفہ کر گئے آپ کا کوچ ۱۰ ۔ رمضان کو ہوا تھا اور ۲۰ ۔ رمضان کو مکہ فتح ہوگیا تھا ۔ اور راستہ مین رسول اللہ صلعم نے روزہ رکھا ۔ مگر جب عسفان اور امج کے درمیان پہونچے تو روزہ موقوف کر دئے ۔

اس وقت رسول اللہ صلعم کے ساتھہ تمام مہاجرین اور انصار تھے ۔ اور بنی سلیم کے سات سو آدمی اور مزینہ کے ایک ہزار آدمی تھے اور ہر قبیلہ کے کچھہ کچھہ آدمی بھی ہمراہ تھے ۔ عیینہ بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس بھی آپ سے آکر مل گئے تھے ۔ اور عباس بن عبدالمطلب بھی جحفہ کے مقام پر اور بعض کہتے ہین ذی الحلیفہ مین آپ سے ملے تھے ۔ وہ مکہ سے ہجرت کر کے آرہے تھے اس لئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ وہ بھی اسباب مدینہ کو بھیجدین اور مکہ کو میرے ساتھہ چلے چلین ۔ اور فرمایا کہ تم آخرالمہاجرین ہو اور مین آخرالانبیا ہون ۔

اور جب نقب العقاب مین پہونچے تو مخرمہ بن نوفل اور ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب اور عبداللہ ابن ابی امیہ رسول اللہ کے پاس آئے ۔ اور ابوسفیان اور عبداللہ نے رسول اللہ سے ملنے کی درخواست کی ۔ اور ام سلمہ نے آپ سے انکی سفارس کی ۔ اور کہا کہ ایک آپ کا ابن عم ہے اور دوسرا ابن عمہ ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ان دونون سے ملنے کی حاجت نہین ہے ۔ میرے ابن عم نے تو میرا ہتک عزت کیا ۔ اور میرا ابن عمہ تو وہ ہی ہے کہ جس نے مکہ مین میری نسبت کیسے کیسے کلمات کہے ہین ۔ ابوسفیان کے ساتھہ اوسکا ایک چھوٹا بیٹا بھی تھا جب اونھون نے

سُنا کہ رسول اللہ نے ایسا ایسا فرمایا ہے تو کہا اگر رسول اللہ مجھہ سے ملنا قبول نہ فرمائین گے تو مین اپنے اِس بیٹے کا ہاتہہ پکڑون گا اور جدہر کو مُنہ اُٹھے گا چلا جاونگا اور بہوک پیاس سے کہین بیابان مین مرمٹون گا۔ اِس سے رسول اللہ صلعم کو رحم آگیا۔ اور اونہین اپنے پاس بلالیا وہ دونون مسلمان ہوگئے۔

یہ بہی کہتے ہین۔ کہ علی نے ابوسفیان بن الحارث سے کہا تہا۔ کہ تو رسول اللہ کے سامنے سے آ۔ اور وہ بات کہو جو یوسف علیہ السلام سے اون کے بہائی نے کہی تہی۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ (اونہون نے کہا بخدا کچھہ شک نہین کہ تم کو اللہ نے ہم پر بڑی برتری دی اور بیشک ہم ہی قصوروار تہے) کیونکہ رسول اللہ یہ نہین پسند کرتے کہ اون سے کوئی شخص بہی قول وفعل مین بڑہ کر اچہا ہو۔ چنانچہ ابوسفیان نے ایسا ہی کیا۔ رسول اللہ نے اِسکے جواب مین فرمایا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ط (تم پر آج کوئی گناہ نہین۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے وہ سب سے بڑہ کر رحم والا ہے) اور اونہین اپنے نزدیک بلایا۔ پہر وہ دونون مسلمان ہوگئے۔ اور ابوسفیان نے اپنے اسلام کے وقت گزشتہ معاملات کے عذر مین یہ اشعار کہے ؎

لَعَمْرُكَ إِنِّي يَوْمَ أَحْمِلُ رَايَةً	لِتَغْلِبَ خَيْلُ اللَّاتِ خَيْلَ مُحَمَّدِ

قسم ہے مجھے تیری جان کی جس روز مین نے رایت اُٹھایا تہا کہ لات بت کا لشکر محمدؐ کے لشکر پر غالب آجائے

لَكَا لْمُدْلِجِ الْحَيْرَانِ أَظْلَمَ لَيْلُهُ	فَهٰذَا أَوَانِي حِيْنَ أُهْدٰى وَأَهْتَدِي

اوس روز مین ایسا تہا۔ کہ جیسے کوئی اندہیری رات مین جسپر رات کا اندہیرا خوب چہاگیا ہو حیران پریشان ہو۔ مگر اب میرا وہ وقت ہے کہ مین خود ہدایت یافتہ ہون اور دوسرون کو بہی ہدایت دیتا ہون۔

وھادٍ ھدٰانے غیر نفسی ونالنی		مع اللہ من طردتہ کل مطرد

میرے نفس کے سوا ایک اور ہادی نے مجھے ہدایت دی۔ اور اوس شخص نے جسے مین نے مطرود کر دیا

اور بالکل نکال دیا تھا مجھے اللہ تعالی سے ملا دیا۔

الابیات۔ اِس پر رسول اللہ صلعم نے اوسکے سینہ پر ایک ہاتھ مارا۔ اور فرمایا کہ کیا تو

نے مجھے بالکل نکال دیا تھا۔ یہہ بھی کہتے ہین کہ ابوسفیان نے حیا کے سبب سے رسول

اللہ صلعم کے سامنے سر نہین اُٹھایا۔ اور رسول اللہ صلعم مرالظہران مین آئے۔ آپ

کے ساتھہ دس ہزار سوار تھے۔ بنی غفار کے چار سو آدمی مزینہ کے ایک ہزار تین آدمی

بنی سلیم کے سات سو آدمی جہینہ کے ایک ہزار چار سو آدمی باقی قریش اور انصار اور اُنکے

حلفا اور عرب کے اور لوگ تھے۔ اور تمیم اور اسد اور قیس کے بھی آدمی تھے۔

> ۷۹ مرالظہران مین عباس کی وساطت سے ابوسفیان بن حرب اور حکیم اور بدیل کا رسول اللہ کے روبرو پیش ہوکر مسلمان ہونا۔

غرض جب رسول اللہ مرالظہران مین آکر فروکش ہوے۔ تو عباس بن عبد المطلب نے کہا کہ قریش کی ہلاکی کا وقت آپہونچا۔ اگر اونہون

نے رسول اللہ سے اپنے بلاد مین بغاوت کی اور آپ وہان زبردستی داخل ہو گئے

تو قریش ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوجاینگے اِس لئے وہ رسول اللہ کے خچر پر

سوار ہوے۔ اور کہتے ہین مین اِس غرض سے نکلا کہ کہین کوئی ہیزم کش یا کوئی

آدمی مکہ جانے والا مجھے مل جائے تو وہ رسول اللہ کا حال اون سے جاکر کہدے

تاکہ وہ رسول اللہ کے پاس آئین اور اون سے امن مانگ لین وہ کہتے ہین کہ

مین اِس لئے اراک کے مقام پر ادہر اُدہر گھومنے لگا۔ دیکھتا کیا ہون کہ ابوسفیان اور

حکیم بن خزام اور بدیل بن ورقا کی آواز میرے کان مین آرہی ہے۔ جو خبرون کی تلاش مین

مکہ سے باہر آئے ہوئے تھے - ابوسفیان کہہ رہا ہے کہ مین نے تو کبھی اس سے زیادہ کثرت سے الاؤ جلتے ہوئے نہین دیکھے - بدیل نے کہا یہ خزاعہ کے الاؤ ہون گے ابوسفیان نے کہا خزاعہ کی یہ ہستی کہان ہے کہ اس قدر کثرت سے اونکے الاؤ ہون -

عباس کہتے ہین - مین نے کہا ابوحنظلہ یعنی ابوسفیان جو اس کنیت سے بولا جاتا تھا - ابوسفیان نے کہا ابوالفضل مین نے کہا ہان ابوسفیان نے کہا لبیک فداک ابی وامی (میرے مان باپ تم پر قربان) کیا خبر ہے - مین نے کہا یہ رسول اللہ ہین - اور اون کے ساتھہ مسلمان ہین وہ دس ہزار آدمیون سے آئے ہین -

ابوسفیان نے مجھہ سے کہا کہ میرے لئے بتاؤ کہ مین کیا کرون - مین نے کہا میرے ساتھہ سوار ہو - مین تیرے لئے رسول اللہ سے امن مانگ لون گا - اگر امن نہ مانگی اور تو اونکے ہاتھہ آگیا تو وہ تیری گردن اڑا دین گے -

ابوسفیان کہتا ہے کہ پھر عباس نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا - اور رسول اللہ کی طرف کو جلدی جلدی روانہ ہوئے - وہ جب کہین سے گزرتے تو مسلمان کہتے کہ رسول اللہ کا چچا ہے اور رسول اللہ کے خچر پر سوار ہے - اسی مین ہم عمر بن الخطاب کے الاؤ پر گزرے اونھون نے (جانا کہ عباس نے ابوسفیان کو گرفتار کیا ہے) اس لئے کہا ابوسفیان الحمدللہ کہ تو بلاشرط اور بغیر قول و قرار کے ہمارے قبضہ مین آگیا - اور پھر نبی صلعم کے پاس کو جھپٹے -

عباس کہتے ہین کہ مین نے خچر کو دوڑایا - اور عمر و سے آگے نکل گیا - پھر عمر رسول اللہ کے پاس پہونچے - اور آپ کو ابوسفیان کی اطلاع دیکر عرض کیا کہ مجھے اوسکی گردن مارنے کی اجازت دیجیے - مین نے کہا یا رسول اللہ مین نے اوسے پناہ دی ہے -

پہر (عمر نے رسول اللہ سے کچھہ آہستہ کہنا چاہا- تو) مین نے رسول اللہ کا سر پکڑ لیا
اور عرض کیا (کہ یہ سرگوشی کا موقع نہین ہے) اوسے میرے سوا کوئی نہین بچائے گا-
جب عمر نے بہت کچھہ کہا- تو مین نے کہا عمر ذرا ٹھہرو یہ باتین تم اس واسطے کرتے ہو کہ
وہ بنی عبد مناف سے ہے- اگر بنی عدی سے ہوتا تو تم یہ باتین نہین کرتے- عمر نے
کہا تم چپ رہو واللہ جس روز مین مسلمان ہوا تہا اوس روز تمہارا اسلام مجہے اپنے باپ خطاب
کے اسلام سے زیادہ پیارا تہا-

لیکن رسول اللہ نے فرمایا- کہ ہمنے اوسے صبح تک کی امن دی- صبح اوسے
میرے پاس لاؤ- عباس کہتے ہین کہ مین اوسے اپنے گھر لے آیا- اور دوسرے
روز اوسے رسول اللہ پاس لے گیا- جب رسول اللہ نے اوسے دیکہا تو فرمایا ابو سفیان
کیا ابہی وقت نہین آیا- کہ تو لا الہ الا اللہ کو جان جائے- کہا بابی انت و امی یا رسول اللہ
اگر اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو معاملہ اس طرح نہوتا جیسا اب ہو رہا ہے- پہر آپ
نے فرمایا کیا اسکا وقت ابہی نہین کہ تو میری رسالت کا اقرار کرے کہا بابی انت و امی
ہان یہ ایک ایسی بات ہے کہ جو دل مین کہٹکتی ہے- عباس کہتے ہین مین نے اوس
سے کہا- دیکہہ حق کی شہادت ادا کر نہین تو تیری گردن ماری جائے گی- اس لئے اوس
نے کلمہ شہادت پڑہا اور مسلمان ہو گیا- اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بہی اوس کے
ساتہہ مسلمان ہو گئے (حقیقت مین اسوقت نہ صرف ابو سفیان کا بلکہ عباس کا بہی اسلام
جبر اً قہر اً تہا مگر آگے چلکر انکے اسلام نے ان کے دل مین جگہہ کر لی- اور سچے مسلمان ہو گئے)

۹۸ رسول اللہ صلعم کا ابو سفیان کو اپنی تمام سپاہ دکہانا-

پہر رسول اللہ صلعم نے عباس سے کہا جاؤ ابو سفیان کو ایک ایسے پہاڑ کی نوک کے پاس کہڑا کرو-

جہان تنگ گہاٹی ہو۔ اور او سکے پاس ہوکر یہ خدا لشکر سامنے سے گزرے۔

عباس کہتے ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ (چونکہ ابوسفیان قریش کا پادشاہ ہے اور اس لئے قدیمی حیثیت سے تمام عرب کا سرآوردہ ہے) وہ فخر کو بہت دوست کہتا ہے۔ کوئی بات ابوسفیان کے لئے ایسی ہونا چاہیئے جس سے اوسے اپنی قوم مین دوسرون سے فخر و امتیاز حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گہر مین داخل ہوگا اوسے امن دی جائے گی۔ اور جو شخص حکیم بن حزام کے گہر مین چلا جائے گا اوس کو بہی امن ملے گی۔ اور جو بیت اللہ مین جائے گا یا گہر کا دروازہ بند کر لے گا وہ بہی امن مین ہوگا۔ عباس کہتے ہین پہر مین ابوسفیان کو لیکر نکلا۔ اور پہاڑ کے کنارہ پر آکر اوسے روک لیا۔ جہان سے ہوکر رسول اللہ کی فوج کے تمام قبائل کا گزر ہوا۔ جب کوئی نئی فوج کا پرا آتا تو وہ پوچہتا یہ کون ہے مین کہتا یہ اسلم ہین۔ وہ کہتا کہ مجہے اسلم سے کیا مطلب۔ پہر جب کوئی دوسرا گروہ آتا تو مین کہتا یہ جہینہ ہین۔ وہ کہتا مجہے جہینہ سے کیا مطلب۔ غرض جب رسول اللہ صلعم اپنے خاص لشکر مہاجرین و انصار کو لیکر گزرے جن کے مردم چشم کے سوا اور بدن تمام زرہون مین چہپا ہوا تہا۔ تو اوس نے پوچہا یہ کون ہین مین نے کہا یہ رسول اللہ صلعم ہین اور اون کے ساتہ مہاجرین اور انصار ہین۔ ابوسفیان نے کہا تیرا بہتیجا تو بڑا بادشاہ ہوگیا۔ مین نے کہا بہلے مانس یہ بادشاہی نہین بلکہ نبوت ہے کہا ہان بے شک نبوت ہے۔ (ابہی تک عباس کے دل مین وہ ہی جاہلیت کا خیال تہا کہ دنیاوی جاہ و جلال کو نبوت سمجہتے تہے حالانکہ اس لشکر کے سبب نبوت نہ تہی بلکہ نبوت جو تہی وہ قرآن مین تہی۔)

۹۹ ابوسفیان کا آگے جانا اور رسول اللہ کا حکم قریش کو سنانا

عباس کہتے ہین۔ کہ پہر مین نے ابوسفیان سے

کہا - جا جلد اپنی قوم سے جا کر مل جا - اور اونہیں ڈراوے - کہ کہین کوئی کچھہ فساد نہ کرے ابوسفیان فوراً چلدیا اور مکہ آیا - حکیم بن حزام بہی اوسکے ساتھہ تہا - پہر ابوسفیان بیت اللہ مین آیا - اور باواز بلند کہا - اے قریش - یہ محمد آرہا ہے - اور اوسکے ساتھہ ایک ایسا زبردست لشکر ہے کہ ہم اوس کا مقابلہ نہین کرسکتے - اونہون نے پوچہا تو تو جو اوسکے پاس گیا تہا اوس نے تجھہ سے کیا کہا - کہا مجھہ سے یہ عہد کرلیا ہے - کہ جو شخص میرے گہر مین آئے گا اوس کو امن ملے گی - اور جو شخص مسجد بیت اللہ مین داخل ہوگا اوسے بہی امن دی جاوے گی اور جو شخص اپنے گہر کا دروازہ بند کرلے گا اوسے بہی امن ہے پہر کہا - اے قریش کے لوگو مسلمان ہوجاؤ تاکہ تم (دنیا و آخرت مین) سلامت رہو اس مین اوسکی بی بی ہند آئی - اور اوسکی ڈاڑہی پکڑ کر کہنے لگی - اے آل غالب اس احمق شیخ کو قتل کرڈالو - یہ کیا بکتا ہے - ابوسفیان نے کہا - میری ڈاڑہی چہوڑ - مین قسم کہا کر کہتا ہون اگر تو مسلمان نہ ہوئی تو تیری گردن ماری جاوے گی - جا اپنے گہر مین بیٹہہ - اس واسطے وہ اوسے چہوڑ کر چلی گئی -

خالد بن الولید کا مشرکون کو ہٹانا اور رسول اللہ کا مکہ مین داخل ہونا اور مشرک عورتون کا آگے آنا -

پہر رسول اللہ نے ابوسفیان اور حکیم کے پیچہے زبیر کو فوج دیکر روانہ کیا کہ وہ مکہ مین مغرب کی طرف سے داخل ہون - اور سعد بن عبادہ سے کہا کہ وہ بہی کچھہ آدمیون کے ساتھہ کُدی (سخت زمین) کی جانب سے مکہ مین گہسین جب سعد کو رسول اللہ نے بہیجا - تو اونہون نے کہا - آج کا دن قتل و خونریزی کا دن ہے آج کعبہ مین قتل کرنا جائز ہے یہ بات مہاجرین مین سے کسی شخص نے سنی - اور آکر رسول اللہ کو اسکی خبر دی - آپ نے (قیس بن سعد سے کہا - کہ تو جا کر سعد سے رایت

رلے - مگر بعض کہتے ہین کہ آپ نے علی بن ابی طالب سے کہا تم جاؤ اور اون سے
رایت لے لو - اور تم اوس سے لیکر مکہ مین داخل ہو *
اور نیز رسول اللہ نے خالد بن الولید کو حکم دیا - کہ وہ بھی کچھہ آدمیون کو لیکر مکہ کے
اسفل طرف سے لیطرسے مکہ مین جائین خالد کے ساتھہ اس وقت اسلم اور غفار اور مزنیہ
جہینہ اور اور عرب کے چند قبائل تھے - یہ پہلا ہی دن ہے کہ رسول اللہ نے خالد بن
الولید کو امیر لشکر بنایا ہے -
پہر جب رسول اللہ ذی طوی مقام مین پہونچے - تو وہان اپنی سواری کو کہڑا کیا -
اس وقت رسول اللہ سرخ یمانی چادر کی ایک دہجی سر سے باندہے ہوے تھے
اور چونکہ اللہ تعالی نے اس فتح سے آپ کو معزز فرمایا تہا اپنے اللہ تعالی کے روبرو
اپنا سر جہکایا - کہ آپ کی ریش مبارک کے نیچے کا حصہ کجاوہ کے وسط کو لگ گیا -
پہر آپ آگے بڑہے - اور اذاخر کی وادی سے مکہ کے اوپر لی طرف کو چلے - وہان آپ
کا قبہ نصب کیا گیا -
عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو نے کچہہ لوگ خندمہ مین جمع
کیے تہے - کہ مسلمانون سے لڑین اور اون کے ساتہہ احابیش اور بنی بکر اور بنی الحارث
بن عبد مناۃ بہی شریک تہے - خالد بن الولید نے اونہین جا لیا - اور اون سے لڑائی
ہوئی - مسلمانون سے جابر بن جبیل الفہری اور حبیش بن خالد جو اشعری کعبی تہا اور سلمہ
بن المیلا تین آدمی شہید ہوے اور مشرکین مین سے تیرہ آدمی مارے گئے - پہر
مشرکین بہاگ گئے -
عکرمہ کے ساتہہ حماس بن قیس بہی تہا - اور گہر سے چلتے وقت اپنی بی بی سے

کہ آیا تہا کہ محمد کے اصحاب مین سے کسی کو پکڑ کر تیری خدمت کے لئے لاتا ہون
جب شکست کہا کر گہر پہونچا - تو اوس کی عورت نے از راہ تمسخر اوس سے کہا - خادم
کہان ہے - تو اوس نے کہا

انک لو شاہدت یوم الخندمہ	اذ فر صفوان و فر عکرمہ

اگر تو خندمہ کی لڑائی مین خود موجود ہوتی - جب کہ صفوان بہاگ گیا - اور عکرمہ بہی میدان سے چلدیا -

وابو یزید قائم کالموتمہ	واستقبلتہم بالسیوف المسلمہ

اور ابو یزید ایسے کہڑا تہا جیسے کوئی بیوہ کہڑی ہو - اور اون کی طرف مسلمان تلوارین لئے چلے آرہے تہے

یقطعن کل ساعد وجمجمہ	ضرباً فلا تسمع الا غمغمہ

اور ہر کسی کے ساعد اور کہوپڑیان کاٹتے جاتے تہے - اور ایسی ضربین مارتے تہے - کہ تجہے
بجز اون کی ہوہا کے اور کچہہ سنائی بہی نہ دیتا -

لہم نہیت خلفنا وھمھمہ	لم تنطقی فی اللوم ادنی کلمہ

اور ہمارے پیچہے اون کے چنگہارنے اور گونجنے کی آوازین آرہی تہین - تو اوسوقت منہ سے تو ملامت
کا ایک ادنی کلمہ بہی نہین نکالتے -

ابو یزید سے مراد سہیل بن عمرو سے ہے - رسول اللہ صلعم نے اپنے امراکو یہ حکم
دیدیا تہا - کہ جو شخص اون سے لڑے اوسکے سوا وہ کسی کو نہ مارین -

جب مشرک بہاگ گئے اور مسلمانون نے مکہ مین داخل ہونے کا ارادہ کیا تو مشرک
عورتین نکلین - اور گہوڑون کے منہون پر شراب کے چہینٹے مارنے لگین - اور اپنے
بال (ماتمیون کے طور پر) بکہیر لئے - جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال دیکہا تو تبسم فرما کر
ابو بکر سے جو آپ کے برابر برابر چل رہے تہے فرمایا کہ دیکہو یہ کیا کیفیت ہے -

حسان نے اوس وقت یہ شعر پڑہا۔

تظل جیادنا متمطرات	یلطمهن بالخمر النساء

ہمارے تیز رفتار گھوڑے پانی ہی پانی ہو گئے ہین۔ کہ جن پر عورتین شراب کے چھینٹے مارتی تہین

۱۰۱ رسول اللہ کا آٹھ مرد اور چار عورتون کے قتل کا حکم دینا اور عکرمہ بن ابی جہل کا اسلام

رسول اللہ نے آٹھ مردون اور چار عورتون کے قتل کا حکم دیا تہا مردون مین سے ایک تو عکرمہ بن ابی جہل تہا۔ جو رسول کی عداوت مین اپنے باپ کے مشابہ تہا۔ اور آپ کی لڑائی پر اوسی طرح مال خرچ کیا کرتا تہا۔ جب رسول اللہ نے مکہ فتح کر لیا تو اوسے اپنی جان کا خوف ہو گیا۔ اِس لئے وہ یمن کو بہاگ گیا۔ لیکن اوسکی بی بی ام حکیم بنت الحارث بن ہشام مسلمان ہو گئی۔ اور رسول اللہ سے عکرمہ کے واسطے امن حاصل کر لی۔ اور اپنے شوہر کی تلاش مین نکلی۔

اِس وقت ام حکیم کے ساتہہ اوس کا ایک رومی غلام بہی تہا۔ اوس نے سفر مین اوسے تنہا دیکہہ کر کچہہ اور ہی مدعا پیش کر دیا۔ مگر ام حکیم نے اوس سے انکار نہ کیا اور اوسے لالچ مین رکہا۔ اور اِسی طرح سے عرب کے ایک حی کے پاس پہونچ گئے۔ اور اون سے اوس رومی غلام کے مقابلہ مین استعانت کی اونہون نے اوسے پکڑ کر باندہ لیا۔

پہر عکرمہ اوسے سمندر کے کنارہ پر کہین مل گیا۔ جو جہاز مین سوار ہوتے کو تہی تہا۔ اور اوس سے کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے آرہی ہون۔ جو اوصل الناس اور احلم و اکرم بنی آدم ہے۔ اور اوس نے تجہے امن دیدی ہے۔ اِس لئے وہ لوٹا۔ ام حکیم نے اوسے رومی غلام کی بدمعاشی کا حال بہی سنایا۔ اور عکرمہ نے اوسے مسلمان ہونے سے قبل ہی مار ڈالا۔

پہر جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - تو آپ سے وہ خوش ہوا - اور مسلمان ہوگیا اور رسول اللہ صلعم سے التجا کی کہ اوسکے لئے وہ اللہ تعالی سے مغفرت چاہین - رسول اللہ نے اوسکی عرض کو قبول کیا - اور پروردگار سے اوس کی مغفرت کی دعا مانگی -

۱۰۲ صفوان بن امیہ کا بہاگنا اور عمیر کی سفارش سے قصور کی معافی پر آکر مسلمان ہونا -

انہین لوگون مین جن کو آپ نے قتل کا حکم دیا تہا تہا ایک صفوان بن امیہ بن خلف بہی تہا جو رسول اللہ صلعم کے نہایت ہی برخلاف تہا وہ بہی اس وقت خوف سے جدہ کو بہاگ گیا تہا - مگر عمیر بن وہب الجمحی نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میری قوم کا سید ہے اور آپ سے ڈر کر بہاگ گیا ہے - آپ نے اوسے بہی امن دیدی - اور فرمایا کہ اوسے امن دی گئی - اور جو عمامہ آپ باندہے ہوے مکہ مین داخل ہوے تہے وہ بہی آپ نے (نشانی کے طور پر) عمیر کو دیا - کہ صفوان کو اپنی امن حاصل ہوجانے کا یقین ہوجاے -

پہر عمیر وہ عمامہ لیکر نکلا - اور اوسے جا کر جدہ مین پکڑا - اور اوس سے کہا کہ تجہے امن دی گئی - اور کہا رسول اللہ بنی آدم مین سب سے زیادہ احلم واوصل ہین - اور وہ تیرے ابن عم ہین - اونکی عزت تیری عزت اور اون کا شرف تیرا شرف ہے - صفوان نے کہا مجہے اون سے اپنی جان کا خوف ہے - کہا کچہہ خوف نہ کر رسول اللہ کا مزاج اس سے کہین زیادہ حلیم ہے -

پہر صفوان لوٹ آیا - اور رسول اللہ کے پاس آکر عرض کیا - کہ یہ شخص کہتا ہے کہ آپ نے مجہے امن دی ہے فرمایا کہ وہ سچ کہتا ہے - صفوان نے کہا مجہے دو مہینے کی مہلت دیجیے - کہ مین اس مین اپنے اسلام لانے کی نسبت سوچ لون - آپ نے

فرمایا دو مہینے نہین بلکہ چار مہینے کی تجھے مہلت ہے۔ چنانچہ وہ کفر کی حالت مین ہی
آپ کے ساتھ رہا۔ اور حنین اور طائف کے واقعات مین موجود تھا پھر مسلمان ہوگیا
اور اچھا مسلمان رہا۔ یہ اُس وقت مرا ہے جس وقت واقعہ جمل کے لیے لوگ بصرہ
کی طرف جا رہے تھے۔

۱۷۰ عثمان کی سفارش سے عبداللہ بن سعد کو رسول اللہ کا امن دینا اور رسول اللہ کا اشارہ سے پرہیز

انھین لوگون مین سے جن کے قتل کا حکم ہوا
تھا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بھی تھا۔
جو بنی عامر بن لوی مین سے تھا۔ وہ پہلے
مسلمان ہوگیا تھا اور رسول اللہ کے پاس جو وحی آیا کرتی اوسے لکھا کرتا تھا۔ اور جب
لکھتا تھا تو عزیز حکیم کے بجاے علیم حکیم وغیرہ مشابہ الفاظ لکھدیا کرتا تھا۔ پھر مرتد ہوگیا۔
اور قریش سے جا کر کہا۔ کہ مین جس طرح چاہتا تھا محمد کے قرآن مین تصرف کرڈالا کرتا تھا۔
تمھارا دین اوسکے دین سے بہتر ہے۔

جب مکہ فتح ہوگیا تو اوس روز وہ بھاگ کر عثمان بن عفان کے پاس آیا۔ اون کا رضاعی
بھائی تھا۔ عثمان نے اوسے اوس وقت تک چھپاے رکھا کہ امن چین نہ ہوگیا
پھر اوسے رسول اللہ کے پاس لائے۔ اور امن کی درخواست کی۔ رسول اللہ صلعم
بڑی دیر تک خاموش رہے۔ پھر اوسے امن دیدی۔ اور وہ مسلمان ہوگیا۔ پھر جب وہ
لوٹ گیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ مین اس لیے چپ
ہوگیا تھا کہ تم مین سے کوئی اُٹھکر اوسے مار ڈالے۔ لوگون نے کہا تو آپ نے یہ اشارہ
کیون نہ فرمایا آپنے فرمایا کہ نبیون کا یہ کام نہین ہے کہ اشارون سے کسی کو قتل کرائین۔ انبیا کی نگاہ
خائن نہین ہوا کرتی ہے

۱۰۴ عبد اللہ بن خطل اور حویرث اور مقیس کا قتل۔

انہین مین ایک عبد اللہ بن خطل تھا۔ یہ بھی پہلے مسلمان ہوگیا تھا۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوسے صدقہ لینے کو بھیجا تھا۔ اور اوسکے ساتھ ایک انصاری اور ایک رومی غلام بھی تھا جو مسلمان ہوگیا تھا۔ رومی اوس کا کھانا پکاتا اور اوسکی خدمت کرتا تھا۔ ایک روز اتفاقاً وہ کھانا پکانا بھول گیا اس پر عبد اللہ نے اوسے مار ڈالا۔ اور مرتد ہوگیا اِس عبد اللہ کے پاس دو لونڈیان تھین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو مین گیت گایا کرتی تھین اوسے سعید بن حریث المخزومی نے جو عمرو بن حریث کا بھائی تھا اور ابو برزۃ الاسلمی نے مار ڈالا۔

انہین مین ایک شخص حویرث بن نقید بن وہب بن عبد بن قصی بھی تھا۔ جو کہ مین رسول اللہ صلعم کو ایذا دیا کرتا اور ہجو کیا کرتا تھا اور آپ کی شان مین ہجو آمیز شعر کہا کرتا تھا مکہ کی فتح کے وقت یہ بھی گھر سے بھاگ گیا۔ لیکن کہین علی بن ابی طالب کو مل گیا اونہون نے اوس کا کام تمام کردیا۔

انہین مین مقیس بن صبابہ بھی تھا۔ اسے آپ نے اس لئے قتل کا حکم دیا تھا۔ کہ اوس نے اوس انصاری کو قتل کردیا تھا جس نے اوس کے بھائی ہشام کو غلطی سے قتل کردیا تھا۔ اِس کے بعد یہ مقیس مرتد ہوگیا تھا۔ جب مکہ والے بھاگ گئے اور مکہ فتح ہوگیا تو یہ اور اور کچھ لوگ ایک مکان مین چھپ رہے اور وہان شراب پی۔ نمیلۃ بن عبد اللہ الکلبی کو کہین اسکی خبر ہوگئی۔ اوس نے آکر اوسکے ایک تلوار ماری اور اوسے بالکل قتل کر ڈالا۔

۱۰۵ ابن الزبعری کا قصور معاف کیا جانا

انہین مین ایک عبد اللہ بن الزبعری السہمی بھی تھا۔ جو رسول اللہ کی مکہ مین ہجو کیا کرتا اور آپ کی نسبت بُرے بُرے الفاظ کہا کرتا تھا

فتح مکہ کے روز یہ اور ہبیرہ بن ابی وہب المخزومی زوج ام ہانی بنت ابی طالب نجران کو بہاگ گئے - ان مین ہبیرہ تو وہین رہا - اور شرک کی ہی حالت مین مرگیا - مگر یہ ابن الزبعری رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آیا - اور اپنی گستاخیون کا عذر کیا - رسول اللہ نے اوس کا عذر قبول کرلیا پہر اوس نے مسلمان ہوکر یہ شعر کہے ؎

یا رسول الملیك ان لسانی		راتق ما فتقت اذ انا بور

اے مالک الملک کے رسول میری زبان اون باتون کو باندہا اور جوڑا کرتی تہی جسے آپ توڑا کرتے تہے - اوسوقت کہ مین بدذات اور شریر آدمی تہا - اور

اذ اباری الشیطان فی سنن الغی		ومن مال میله مثبور

جب کہ مین گمراہی اور ضلالت کی باتون مین شیطان کا مقابلہ کرتا تہا - اور جو شخص کہ اسطرح کا ہوجاے وہ تباہ وبرباد ہوجاتا ہے - مگر

آمن اللحم والعظام بربی		ثم نفسی الشهید انت النذیر

اب تو میرا گوشت اور ہڈیان بہی پروردگار پر ایمان لے آئین - اور میرا دل گواہی دیتا ہے - کہ آپ بیشک خداتعالیٰ کے عذاب سے مخلوق خدا کو ڈرانے والے ہین -

یہ اور بہی بہت شعر ہین جن مین اوس نے معذرت کی ہے -

۱۰۶ رسول اللہ کا وحشی قاتل حمزہ کو معاف کرنا -

ان مین سے آٹھوان شخص وحشی بن حرب حمزہ کا قاتل تہا - یہ بہی فتح مکہ کے روز طائف کو بہاگ گیا تہا - پہر جب اس کے گہر کے سب لوگ رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے تو یہ بہی اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله کہتا ہوا آیا - نبی صلعم نے پوچہا کیا وحشی ہے - کہا ہان - آپ نے فرمایا تو نے میرے چچا کو

کیسے قتل کیا تھا - وحشی نے آپ کے روبرو ساری کیفیت بیان کی - رسول اللہ رو پڑے - اور وحشی سے صرف اتنا ہی فرمایا - کہ تو میرے سامنے سے چلا جا - (اللہ اللہ یہی نبوت کی شان ہے ورنہ کون انسان ہے کہ جسکا پیارا چچا کسی کے ہاتھ سے مارا جائے اور وہ اپنے دشمن پر قبضہ حاصل کرکے اوسے معاف کرے) یہی وحشی ہے کہ جس کے سب سے اوّل شراب خواری کی وجہ سے درہ لگائے گئے ہیں - اور اسی نے سب سے اوّل شام میں جاکر زعفرانی مصقول کپڑے پہنے ہیں -

۱۰۷ حویطب بن عبد العزیٰ کا مسلمان ہونا

حویطب بن عبد العزیٰ بھی بھاگ گیا تھا - اوسے ابوذر نے کسی باغ کے احاطہ میں دیکھ پایا - اور رسول اللہ صلعم کو اوس کی آکر خبر دی - آپ نے فرمایا - کیا ہم نے بجز اون لوگون کے جن کے قتل کا حکم دیا گیا ہے اور تمام آدمیون کو امن نہین دیدی ہے - ابوذر نے اس بات کی جاکر حویطب کو خبر دی تب وہ نبی صلعم کے پاس آیا اور مسلمان ہو گیا -

کہتے ہین - کہ یہ حویطب ایک مرتبہ مروان بن الحکم کے پاس اوس وقت گیا تھا - کہ جب وہ مدینہ کا حاکم تھا - مروان نے اوس سے اثنائے گفتگو مین کہا - یا شیخ تو مسلمان بہت دیر مین ہوا (جس سے اسلام مین تجھے اپنے درجہ کے لائق عزت نہ ملی) حویطب نے کہا مین نے تو کئی مرتبہ مسلمان ہونے کا ارادہ کیا تھا - مگر تیرا باپ مجھے اوس سے روک لیا کرتا تھا - (اس کہانے سے مروان مین کچھ عیب نہین لگ سکتا - اوسوقت تو سب ہی اسلام کے برخلاف تھے)

۱۰۸ ہند بنت عتبہ کا اسلام اور اوسکو رسول اللہ کا معاف کرنا اور اوسکو برکت کی دعا دینا -

اب رہین وہ عورتین جن کی نسبت رسول اللہ نے قتل کا حکم دیا تھا اون مین سے ایک

تو ہند بنت عتبہ تھی۔ اسے رسول اللہ نے اوس حرکت کی وجہ سے قتل کا حکم دیا تھا۔ جو اوس نے حمزہ کے ساتھ کی تھی۔ اور یہ رسول اللہ کو مکہ مین ایذا بھی بہت دیا کرتی تھی یہ رسول اللہ کے پاس اور عورتون کے ساتھ چھپ کر آئی۔ اور یہ ظاہر کیا کہ مین ہند ہون۔ اور آکر مسلمان ہوگئی۔ اور اپنے گھر مین جو بت تھے وہ بھی سب توڑ ڈالے۔ اور کہا کہ تمہارے سبب سے ہمین بہت دھوکا ہوا۔ اور رسول اللہ صلعم کو دو بھیڑ کے بچے ہدیہ مین بھیجے۔ اور عذر کیا کہ میری بکریان بچے بہت کم دیتی ہین۔ رسول اللہ صلعم نے اوسکی بکریون کی نسبت برکت کی دعا دی۔ جس سے وہ بکثرت ہوگئین پھر ہند بکریات لوگون کو دیا کرتی اور کہا کرتی تھی کہ یہ رسول اللہ صلعم کی برکت سے ہے الحمد للہ جس نے ہمین اسلام کی ہدایت دی۔ اور مسلمان کیا

۱۰۶ سارہ اور قریبہ کا قتل اور چوتھی عورت کا اسلام۔

انہین مین دوسری سارہ تھی جو عمرو بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف کی مولاۃ تھی۔ جسے بعض کہتے ہین کہ یہی حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لیکر مکہ کو روانہ ہوئی تھی۔ یہ پہلے مسلمان ہوکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئی تھی رسول اللہ نے اوسے معاف کردیا اور رشتہ داری کا حق بھی ادا کیا تھا۔ مگر یہ مکہ کو لوٹ گئی اور وہان جاکر مرتد ہوگئی تھی۔ اس واسطے اسے قتل کا حکم دیا تھا۔ اوسے علی بن ابی طالب نے مار ڈالا۔

باقی دو عورتین عبد اللہ بن خطل کی دو لونڈیان تھین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو کے گیت گایا کرتی تھین۔ اسی لئے اونہین قتل کا حکم دیا تھا ایک تو اون مین سے جسکا نام قریبہ تھا قتل کردی گئی۔ مگر دوسری بھاگ گئی۔ اور بھیس بدل کر رسول اللہ کے پاس آئی اور مسلمان ہوگئی اور حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت تک زندہ رہی۔ مگر اون بے

گھوڑے کے پاؤن سے کہین اوسکے چوٹ لگ گئی اور اوس سے وہ مرگئی - لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت مین موجود تھی - اوسوقت غلطی سے کسی شخص نے اوس کی پسلی توڑ دی اوس سے وہ مرگئی - اور حضرت عثمان نے اوسکی دیت ادا کر دی -

۱۱۰ رسول اللہ کا جہالت کے رسوم وغیرہ کو باطل کرنا اور بتون کا توڑنا اور مکہ والون کا اطلاق -

غرض جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوے تو اوس وقت آپ کے فرق مبارک پر ایک سیاہ عمامہ تھا - آپ آکر خانہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑے ہوے - اور کہا کا الٰہ الا اللہ وحدہٗ اوسکا وعدہ سچ نکلا - اور اوس نے اپنے بندہ کی مدد کی - اور کفار کے سرگروہون کو ہزیمت دی -

دیکھو یاد رکھو جس نے اب سے پہلے کسی کا خون کیا ہو یا کوئی موروثی شرافت پر فخر کرتا ہو یا کسی کو کسی مال پر دعویٰ وغیرہ ہو وہ سب بیت اللہ کی سدانتہ (اور خدمت) اور حج کی سقایتہ (اور پانی پلانے) کے سوا مین نے باطل کر دیا - اوس کا کوئی نام نہ لیوے -

پھر فرمایا کہ اے قریش کے لوگو تم جانتے ہو کہ اب مین تمہارے ساتھ کیا کرون گا قریش بولے آپ ہمارے ساتھ بھلائی کرین گے - آپ ہمارے کریم بھائی اور کریم بھائی کے بیٹے ہین - فرمایا - اچھا جاؤ تم سب طُلقا اور آزاد ہو - اور سب کو معاف کر دیا - حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پورا قابو دیدیا تھا آپ اون کے ساتھ جو چاہتے وہ کر سکتے تھے اور وہ سب آپ کے قبضہ مین تھے - اسی واسطے مکہ والون کو اس کے بعد سے طُلقا کہنے لگے ہین -

پہر آپ نے مکہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور اندر گئے - اور اوس مین نماز پڑہی - وہان آپ نے انبیا کی تصویرین اور مورتین دیکہین - رسول اللہ نے حکم دیا اونہین مٹا دیا جائے پہر اون سب کو محو کر دیا گیا - کعبہ مین تین سو ساٹہہ صنم تہے - اور آپ کے ہاتہہ مین ایک چھڑی تہی - آپ اوس سے بتون کی طرف اشارہ کرتے - اور جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (اور اے پیغمبر لوگون سے کہدو کہ بس دین حق آیا اور دین باطل نیست و نابود ہوا - اور دین باطل تو نیست و نابود ہونے والا ہی تہا) پڑہتے تہے اور جس بت کی طرف اشارہ کرتے وہ آپکے سامنے آگر جاتا تہا لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ اشارہ سے نہین گرتا تہا بلکہ آپ نے حکم دیا تہا کہ اونہین گرا دیا جاوے اور اونہین توڑا اور گرا دیا گیا تہا - (اور یہی سچ ہے - اگر اشارہ سے بت گر سکتے تہے تو جب رسول اللہ پہلے مکہ مین تہے تب ہی کیون نہ گرا دیے)

۱۱۱ رسول اللہ کا مردون سے اور نیز عورتون سے حضرت عمر کے ہاتہہ پر بیعت لینا

رسول اللہ صلعم کوہ صفا پر جا بیٹہے - کہ لوگون سے بیعت لین - اور حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس نیچے کو بیٹہے - اور تمام آدمی اسلام کی بیعت کرنے کے واسطے وہان مجتمع ہوے - آپ لوگون سے بیعت لیتے تو فقط اتنا ہی کہلواتے تہے - کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی باتین سُنین گے اور اونکی اطاعت کرین گے - اور جہان تک ممکن ہوگا اوس مین کوتاہی نہ کرین گے - یہ بیعت فقط مردون کی تہی لیکن عورتون کی بیعت اس طرح نہین ہوئی - بلکہ جب مردون کی بیعت سے فارغ ہو گئے - تو آپ نے عورتون سے بیعت لی -

جب عورتین آپ سے بیعت کرنے کے لیے آئین تو اون مین قریش کی عورتین

بھی آئین - جن مین یہ عورتین بھی تھین ام ہانی بنت ابی طالب ام حبیبہ بنت العاص بن امیہ جو عمرو بن عبد وُدّ العامری کی بی بی تھی اروی بنت ابی العیص عمہ عتاب بن اُسید اور اوس کی بہن عاتکہ بنت ابی العیص جو مطلب بن ابی وداعۃ السھمی کی بی بی تھی اور اوس کی مان بنت عفان بن ابی العاص ہمشیرہ عثمان جو سعد حلیف بنی مخزوم کی بی بی تھی ہند بنت عتبہ جو ابوسفیان کی بی بی تھی بسیرہ بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام جو عکرمہ بن ابی جہل کی بی بی تھی ریطہ بنت الحجاج جو عمرو بن العاص کی بی بی تھی اور اور بھی بہت عورتین تھین - اون مین ہند اپنے آپ کو چھپاے ہوے تھی کہ اوس نے حمزہ کے ساتھ بُری حرکت کی تھی - اوسے خوف تھا کہ کہین حمزہ کا مواخذہ اوس سے نہ کیا جائے -

رسول اللہ نے ان عورتون سے فرمایا - کہ تم اس بات کی مجھ سے بیعت کرو - کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرین گے - ہند نے کہا کہ آپ تو ہم سے اون باتون کی بیعت لیتے ہین - جن کی آپ نے مردون سے نہین لی ہے - تاہم ہم اس کی آپ سے بیعت کرتے ہین - آپ نے فرمایا کہ چوری بھی نہ کیا کرو - ہند بولی - کہ کیا ابوسفیان کی کوئی تھوڑی بہت چیز مین اور مین نے لی ہو تو وہ بھی کیا چوری ہے - ابوسفیان بھی اوس وقت وہان موجود تھا - اوس نے کہا جو پہلے لے لی وہ معاف ہے رسول اللہ نے کہا کیا ہند ہے کہا ہان مین ہند ہون آپ مجھے معاف کیجیے اللہ تعالی آپ کو معاف کرے گا - پھر آپ نے فرمایا - کہ تم زنا بھی نہ کرو - بولی کہ کیا کہین حرہ عورتین بھی زنا کیا کرتی ہین - پھر آپ نے فرمایا - کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو - ہند بولی - کہ ہم نے تو اپنی اولاد کو بچپن سے پالی تھی - اور جب وہ بڑی ہوگئی تو آپ نے اونہین بدر کے روز

قتل کردیا - اب وہ جانین اور آپ جانین - اِس سے حضرت عمر ہنس پڑے - پہر آپ نے فرمایا - کہ تم کسی پر بہتان مت لگایا کرو - بولی کہ بہتان لگانا بہت ہی بڑی بات ہے آپ جو باتین ہم سے کہتے ہین وہ بہت ہی اچہی اور مکارم اخلاق سے ہین - پہر آپ نے فرمایا - کہ امر معروف مین میری نافرمانی نہ کرنا - ہند بولی کہ ہم اس مجلس مین آکر بیٹہین اور پہر بہی یہ ارادہ کرین کہ آپ سے نافرمانی کرین - یہ کیونکر ہوسکتا ہے - پہر رسول اللہ نے فرمایا کہ عمر ان سے بیعت لو - اور رسول اللہ نے اون کے لیے اللہ تعالٰی سے مغفرت کی دعا مانگی -

رسول اللہ کا یہ قاعدہ تہا کہ کسی عورت کو ہاتہ نہین لگاتے تہے - صرف اونہین عورتون کو چہوتے تہے جو اللہ تعالٰی نے آپ کے لیے حلال کی تہین - یا اون کی محرم ہوتی تہین -

۱۱۲ بلال کی اذان کے وقت کفار کی حسرت آمیز باتین -

پہر جب ظہر کا وقت آیا - تو آپ نے بلال کو حکم دیا کہ کعبہ پر جاکر اذان دین قریش اس وقت پہاڑون پر تہے اور اونکی حالت یہ ہورہی تہی کہ کوئی تو امان کے خواستگار تہے اور کوئی ایسے تہے کہ جنہین امن دیدی گئی تہی - جب بلال نے اذان دی اور کہا اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو جویریہ بنت ابی جہل نے کہا اللہ نے میرے باپ کے ساتہ بڑا اکرم کیا - جو اوسے بلال کے رینکنے کی آواز کعبہ پر نہ سننا پڑی - مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اوس نے کہا تہا اللہ تعالٰی نے محمد کا نام بڑا کردیا - ہم نماز تو بے شک پڑہین گے مگر جس نے ہمارے دوستون کو مارا اوس سے ہمین کچہہ محبت نہین ہے - (یہی کہنا قرین قیاس بہی معلوم ہوتا ہے) ایسے ہی خالد بن اسد عثمان بن اسد کے بہائی نے

کہا میرے باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بڑا کرم کیا جو آج وہ موجود نہین ہے۔ حارث بن ہشام نے کہا کیا اچھا ہوتا جو مین آج سے پہلے ہی مرجاتا۔ اور اسی طرح اور بھی بہت لوگون نے ناگوار باتین کہین۔

لیکن پھر یہ لوگ مسلمان ہوگئے۔ اور اون کا اسلام بہت اچھا رہا۔ رضی اللہ عنہم

خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر

۱۱۳ خالد کا غزوہ جذیمہ پر اور مسلمانون کو قتل کرنا اور رسول اللہ کا مقتولون کو دیت دینا اور خالد اور عبدالرحمن کی تکرار۔

اسی سنہ ہجری مین خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر ہوا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ کے بعد مکہ کے گرد و نواح پر چند سریہ بھیجے تھے اور یہ ہدایت کی تھی کہ لوگون کو اسلام کی دعوت کرین۔ یہ حکم نہین دیا تھا کہ کسی سے لڑین۔ انہین مین خالد بن الولید کو بھی بھیجا تھا اور صرف داعی کے طور پر بھیجا تھا۔ مقاتل کے طور پر نہین بھیجا تھا۔ یہ خالد جاکر چشمہ غمیصا پر اُترے جو جذیمہ بن عامر بن عبد مناۃ بن کنانہ کا ایک چشمہ تھا۔

جاہلیت کے زمانہ مین عوف بن عبد عوف عبدالرحمن بن عوف کا باپ اور فاکہ بن المغیرہ عم خالد یمن سے آتے تھے راستہ مین جذیمہ پر ہوکر اون کا گزر ہوا۔ جذیمہ نے اونہین مار ڈالا۔ اور جو کچھ مال و اسباب تھا وہ سب چھین لیا۔ جب خالد اس چشمہ پر پہونچے تو بنی جذیمہ نے ہتیار اُٹھائے (یہ لوگ مسلمان ہوگئے تھے اس لئے) خالد نے کہا ہتیار رکھ دو۔ کیونکہ سب لوگون نے اطاعت اختیار کرلی ہے لیکن جب اونہون نے ہتیار رکھدیئے۔ تو خالد نے حکم دیکر اون کی مشکین بندہوا دین

اور پہر تلوار سے اون کی خبر لی-

جب یہ خبر نبی صلعم کو پہونچی - تو آپ نے اپنے دونون ہاتہہ آسمان کی طرف اُٹھائی اور کہا اے اللہ جو حرکت خالد نے کی مین اوس سے بری ہون - پہر علی کو کچہہ مال دیکر جذیمہ کے پاس بہیجا - اور حکم دیا کہ جاکر اون کو راضی کرین - انہون نے جاکر اونکے مقتولون کی دیتین دین اور جو مال غارت ہوگیا تہا اوس کی بہی تلافی کی - یہانتک کہ کتون کے کہانے کے برتن بہی اون کے دلا دیئے - پہر جو مال حضرت علی کے پاس باقی بچ گیا - اگرچہ اونہون نے کہہ دیا تہا کہ اب ہمارے تمام مال اور خونون کا بدلا ہوگیا تاہم علی نے وہ باقی مال بہی اونہین کو دیدیا - پہر رسول اللہ کے پاس چلے آئے - اور آپ سے سب حال عرض کر دیا - آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت ہی اچہا کیا -

کہتے ہین کہ خالد نے اس قتل کی نسبت عذر بہی کیا تہا او کہا تہا کہ مجہہ سے عبد اللہ بن حذافۃ السہمی نے کہا تہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی حکم دیا ہے - اور عبد الرحمن بن عوف اور خالد سے اِس باب مین بہت کچہہ گفتگو ہوئی تہی - عبد الرحمن نے کہا خالد تم نے یہ کام اسلام کے زمانہ مین جاہلیت کے زمانہ کا سا کیا ہے - اونہون نے کہا نہین مین نے تمہارے باپ کا انتقام لیا ہے - عبد الرحمن نے کہا تم جہوٹ کہتے ہو - مین نے خود اپنے باپ کے قاتل کو قتل کر دیا ہے - لیکن یہ تم نے اپنے چچا فاکہ کا انتقام لیا ہے - اِس گفتگو مین اون مین فساد کی نوبت پہونچ گئی لیکن اسی مین اس حال کی خبر رسول اللہ کو ہوئی تو آپ نے خالد سے کہا میرے اصحاب سے تم کچہہ مت کہو - واللہ اگر کوہ اُحد سونا ہو جاے اور تم فی سبیل اللہ اوسے خرچ کر دو تو اون کے ایک فجر کے یا ایک شام کے ثواب کے برابر ثواب حاصل نہین کر سکتے -

(یہ روایت ابن الاثیر نے پوری نہین لکھی)

۱۴ ابن علقمۃ الکنانی اور حبیشہ کا عشق اور مسلمانون کے ہاتہہ سے ابن علقمہ کا مارا جانا۔

عبد اللہ بن ابی حدرد الاسلمی کہتا ہے۔ کہ مین بہی اوسوقت خالد کے لشکر مین تہا۔ کچہہ نوجوان عورتون کی سواریان اوپر کو لے جارہے تہے خالد نے کہا۔ کہ انہین چلکر پکڑو۔ عبد اللہ کہتا ہے کہ ہم اون کے پیچہے نکلے۔ اور چلکر اونہین جا لیا۔ جبہی ہم قریب پہونچے ہین کہ ایک نوجوان لڑکا راستہ مین آگیا اور جب ہم اوس کے پاس گئے تو ہم سے لڑنے اور یہ کہنے لگا ۵

ارخین اطراف الذیول وارتعن	مشی حییات کان لم تفزعن

اونہون نے دامنون کے کنارہ اوٹہائے اور ایسی چلنے پہرنے لگین کہ جیسے سپو لیے پہرتے ہون اور وہ بالکل گہبرائی ہی نہین ہین۔

ان تمنع الیوم النساء تمنعن
اگر آج عورتون کی حفاظت وحمایت کیجائیگی تو وہ محفوظ رہینگی

پہر ہم بہی اوس سے بہت دیر تک لڑے۔ اور اوسے قتل کر ڈالا۔ اور پہر آگے بڑہ کر سوارون تک پہونچ گئے۔ کہ اسی مین ایک اور لڑکا نکلا۔ جو بالکل پہلے ہی لڑکے کے شایہ تہا۔ وہ بہی ہم سے لڑنے اور کہنے لگا ۵

اقسم ما ان خادر ذولبدہ	یرزم بین اثلۃ ووہدہ

مین قسم کہا کر کہتا ہون۔ کہ کوئی بڑی ایال والا شیر بہی جو اثلہ اور وہدہ کے درمیان شکار کی تلاش مین پہرتا ہو

یفرس شبان الرجال وحدہ	باصدق الغداۃ منی نجدہ

اور تن تنہا جوان مردون کو پہاڑ ڈالتا ہو صبح ہی صبح مجہہ سے دلاوری اور فنون جنگ مین بڑہ کر نہین ہے

پہر ہم بہی اوس سے لڑے اور اوسے بہی مار ڈالا - اور جاکر سواریون کو پکڑ لیا - اور اون کو لے لیا -

وے کہتے کیا ہین کہ اون مین ہی ایک خوبصورت لڑکا ہے جس کے چہرہ پر بیمارون کی طرح زردی کے آثار دکہائی دیتے ہین - اوسے ہم نے رسی سے باندہ لیا - اور آگے کیا کہ مار ڈالین - اوس نے کہا اگر ذرا توقف کرو تو مین تمہین ایک بات بتاتا ہون - ہم نے کہا بتا کیا ہی - کہا یہان اِس وادی کے نیچے مجھے لے چلو وہان بہی عورتون کی کچھہ سواریان جارہی ہین - وہان تم مجھے مار ڈالنا - ہم نے کہا اچھا

پہر جب ہم اون عورتون کے پاس پہونچے - اور ایسے قریب ہوگئے کہ وہان تک آواز پہونچ سکے - تو اوس لڑکے نے چلا کر کہا کہ اَسلِمی حُبَیش - فَقَد فقِدَ العیش (حبیش تو تو سلامت رہ - اگرچہ ہمارا عیش جاتا رہا) یہ سنکر ایک گوری حسین لڑکی اوس کی طرف آئی اور کہا - وانت فاَسلِم علی کثرۃ الاعداءِ و شدّۃ البلاءِ (اور تو ہی سلامت رہ - اگرچہ دشمن کثرت سے ہین اور بلائین شدت سے نازل ہو رہی ہین) پہر اوس لڑکے نے کہا - سلام علیکِ دھرًا وان بَقِیتُ عصرًا (تجھہ پر سلام ہمیشہ ہمیشہ ہو - اگرچہ مین تہوڑے ہی عرصہ تک زندہ رہا) اوس لڑکی نے جواب دیا وانت سلام علیک عشرًا وشفعًا تُترٰی وثلاثًا وترا - پہر اوس جوان نے یہ شعر پڑہے ؎

وان یقتلونی یا جیش فلم یدع	ھوالیہ لھم منّی سوی غلّۃ الصدی

اسے جیش اگر وہ لوگ مجھے مار ڈالین گے تو کیا ہین گے - تیرے عشق نے تو میرے پاس بجز سوزش سینہ کے اون کے لئے اور کچھہ چھوڑا ہی نہین ہے -

فانتِ التی اَخلیت لحمی مزدمی	وعظمی واسبلت الدموع علی نحری

اور توہی ہے کہ جس نے میرے گوشت اور ہڈیون کو خون سے خالی کر دیا ہے۔ اور میرے سینہ پر آنسو بہائے ہین۔

اس پر اوس لڑکی نے یہ اشعار اوسے سنائے ہ

ونحن بکینا من فراقک مرۃ | واخری وواسیناک فی العسر والیسر

ہم تیرے فراق مین بار بار رویا کیے اور تنگی اور خوشحالی ہر صورت مین تیری غمخواری کی۔

وانت فلم تبعد فنعم فتی الھوی | جمیل العفاف والمودۃ فی ستر

اور تو بھی پیچھے نہین ہٹا۔ اور بہت ہی اچھا عشق باز جوان ہے۔ اور پارسائی اور دوستی مین چھپے مین (اور کھلے مین سے ہر طرح) نیک ہے

پھر اوس جوان نے یہ شعر اوس سے کہے ہ

رأیتک ان طالبتکم فوجدتکم | بحلیۃ او القیتکم بالخوانق

مین نے تجھے دیکھا ہے۔ کہ جب کبھی مین تمہین ڈھونڈھا اور تلاش کیا کرتا ہون تو مین تمہین حلیہ مین پاتا ہون یا کبھی کبھی خوانق مین پایا کرتا ہون (جو دونون مقامات کے نام ہین)

الم یک حقا ان ینول عاشق | تکلف ادلاج السری فی الودائق

کیا یہ بات حق نہین ہے۔ کہ کسی عاشق کو اوسکے رات کے وقت گرمی مین آنے اور ایسی ہی تکلیف کرنے کی مزدوری دیجائے۔

فلا ذنب لی قد قلت اذ نحن جیرۃ | اثیبی بود قبل احدی الصفائق

میرا تو کچھ گناہ نہین ہے۔ مین نے تو کہہ دیا تھا جب کہ تم ہم پڑوسی تھے۔ کہ وداد و دوستی کا بدلہ دیدے۔ قبل اس سے کہ جانبین مین سے کسی کی طرف سے صفقہ رخصت بجایا جائے۔

اثیبی بود قبل ان تشحط النوی | وینای امیر بالحبیب المفارق

مودت کا بدلہ دیدے قبل اس سے کہ فراق امیدون کو قطع کرے - اور حبیب مفارق کو کسی وجہ سے کہین دور کو بہیجا ہے -

پہر اونہون نے اوسکو آگے کیا اور گردن مار دی -

یہ شعر عبد اللہ بن علقمہ الکنانی کے ہین جو جذیمہ مین سے تہا - اور حبیشہ بنت حبیش الکنانی کی نسبت اوس نے کہے ہین یہ عبد اللہ ایک مرتبہ اپنی مان کے ساتہہ اپنے ایک ہمسایہ کے یہان گیا تہا اوس وقت یہ لڑکا حد بلوغ کے قریب پہونچ گیا تہا اوس پڑوسن کی ایک بیٹی حبیشہ بنت حبیش نام تہی - جب عبد اللہ نے اوسے دیکہا تو اوس پر فریفتہ ہو گیا اور اوسے حبیشہ کی لو لگ گئی - مان تو وہین پڑوسن کے ہی یہان رہی عبد اللہ اپنے گہر لوٹ آیا - پہر دو روز کے بعد اپنی مان کو وہان سے لینے گیا - دیکہتا کیا ہے کہ حبیشہ تو خوب زرق برق لباس پہنے ہوے ہے - اوسکے حی مین کوئی تقریب تہی اس لئے اوسنے بناؤ سنگہار کیا تہا - اس سے اور بہی عبد اللہ کو اوس کی رغبت ہوئی - مان اوس کے گہر کو آئی اور وہ بہی اوس کے ساتہہ آیا - اور یہ کہنے لگا -

اَصْوَبُ الْقَطْرِ اَحْسَنُ اَمْ حُبَیْشُ		وَمَا اَدْرِیْ بَلیٰ اِنِّیْ لَاَدْرِیْ

مین نہین جانتا تہا کہ مینہ کا برسنا جس سے دنیا سبز ہوتی ہے بہتر ہے یا حبیشہ - ہان ہان مین جانتا تو ہون -

وَمَا اِنْ عِنْدَنَا لِلصَّبِّ عَیْشُ		حُبَیْشَۃُ وَالَّذِیْ خَلَقَ الْبَرَایَا

قسم ہے اوسکی کہ جس نے مخلوق کو پیدا کیا حبیشہ بہتر ہے - اور اسی وجہ سے ہمارے نزدیک عشق کے ہوتے پہر عیش نہین ہو سکتا -

یہ اوس کی ماں نے سُنا تو اوس سے تغافل کیا - پہر عبد اللہ نے کسی ٹیلہ پر ایک ہرن دیکھی تو کہنے لگا -

یا اُمَّنَا خَبِّرِینِی غَیرَ کَاذِبَۃٍ	وَمَا یُرِیدُ سُؤُلُ الحَقِّ بِالکَذِبِ

اے امان جان مجہے بتا دے اور جہوٹ نہ بول - کیونکہ جو شخص حق بات کا سوال کرے اوس کا جہوٹ سے کچہہ مطلب نہین ہوتا ہے -

اَتِلکَ اَحسَنُ اَمْ ظَبْیٌ بِرَابِیَۃٍ	لَا بَل جُبَیشَۃُ فِی عَینِی وَفِی اَرَبِ

کہ یہ جبیشہ احسن ہے - یا وہ ہرن جو کسی بلند زمین مین ہو - نہین نہین یہ میری نظر مین اور نیز میری سمجہہ مین تو جبیشہ ہی بہتر ہے -

اس پر اوس کی ماں نے اوسے زجر کیا - اور کہنے لگی تو دیکہہ اور یہ باتین دیکہہ تیرے لئے تو مین نے تیرے چچا کی بیٹی تجویز کی ہے وہ ان عورتون مین سب سے زیادہ جمیل وحسین ہے - اور عمیر کی بی بی کے پاس آکر اوس سے یہ سب حال بیان کیا - اور کہا کہ تو اپنی بیٹی کا بناؤ سنگہار کر اوس نے بیٹی کو دلہن بنایا - اور اوس لڑکی کو لاکر ماں نے بیٹے کے حوالہ کیا - مگر دولہ دلہن کا رخ نہ ملا - دولہا اپنے راستہ اور دلہن اپنے راستہ رہی - ماں نے بیٹے سے کہا اب کون اچہا ہے یہ دلہن اچہی ہے یا جبیشہ اچہی ہے - عبد اللہ نے کہا ؎

اِذَا غُیِّبَتْ عَنِّی جُبَیشَۃُ مَرَّۃً	مِنَ الدَّهرِ لَا اَمْلِکُ عَزَاءً وَلَا صَبْرًا

جب کبہی ایک بار بہی جبیشہ میری نظر سے غائب ہوجاتی ہے تو صبر و شکیبائی مجہہ سے بالکل مفقود ہوجاتی ہے -

کَاَنَّ الحَشَا حَرُّ السَّعِیرِ تَحُتَّہ	وَتُودُ الغَضَی وَالقَلبُ مُضْطَرِمٌ اَلجَمْرَا

اور یہ حالت ہوجاتی ہے - کہ گویا پیٹ مین آگ بھڑک رہی ہے - کہ جیسے نیچے غضی (آگ کے درخت) کا ایندھن پڑا ہو دوسے اور دل اخگر کی طرح سرخ انگارہ ہو رہا ہے -

پھر عبداللہ اپنی معشوقہ سے مراسلت کرنے لگا اور وہ بھی اوس سے پیغام سلام بھیجنے لگی جس سے وہ دونون ایک دوسرے کے عاشق ہوگئے - اور اوس نے اپنی معشوقہ کی نسبت بہت شعر کہے - چنانچہ اون مین سے یہ بھی ہین -

حُبَیْشَۃُ جَدِّی ذَا وَجَدُّكِ جَامِعٌ		بِسَتْلِکُمْ سَتْلِی وَاَهْلِکُمْ اَهْلِی

اے جبیشہ یہ میرا نصیب اور تیرا نصیب دونون ملے ہوے ہین اور تمہارا گروہ میرا گروہ اور تمہارے اہل میرے اہل ہین -

وَهَلْ اَنَا مُلْتَفٌّ بِثَوْبِكِ مَرَّةً		بِصَحْرَاءَ بَیْنَ الْاُلْبَتَیْنِ اِلَی النَّخْلِ

کیا اچھا ہو جو البتین اور نخل مقامات کے صحرا کے درمیان مین تیرے کپڑون مین ایک بار لپٹ کر سوون -

جب عاشق معشوق کے گھر والون نے یہ حال سنا تو جبیشہ کو اوس کے گھر والون نے پردہ مین کردیا - اِس سے اوسکی محبت اور بھی زیادہ ہوئی - آخر جبیشہ کے گھر والون نے ایک تجویز سوچی کہ جس سے یہ دونون الگ ہوجائین اور جبیشہ سے کہا - کہ تو عبداللہ سے بستی کے اطراف مین کہین جا کر مل - جب وہ تیرے پاس آئے تو تو اوس سے یہ کہدے - کہ اگرچہ تو مجھے بہت چاہتا ہے - مگر میرے لئے دنیا مین تیرے برابر میرا کوئی دشمن نہین ہے - اور یہ ایسے مواقع اور وقت پر کہہ کہ ہم لوگ قریب ہون اور تیری زبان سے یہ کلمے کہتے ہوے سن لین - جبیشہ نے کہا اچھا - اور وہ لوگ کہین قریب مین چھپ کر بیٹھ گئے - عبداللہ بھی اپنے موعد پر اوسکے پاس آیا - اور جب اوسکے قریب پہونچا تو جبیشہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے - اور اپنے گھر والون کی طرف

اوس نے رخ کیا - وہ وہان بیٹھے ہوے تھے جب عبد اللہ نے جانا کہ وہ لوگ قریب مین بیٹھے ہین اور حقیقت حال معلوم ہو گئی تو کہنے لگا ؎

فان قلت ما قالوا لقد ذبتنی جوی	علانیۃ لم یبق سر و لا ستر

اگر تو نے وہ بات کہدی جو اونہون نے بتائی ہے تو تو مجہہ پر اور ظلم ڈہاویگی - حالانکہ جو بات میرے اور تیرے درمیان ہے وہ کچہہ چہپی اور بہید کی نہین ہے اوسے سب جانتے ہین -

و ما انس لا انس ومقہا	و نظرتہا حتی یغیبنی القبر

اور اگرچہ مین تمام چیزون کو بہول جاؤن تو بہول جاؤن مگر اوسکی دوستی اور اوسکو نظر کرنے کو اوسوقت تک نہین بہونگا کہ مین قبر مین جاکر نہ چہپ جاؤن -

اسی مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اوس طرف روانہ کیا - پہر وہ واقعہ گزرا جس کا ہم نے اوپر ذکر کر دیا -

۱۱۵ رسول اللہ کا نکاح اور مفارقت ملیکہ بنت داود سے -

اسی سنہ مین نبی صلعم نے ملیکہ لیثیہ بنت داود سے نکاح کیا جسکا باپ فتح مکہ کے روز مارا گیا تہا - اس پر نبی صلعم کی کسی بی بی نے ملیکہ سے کہا کہ تجہے شرم نہین آتی جس شخص نے تیرے باپ کو قتل کیا ہے تو نے اوسی سے نکاح کیا ہے - ملیکہ کو کچہہ خیال آیا - اور نبی صلعم سے جدائی کی درخواست کی رسول اللہ نے اوسے جدا کر دیا -

۱۱۶ خالد کا عزیٰ کو اور عمرو بن العاص کا سُواع کو اور سعد کا منات کو توڑ ڈالنا -

اسی سنہ مین خالد بن الولید نے بطن نخلہ مین جاکر عزیٰ بت کو رمضان کی پچیسوین تاریخ توڑ ڈالا اس بتخانہ کی تمام قریش اور کنانہ اور کل مضر تعظیم کرتے تہے - اور اوس کی خدمت بنی شیبان بن سلیم حلفاء بنی ہاشم کے ہاتہہ مین تہی - جب اس بیت کے والی نے سُنا

کہ خالد بن الولید اوس کی طرف روانہ ہوے ہین تو اپنی تلوار لٹکا کر اوس بت پر لٹکادی - اور کہا ۵

ایا عزُّ شُدِّی شدَّۃً لا سویٰ لہا	علی خالدٍ اَلقی القناع وشمِّری

اے عزی تو ایسے زور سے خالد پر حملہ کر کہ اوسکے سوا اور اوس سے بڑھ کر حملہ ہو ہی نہ سکے - اور اپنے برقع کو ڈال اور دامن کو اٹھا کر اچھی طرح مستعد ہو جا -

جب خالد اوس بت کے پاس گئے - تو اوس کا سادن (خادم) کہنے لگا - کہ اے عزی تو کچھہ اپنا غصہ نکال - یہ کہتے ہی اوس مین سے ایک کالی حبشی عورت نکلی جو بالکل برہنہ تہی اور بال گھونگروالے تہے - خالد نے اوسے قتل کر دیا - اور بت کو توڑ ڈالا اور بتخانہ کو بہی گرا دیا - پہر نبی صلعم کے پاس لوٹ آئے - اور آپ کو اوس کا سارا حال سنا دیا - آپ نے فرمایا کہ اب آیندہ اس عزی کی دنیا مین کبہی پرستش نہوگی -

اسی سنہ مین عمرو بن العاص نے سواع کو توڑ ڈالا - یہ بت بذیل کا تہا - اور رہاط مقام مین بنا تہا - جب اونہون نے بت کو توڑ ڈالا - تو اوس کا سادن مسلمان ہو گیا - اس بت کے خزانہ مین کچھہ مال نہین ملا -

اسی سنہ مین سعد بن زید الاشہلی نے مُشَلَّل مین جا کر مناۃ بت کو بہی توڑ ڈالا -

غزوہ ہوازن حنین مین

۱۱۷ ہوازن کا خوف رسول اللہ سے اور اون کا ارادہ رسول اللہ پر حملہ کرنے کا اور درید کی راے مگر مالک کا اوسے نہ ماننا -

یہ غزوہ شوال مین ہوا ہے - اور اوس کا سبب یہ ہوا تہا - کہ جب ہوازن نے سنا کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ کو مکہ پر فتح دیدی تو مالک بن عوف نصری نے جو بنی نصر بن معاویہ بن بکر سے تہا ہوازن کو اکٹھا کیا - اونہین یہ خوف

ہو رہا تہا - کہ مکہ کی فتح کے بعد رسول اللہ صلعم اون پر غزا کرین گے - اور کہتے تہے -
کہ اب محمدؐ کو ہم پر چڑہائی کرنے کے لیئے کوئی مانع و مزاحم نہین رہا ہے - اِس لیئے
اون کی چڑہائی سے پہلے ہی بہتر ہے کہ ہم ہی محمد پر چڑہائی کرین اسی واسطے ثقیف بہی
مالک کے پاس جمع ہو گئے - ثقیف کے سردار قارب بن الاسود بن مسعود سید
الاحلاف اور ذو الخمار سبیع بن الحارث اور اوس کا بہائی احمر بن الحارث سید بنی مالک
تہے - اِن کے ساتہہ قیس عیلان مین سے بجز نصر جشم سعد بن بکر اور کچہہ بنی ہلال کے
آدمیون کے اور کوئی نہین آیا تہا - اور نہ اِن کے ساتہہ بنی کعب اور کلاب تہے -

جشم مین درید بن الصمہ ایک بوڑہا شیخ بہی تہا - جس مین بجز اِس کے اور کچہہ حالت
باقی نہین رہی تہی کہ اوس کی راے بہی تیمناً لی جاوے - یہ شیخ بڑا آزمودہ کار تہا -

جب مالک بن عوف نے پورا ارادہ کر لیا کہ رسول اللہ صلعم کی طرف روانہ ہو -
تو اوس نے اپنے آدمیون کے اموال اور عورتین بہی ساتہہ لے لین - پہر جب یہ لوگ
اوطاس کے مقام مین آئے - تو سب لوگ وہان ایک جگہہ فراہم ہوے - اون مین
درید بن الصمہ بہی تہا - درید نے جو آنکہون سے اندہا تہا اپنے ہمراہیون سے پوچہا
کہ اب تم کس وادی مین ہو - اونہون نے کہا کہ وادی اوطاس مین ہین - کہا ہان یہ اچہی
جگہہ ہے - گہوڑون کے دوڑانے کے لیئے سنگستانی ناہموار زمین اور نرم ملایم
ہموار زمین سب طرح کی یہان موجود ہے - مگر یہ تو بتاؤ یہ اونٹون کا بلبلانا گدہون کا رینکنا
بکریون کا چلانا اور بچون کا رونا چہ معنی دارد - کہا یہ اِس وجہ سے ہے کہ مالک اِن
لوگون کو لیکر (محمدؐ کی لڑائی کو) جاتا ہے - درید نے مالک سے کہا - مالک یہ آج ہی
کا دن فقط نہین ہے اِس کے بعد ہمین اور بہی زندہ رہنا ہے - یہ تو نے ایسا کیون

کیا ہے - (جو اموال اور عورتون کو لڑائی مین ساتھہ لیا ہے) مالک نے کہا مین نے
اِس لئے ساتھہ لیا ہے - کہ جب کسی کے ساتھہ اوس کا مال و اسباب اور بال بچے
ہوتے ہین تو وہ اپنے مال اور بال بچون کی خاطر لڑائی لڑتا ہے اور بہاگتا نہین ہے -
وریدنے کہا اے بکریون کے چرواہے تجھے کچھہ عقل بہی ہے کہ نہین - جب کوئی
بہاگنے والا بہاگنے پر آتا ہے تو بہلا اوسے بہی کوئی چیز روکتی ہے وہ کب اپنے
ننگ و ناموس کا پاس کرتا ہے - وہ سب کو چہوڑ کر بہاگ جاتا ہے - اگر تجھے دشمن
پر غلبہ ہوگا تو تجھے اوس موقع پر صرف مردون کی تلوار اور نیزے ہی کام دین گے - اور اگر
معاملہ دگرگون ہوا - تو تیرے ساتھہ جو عورتین اور بچے اور مال و اسباب ہے یہ سب تیرے
لئے فضیحت کا باعث ہون گے - پہر پوچہا کعب اور کلاب کہان ہین - لوگون نے
کہا وہ تو نہین آئے - وریدنے کہا تو بس اقبال اور کوشش سب بیکار رہین - اگر
تمہارا بول بالا ہوا ہوتا اور علو و رفعت تمہارے نصیب ہوتی تو کعب اور کلاب
دونون یہان موجود ہوتے - مین تو یہ پسند کرتا ہون کہ جو کام کعب اور کلاب نے کیا ہے
یہی تم بہی کرو - پہر کہا مالک تو اپنے ساتھہ والون کو اونکے ملک کے بلند مقامات مین
لیجا - اور (بال بچون وغیرہ کو وہان متحصن مقامات مین چہوڑ دے) سپاہیون
کو گہوڑون کی پیٹہون پر سوار کرا اور دشمنون پر جا پڑ اگر اوس وقت تیری فتح ہوئی تو جو
تیرے لوگ پیچہے ہونگے وہ بہی تجہہ سے آملین گے اور اگر شکست ہوئی تو تیرا
مال و اسباب اور تیرے بال بچے امن مین رہین گے (اِن نصیحتون کو جب مالک
کے ساتہیون نے سُنا تو ورید کی باتون کو پسند کیا - اور مالک سے کہا کہ تو ورید کی
نصیحت پر عمل کر - ورنہ ہم تیرا ساتھہ نہ دین گے (مالک نے کہا واللہ مین تو اوس کی

راے پر ہرگز عمل نہ کرون گا۔ دریدتو تو سٹھیا گیا اور تیری معلومات پُرانی ہوگئی ہین
اے ہوازن یا تو تم میری بات کو مانو۔ نہین تو یہ تلوار مین اپنے پیٹ مین گہسیٹر کر
مر جاؤن گا۔ اوسے یہ بُرا معلوم ہوا کہ درید کا بہی اس معاملہ مین کچہہ ذکر ہو۔ اور اوسکی راے
پر عمل کرنے سے اوسکی نیک نامی کی شہرت ہو۔ (جب لوگون نے دیکہا کہ درید
تو اتنا بوڑہا ہے کہ سرداری اور سپہ سالاری کے لائق نہین۔ اور مالک اپنی راے
کے خلاف ماننا نہین لاچار مالک کی اطاعت منظور کی۔ اسواسطے) درید نے کہا
مین آج اس موقع پر حاضر نہین ہوا اور نہ غائب ہی رہا۔

۱۱۸ مالک کے جاسون کا اوسے مسلمانون کی لڑائی سے منع کرنا۔

پہر مالک نے اپنے آدمیون سے کہا۔ لوگو۔ جب تم دشمنون کو دیکہو تو تلوارون کی میان توڑ ڈالنا اور یکبارگی اون پر حملہ کر دینا۔ اور مالک نے اپنے جاسوس بہیجے۔ کہ وہ اوسے مسلمانون کی خبر لاکر دین۔ وہ آئے اور پہر اوسکے پاس لوٹ کر گئے۔ اُس وقت اونکے ہوش پراگندہ اور وہ ترسان و لرزان ہو رہے تہے مالک نے پوچہا کہ یہ تمہارا کیا حال ہے۔ وہ بولے کہ ہم نے سپید پوش لوگ ابلق گہوڑون پر سوار دیکہے ہین۔ اگر ہماری فوج اونکے مقابل ہوگی تو اوسکا وہی حال ہوگا جو ہمارا دیکہہ رہا ہے۔ مگر اس پر بہی مالک نے نہ مانا بلکہ لڑائی پر اوسکی راے جمی رہی

۱۱۹ رسول اللہ کا ارادہ ہوازن پر جانے کا اور صفوان سے ہتیار لینا اور فوج کی کثرت اور اوس سے غرور۔

جب رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا۔ کہ ہوازن کا ہم سے لڑنے کا ارادہ ہے تو آپ نے بہی اُسکی طرف جانے کا ارادہ کیا۔
اس وقت آپ نے سُنا کہ صفوان بن امیہ کے پاس کچہہ زرہین اور ہتیار رہین۔

رسول اللہ نے اوسکے پاس آدمی بہیجکر درخواست کی۔ کہ کچھ ہتیار ہم کو دو ہم دشمنون سے لڑنے جاتے ہین۔ اِس وقت تک صفوان مشرک ہی تہا۔ صفوان نے جواب دیا کہ تم کیا زبردستی سے لیتے ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا نہین بلکہ عاریت لیتے ہین۔ اور اوسکے واپس کرنے کے ضامن ہوتے ہین۔ ضرور ہم وہ سب تجہے واپس کردینگے۔ تو صفوان نے کہا اِس کا کچھ مضائقہ نہین پہر صفوان نے سو زرہین اور اوسکے ساتہہ کے ہتیار بہی رسول اللہ کو دیدیے۔

پہر نبی صلعم روانہ ہوے۔ اِس وقت آپ کے ساتہہ دو ہزار وہ مسلمان تہے جو اِس وقت بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوے تہے اور دس ہزار اپنے پہلے اصحاب تہے سب بارہ ہزار آدمی تہے جب رسول اللہ صلعم نے اپنے ہمراہیون کی کثرت دیکہی تو کہا۔ کہ قلت فوج کے باعث تو آج ہم مغلوب نہ ہون گے۔ چنانچہ یہی بات اللہ تعالی نے اپنے اس قول مین بیان کی ہے لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ (اللہ بہت جگہون مین تمہاری مدد کرچکا ہے۔ خصوصاً حنین کے دن۔ جب کہ تمہاری کثرت نے تمہین مغرور کردیا تہا۔ تو وہ کثرت تمہاری کچہہ کام نہ آئی اور اتنی بڑی زمین باوجود فراخی تم پر تنگ ہوگئی۔ پہر تم پیٹہہ پہیر کر بہاگ نکلے) اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بات ایک اور شخص نے کہی تہی جو بنی بکر مین سے تہا۔

اِس وقت رسول اللہ نے مکہ پر عتاب بن اسید کو والی مقرر کیا تہا۔

جابر کہتا ہے کہ جب ہم حنین کی وادی مین پہونچے اور وہان اُترنے لگے تو دیکہا کہ وہ تو ایک بڑا	۲۰ اسلمانون کا وادی حنین مین جانا اور ہوازن کا کمین سے نکلکر مسلمانونکو تتر بتر کردینا۔

گہرا وادی ہے - اوس وقت جب ہم اوس مین گہسے ہین تو اوس وقت صبح کی تاریکی تہی - دشمن ہم سے پہلے ہی وہان جا پہونچے تہے - اور اوس کی گہاٹیون اور تنگ گزرگاہون مین چہپ رہے تہے - اور بالکل تیار بیٹہے تہے - ہم اوسمین بے دہڑک اوتر رہے تہے کہ یکایک دشمن کمین سے نکل پڑے اور ہم پر یکبارگی حملہ کر دیا - ہمارے جتنے آدمی تہے سب بہاگ نکلے کسی نے کسی کا کچہہ بہی خیال نہ کیا -

رسول اللہ صلعم دہنی جانب چلے گئے - اور پہر تین مرتبہ بآواز بلند فرمایا - اودہر آؤ مین رسول اللہ ہون مین محمد بن عبد اللہ یہان موجود ہون - پہر اونٹ ایک دوسرے پر چڑہتے گرتے پڑتے چلے گئے - مگر پہر بہی نبی صلعم کے پاس کچہہ مہاجرین اور انصار اور اہل بیت باقی رہ گئے تہے - ان مین ابو بکر عمر علی عباس اور اون کا بیٹا فضل ابو سفیان بن الحارث ربیعہ بن الحارث ایمن بن ام ایمن اور اسامہ بن زید بہی تہے -

جابر کہتا ہے - مین نے دیکہا ہوازن کا ایک شخص اوس وقت ایک سرخ اونٹ پر سوار ہے - اور ہاتہہ مین ایک سیاہ رایت لئے لوگون کے آگے چلا آتا ہے - اور جب کسی آدمی کو پاتا ہے تو نیزہ مارتا ہے - پہر اوس نے رایت اوٹہایا - اور اپنے پیچہے کے لوگون کو دکہایا - وہ دیکہتے ہی اوسکے پیچہے جہپٹے - ادہر سے علی نے اوس پر حملہ کیا اور اوسے مار ڈالا -

۱۲۱ مسلمانون کی اس ہزیمت سے مکہ والون کے خیالات -

جب مسلمان لوگ بہاگ گئے - تو مکہ کے لوگون کے دلون مین جو اہل اسلام کی طرف سے بغض و حسد تہا وہ اون کے منہہ سے ظاہر ہونے لگا - ابو سفیان بن حرب نے کہا مسلمانونکی ہزیمت یہین ختم نہ ہوگی بلکہ سمندر تک ایسے ہی بہاگتے چلے جائینگے -

کلدۃ بن حنبل نے جو صفوان بن امیہ کا مادرزاد بہائی تہا کہا۔ کہ اب محمد کا سحر باطل ہوگیا۔ مگر صفوان ابن امیہ نے جو ابہی تک مشرک تہا کہا خاموش اگر قریش کا کوئی شخص میرے اوپر والی ہو جائے تو مجہے وہ بدرجہا اوس سے پسند ہے کہ کوئی شخص ہوازن کا ہم پر آکر حکومت کرے۔

شیبۃ بن عثمان کہتا ہے کہ مین نے کہا آج مین محمد سے اپنا بدلا لون گا۔ اِس کا باپ احد کی لڑائی مین مارا گیا تہا۔ وہ کہتا ہے کہ مین اپنے گہوڑے پر سے اوترا کہ رسول اللہ کو جاکر مار ڈالون۔ مگر یکایک میرے سامنے کوئی شئے آگئی۔ کہ اوس نے میرے دل کو ڈہانک لیا اور مجہہ مین کچہہ طاقت نہ رہی۔ جو مین اپنے دل کے ارادہ کو پورا کرتا۔

۱۲۲ رسول اللہ کا مسلمانون کو آواز دینا اور اون کو ہمت دلانا اور مشرکین کی شکست

عباس اسوقت آپ کے بغلہ دلدل کی لگام پکڑے ہوئے تہے اور آپ اوس پر سوار تہے عباس ایک بڑے جسیم اور بڑے بلند آواز شخص تہے۔ رسول اللہ نے اون سے کہا عباس چلاکر کہو یا معشر الانصار یا اصحاب السمرہ عباس نے حکم کی تعمیل کی۔ اور جنہون نے آواز سنی وہ مسلمان لبیک کہہ کر رسول اللہ کے پاس دوڑے اور ایسا جوش مارا کہ اگر کسی کا اونٹ اوس وقت جلدی مین پہیرنے سے نہ پہرا تو اوس نے اپنا اونٹ ہی چہوڑ دیا۔ اور ہتیار لیکر آواز کی جانب چلدیا۔ اِس طرح پر رسول اللہ کے پاس کوئی سو آدمی جمع ہوگئے۔ اور آپ دشمنون کی طرف چلے۔ اور اون سے لڑنے لگے۔

پہر جب نبی صلعم نے دیکہا کہ لڑائی بڑی شدت سے ہو رہی ہے۔ تو کہا مین نبی ہون اس مین کوئی جہوٹ نہین ہے مین عبدالمطلب کا بیٹا میدان مین موجود ہون۔

حمی الوطیس (اس وقت تنور جنگ گرم ہوگیا ہے) یہ الفاظ آپ نے ہی سب سے
اوّل زبان مبارک سے فرمائے ہین۔

اِس وقت فریقین مین شدت سے قتال ہو رہا تھا۔ نبی صلعم نے اپنے بغلہ دلدل
سے کہا۔ دلدل زمین پر بیٹھ جاؤ وہ زمین پر بیٹھ گیا۔ اب آپ نے ایک مٹھی بھر مٹی لی۔
اور دشمنون کے منوؤن کی طرف اوسے پھینکدیا۔ اِس مٹی کا پھینکنا تھا کہ دشمنون مین
بھاگڑ پڑ گئی۔ اور وہ ایسے بھاگے۔ کہ پھر مسلمان اون کے تعاقب سے اوس وقت
لوٹے کہ جب رسول اللہ صلعم کے پاس اون مین سے آدمیون کو قید کر کے اور پکڑ کر لائے
بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے مٹی نہین پھینکی تھی۔ بلکہ آسمان سے
ایک سیاہ چیز بجا رکی طرح آئی تھی اور دشمنون پر آگری تھی۔ دیکھتے کیا ہین کہ اوسمین سے
تو سیاہ سیاہ چیونٹیان تمام مین پھیل گئین۔ اور دشمنون کو اوس سے ہزیمت ہوگئی۔

۲۲۳ | ہوازن کا قتل اور ربیعہ کا درید بن الصمہ کو مارنا۔

جب ہوازن کی شکست ہوگئی۔ تو ثقیف اور بنی مالک کے ستر آدمی مارے گئے ثقیف
کے احلاف مین سے تو بجز دو آدمیون کے اور کوئی نہین مارا گیا۔ وہ لوگ بہت جلد
بھاگ گیے تھے۔ اور بعض مشرکین بھاگ کر طائف کی طرف روانہ ہوئے تھے۔
اور اونہین کے ساتھ مالک بن عوف بھی تھا۔ رسول اللہ کے سوارون نے
اون مشرکین کا تعاقب کیا اور اونہین بہت مارا۔

اِس وقت ربیعہ بن رفیع السلمی نے کہین درید بن الصمہ کو پکڑ لیا۔ اوس نے درید
کو پہچانا نہ تھا۔ کیونکہ درید بڑھاپے کے سبب سے اونٹ پر کجاوہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ربیعہ نے
اوس کے اونٹ کو بٹھایا۔ دیکھتا کیا ہے کہ وہ تو ایک بڑا بوڑھا شیخ ہے۔ درید نے اوس سے

کہا تیرا کیا ارادہ ہے - کہا مین تجھے قتل کرون گا - درید نے پوچھا تو کون ہے - اوس نے اپنا نسب بیان کیا - اور پھر اوس کے ایک تلوار ماری - مگر تلوار نے کچھ اثر نہ کیا درید نے کہا تیری مان نے کیا بُرے ہتیار تجھے دئے ہین - میری تلوار لے اور اوس سے مجھے مار اسفع عن العظام واخفض عن الدماغ (ایسے کہ ہڈی پر سے بچا کر دماغ پر سے نیچے کو کھینچتا ہوا لے جا -

کیونکہ مین جب لوگون کو قتل کیا کرتا تھا - تو ایسے ہی قتل کیا کرتا تھا - اور جب تو اپنی مان کے پاس جاوے تو اوس سے کہنا کہ مین نے درید بن الصمہ کو قتل کیا ہے مین نے کئی مرتبہ تیرے رشتہ کی عورتون کو بچایا ہے - پھر ربیعہ نے اوسے مار ڈالا جب ربیعہ نے آکر اس کی کیفیت اپنی مان سے بیان کی - تو اوس نے کہا بیشک درید سچا ہے اوس نے تیری ماؤن اور دادیون سے تین کو آزاد کیا ہے -

۲۴ | جو شخص کسی دشمن کو مارے اوسکا سلب اوسی کے لئے ہے -

ابو طلحہ الانصاری نے حنین کی لڑائی مین تیس مقتولون کے کپڑے وغیرہ اُتارے تھے - اور اوسی نے اونہین مارا تھا - رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو مارے تو اوسکا سلب یعنی مقتول کے بدن پر کا اسباب اوسی کے لئے ہے - ابو قتادہ الانصاری نے بھی ایک شخص کو مارا تھا - مگر وہ لڑائی کی جلدی مین اوسکا سلب نہین اُتار سکا - اس مین کسی اور نے اوسکا سلب لے لیا - جب رسول اللہ صلعم نے یہ حکم دیا - تو ابو قتادہ اوٹھا - اور کہا کہ مین نے ایک شخص کو مارا تھا - مگر ایک اور شخص نے اوسکا سلب لے لیا ہے اس مین وہ شخص بولا جس نے کہ سلب لے لیا تھا کہ اوسکا سلب میرے پاس ہے - یا رسول اللہ ابو قتادہ کو مجھ سے راضی کر دیجئے - حضرت

ابوبکر نے کہا نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ایک شیر خدا تو اللہ کے واسطے دشمنون سے لڑے اور تو اوس کے ساتھہ شریک ہوجائے۔ پہر اوس سے سلب لے کر ابوقتادہ کو دیدیا۔

۱۲۵ ثقیف کا ختنہ اور عورت بچون بوڑہون کے قتل کی ممانعت اور ابوعامر کا قتل۔

بنی ثقیف مین سے کسی شخص کا ایک نصرانی غلام تہا۔ وہ اِس وقت مارا گیا۔ اس مین کسی انصاری نے اوس کا سلب اُتارا۔ اور ثقیف کے مقتولون مین اوسے دیکہا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ غیر مختون ہے۔ اِس واسطے اوس انصاری نے چلا کر کہا۔ کہ عرب ثقیف تو ختنہ نہین کراتے۔ مغیرہ بن شعبہ نے یہ سُنکر کہا۔ کہ ایسے مت کہو وہ نصرانی غلام ہے۔ مین نے خود ثقیف کے مقتولون کو دیکہا ہے۔ اور اونہین مختون پایا ہے۔

راستہ مین رسول اللہ صلعم جارہے تہے۔ کہ آپ نے ایک مقتول عورت دیکہی۔ دریافت کیا تو لوگون نے کہا کہ اوسے خالد بن الولید نے مارا ہے اِس پر آپ نے اپنے ساتہہ کے کسی آدمی کو بہیجکر خالد کو یہ حکم بہیجدیا۔ کہ کسی عورت بچے عسیف کو مت مارو۔ عسیف (بہت بوڑہے کو کہتے ہین۔ مگر علامہ ابن اثیر نے ترجمہ کیا ہے کہ عسیف) اجیر اور مزدور کو کہتے ہین۔

کچہہ مشرک ابہی تک اوطاس مین تہے۔ رسول اللہ صلعم نے ابوعامر الاشعری عم ابی موسی کو اون کی طرف بہیجا وہان ابوعامر کے ایک تیر آکر لگا۔ جس سے وہ مارا گیا۔ کہتے ہین کہ یہ تیر سلمہ بن درید بن الصمہ نے مارا تہا۔ ابوموسی نے سلمہ کو اپنے چچا ابوعامر کے بدلے مارڈالا۔

۲۶ شیما رسول اللہ کی رضاعی بہن اور مال غنیمت پر ورقا کی نگرانی۔

یہان اوطاس مین سے بہی مشرک بہاگ گئے اور مسلمانون کو وہان سے مال غنیمت اور سبایا بہت ہاتہہ آئے۔ اور اون سبایا مین شیما بنت الحارث بن عبد العزی کو بہی لوگ پکڑ لائے شیما نے لوگون سے کہا۔ کہ مین تمہارے سردار محمدؐ کی رضاعی بہن ہون۔ مگر کسی نے اسے سچ نہ جانا۔ اور نبی صلعم کے پاس اوسے لاکر حاضر کردیا۔ اوس نے رسول اللہ سے بہی کہا کہ مین تمہاری بہن ہون۔ آپ نے فرمایا بہلا تیرے اس قول کی کیا علامت ہے۔ اوس نے کہا کہ مین ایک روز آپ کو بغل مین لئے پڑی تہی اوس وقت آپ نے میرے پیٹ مین کاٹ لیا تہا اوس کا اب تک نشان باقی ہے۔ آپ نے اس سے اوسے پہچان لیا۔ اور اپنی چادر اوس کے واسطے بچہا دی۔ اور اوسے اوس پر بٹہایا۔ اور اوسے اختیار دیا۔ کہ چاہو تو تم میرے پاس رہو مین تمہارے ساتہہ محبت کرونگا اور اکرام سے پیش آؤن گا اور اگر تم چاہتی ہو تو تمہین کچہہ دون گا تم اپنی قوم مین چلی جاؤ۔ اونہون نے کہا کہ آپ جو دینا ہے مجھے دیجئے مین اپنی قوم مین جاؤن گی۔ آپ نے پہر اونہین کچہہ دیا۔ اور اون کی قوم مین اونہین بہیجدیا۔ پہر آپ نے حکم دیا کہ تمام سبایا اور مال و اسباب غنیمت خزانہ مین جمع کیا جاوے وہ وہان جمع کیا گیا۔ اور اوس پر آپ نے بدیل بن ورقا الخزاعی کو نگران مقرر کیا۔

حنین مین جو مسلمان شہید ہوے اون مین ایمن ابن ام ایمن اور یزید بن زمعہ بن الاسود بن المطلب بن عبد العزی وغیرہ تہے۔

طائف کا محاصرہ

۱۲۷ قصاص مین اوّل قتل اسلام مین اور رسول اللہ کا محاصرہ طائف پر اور منجنیق و دبابہ وغیرہ آلات حرب اور رسول اللہ کا غلامون کو آزاد کرنا۔

جب ثقیف کے اور ثقیف کے ساتھیون کے بھاگے ہوے لوگ طائف مین پہونچے تو اونہون نے شہر کے دروازے بند کر لئے اور متحصن ہو بیٹھے اور سامان رسد وغیرہ اپنی ضرورت کی چیزین اندر جمع کر لین۔ پھر نبی صلعم اونکی طرف روانہ ہوئے۔

جب آپ بحرۃ الرغا مین پہونچے۔ جو طائف کے راستہ مین ہے تو وہان بنی لیث کے ایک آدمی کو آپ نے قصاص مین قتل کروا دیا۔ جس نے ہذیل کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا۔ رسول اللہ نے یہان اس کو مارنے کا حکم دیا تھا۔ یہی پہلا شخص ہے جسے اسلام مین کسی خون کے عوض مین قتل کیا گیا ہے۔

پھر آپ ثقیف کی طرف چلے۔ اور وہان جا کر اون پر محاصرہ ڈالا — اور بیس روز سے اوپر طائف کو گھیرے پڑے رہے اور سلمان فارسی کے اشارہ سے اون پر ایک منجنیق نصب کیا (جو گوفن کی طرح پتھر وغیرہ مارنے کا ایک آلہ ہوتا ہے) یہان بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ آخرکار ایک روز جسے یوم الشدخہ سے ملقب کرتے ہین کچھ مسلمان ایک دبّابہ کے نیچے گھسے جسے اونہون نے خود بنا لیا تھا۔ (اور جو درختون کی چھال اور لکڑیون کا پیسون دار گھر سا ہوتا ہے) اور پھر (اوس کی پناہ مین ہو کر) طائف کی دیوار پر حملہ کیا۔ مگر ثقیف نے گرم لوہے کے بھالے مسلمانون پر چلائے جس سے وہ دبابہ مین سے نکل پڑے۔ پھر ثقیف نے اون کو تیرون سے مارا۔ اور کتنے ہی مسلمانون

کو مار ڈالا تب رسول اللہ نے حکم دیا۔ کہ ثقیف کے انگور کاٹ لین ۔ چنانچہ وہ کاٹ ڈالے گئے۔

اسی مین کچہہ غلام طائف والون کے رسول اللہ کے پاس چلے آئے۔ رسول اللہ نے انہین آزاد کر دیا۔ انہین غلامون مین ایک شخص ابوبکرہ نفیع بن الحارث تہا جو حارث بن کلدہ کا غلام تہا اسے ابوبکرہ اس لئے کہتے تہے کہ وہ بکرہ (یعنی صبح) کے وقت آیا تہا۔ پہر جب طائف کے لوگ مسلمان ہو گئے۔ تو اون غلامون کے سادات اور مالکون نے رسول اللہ کی خدمت مین عرض کیا۔ کہ اون کے غلام اونہین پہر پہیر دیے جائین۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایسا کبہی نہین ہو سکتا۔ وہ عتقا ء اللہ خدا کے آزاد کردہ ہین۔

۱۲۸ حضرت عمر اور نوفل کی راے کے بموجب رسول اللہ کی واپسی طائف سے

پہر خویلہ بنت حکیم السلمیہ نے جو عثمان بن مظعون کی بی بی تہی عرض کیا یا رسول اللہ اگر اللہ تعالی آپ کو طائف پر فتحمند کر دے تو آپ بادیہ بنت غیلان کا لباس و زیور یا فارعہ بنت عقیل کا لباس و زیور مجہے عطا فرماوین۔ ان عورتون کے پاس حلی اور زیور بہت تہا۔ رسول اللہ نے فرمایا خویلہ بہلا مجہے ثقیف پر فتح کا اذن نہ ملا تو کیونکر مین دے سکونگا یہ سنکر وہ نکلی۔ اور عمر بن الخطاب سے اسکا ذکر کیا۔ حضرت عمر رسول اللہ کے پاس آئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے جو خویلہ نے مجہہ سے کہی ہے کیا آپ نے اوس سے کچہہ کہا تہا۔ فرمایا کہ ہان مین نے اوس سے کہا تہا۔ حضرت عمر نے کہا تو مین کوچ کے واسطے لوگون کو حکم دیدون۔ رسول اللہ نے فرمایا ہان۔ پہر حضرت عمر نے اون لوگون کو حکم دیا۔ کہ چلو یہان سے کوچ کرو۔

بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے نوفل بن معاویہ الدیلی سے صلاح کی تہی - کہ یہان ٹہیرین یا جائین - اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ ایک لومڑی کیطرح ہین جو اپنے سوراخ مین ہو اگر آپ ٹہیرین گے تو انہین نکال لین گے اور اگر آپ اونہین چہوڑ دین گے تو کوئی نقصان نہین کرین گے - اِس لئے آپ نے کوچ کا حکم دیدیا -

جب آپ لوٹے تو کسی نے کہا یا رسول اللہ آپ ثقیف پر بددعا کیجیے - آپ نے فرمایا کہ اللہ تو ثقیف کو ہدایت دے - اور اونکو راہ راست پر لا -

۱۲۹ عُیینۃ بن حصن کا خیال ثقیف کی نسبت اور طائف پر کے بعض شہدا -

جب ثقیف نے دیکہا کہ مسلمان طائف سے کوچ کر گئے تو سعید بن عبید الثقفی نے باواز بلند ندا کی - کہ دیکہو ہم لوگ ثقیف کے اِسی جگہہ مقیم ہین - یہ سنکر عیینہ بن حصن نے کہا ہان اور بڑے مجد و کرامت کے ساتہہ - مسلمان کے ایک شخص نے اسے سنا تو عیینۃ بن حصن سے کہا - خدا تجہے غارت کرے کیا رسول اللہ کے مقابلہ مین حفاظت کرنے سے تو اون کی تعریف کرتا ہے - عیینۃ نے کہا واللہ مین تو اِس لئے یہان نہین آیا تہا - کہ ثقیف سے لڑون - بلکہ اِس لئے آیا تہا کہ ثقیف کی کوئی لڑکی میرے ہاتہہ آجائے اور اوس سے میرے کوئی لڑکا پیدا ہوجائے یہ ثقیف بڑے شوخ و شریر ہوتے ہین - اِن سے مین اولاد لینا چاہتا ہون -

طائف مین بارہ آدمی مسلمانون مین سے شہید ہوے - انہین مین عبد اللہ بن ابی امیۃ المخزومی ہے جس کی ماں عاتکہ بنت عبد المطلب تہی اور ایک عبد اللہ بن ابی بکر الصدیق ہے جس کے تیر لگا تہا - اور جو مدینہ مین جاکر رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد اوس

سے مرگیا۔ اور ایک سائب بن الحارث بن عدی بھی انہین شہیدون مین تھا۔

۱۳۰ ہیت مخنث کا بادیہ عورت کی صفت کرنا اور رسول اللہ کا اوسے مکان مین آنے سے روکنا۔

اور بادیہ بنت غیلان پکڑی آئی۔ جس کی نسبت ہیت مخنث نے عبداللہ بن امیہ سے کہا تھا۔ کہ اگر طائف کو آپ لوگ فتح کرلین تو تو رسول اللہ سے بادیہ بنت غیلان کو مانگنا جو پتلی کمروالی طناز اور لینی ہے۔ جب باتین کرتی ہے تو گویا وہ گاتی ہے۔ جب کھڑی ہوتی ہے تو وہری ہوجاتی اور جب چلتی ہے تو مٹکتی ہے اور جب بیٹھتی ہے تو چار زانو بیٹھتی ہے۔ آتی ہے تو چار (ہاتھ پیرون) کے ساتھ۔ جاتی ہے تو آٹھ (ہاتھ پیرون) کے ساتھ (یعنی حاملہ ہوکر جاتی ہے) دانت اوسکے گویا بابونہ کے پھول ہین۔ اور اوسکے دونون پیرون کا درمیان ایسا ہے جیسے پیالہ معکوس ہو۔ نبی صلعم نے سنکر فرمایا۔ ہان یہ صفت مجھے معلوم ہوگئی۔ اور اوس مخنث کو اپنے زنانہ مین آنے سے منع کردیا۔

حنین کے غنائم کی تقسیم

۱۳۱ رسول اللہ کا جعرانہ مین جانا اور ہوازن کا مسلمان ہونا اور ابو صرد کی درخواست پر رسول اللہ کا ہوازن کے اہل وعیال کو واپس دینا۔

جب رسول اللہ صلعم نے طائف سے کوچ کیا۔ تو وہان سے روانہ ہوکر جعرانہ مین آکر فروکش ہوئے۔ اسی مین ہوازن کے وفود اور ایلچی جعرانہ مین آپ کے پاس پہونچے۔ اور مسلمان ہوگئے۔ اور عرض کیا یارسول اللہ ہم لوگ گھر والے اور خاندان والے ہین۔ جو مصیبت کہ ہم پر نازل ہوئی ہے وہ آپ خوب جانتے ہین۔ آپ ہم پر احسان کیجیے اللہ تعالی نے آپ پر احسان کیا ہے۔

ایک شخص اون مین زہیر ابو صرو بنی سعد بن بکر کا تہا۔ یعنی اون لوگون مین کا تہا جنہون نے رسول اللہ کو دودہ پلایا تہا اوس نے اٹھ کر آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس وقت آپ کے پاس قید مین آپ کی رضاعی پہوپیان اور خالائین اور آپ کی دائیان ہین اگر ہم نے حارث بن ابی شمر الغسانی یا نعمان بن المنذر کو دودہ پلایا ہوتا تو ہمین اوس سے مہربانی کی ضرور امید رکہنی چاہیئے تہی۔ پہر آپ تو تمام مکفولون سے بہتر مکفول ہین آپ سے ہم کیون نہ امید رکہین۔ پہر یہ شعر پڑہے ۵

امنن علینا رسول اللہ فی کرم		فانک المرء نرجوہ وننتظر

یا رسول اللہ کرم کرکے ہم پر احسان کرو۔ کیونکہ آپ ایسے شخص ہین کہ جن سے ہمین امید ہی ہے اور جنکے سامنے ہم حقیر ہی ہین

امنن علی نسوۃ قد عاقہا قدر		ممزق شملہا فی دہرہا غیر

آپ اون عورتون پر احسان کرین کہ جنکی حاجت روائی تقدیر نے موقوف کردی اور انکی جماعت کو پراگندہ کردیا اور زمانہ کی سختیون نے اونہین

جس کی اور بہی بہت ہیتین ہین۔ اس پر رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا۔ کہ دو چیزون مین سے ایک چیز تمہین مل سکتی ہے یا تو تم اپنے اہل وعیال لے لو۔ یا اپنا مال واسباب لے لو۔ اونہون نے کہا ہم اپنے عورت بچے لین گے آپ نے فرمایا۔ اچہا تو جو میرے پاس تمہارے عورت بچے ہین یا بنی عبد المطلب کے پاس ہین وہ تو مین تمہین دے چکا اور باقیون کے لیئے تم ایسا کرو۔ کہ جب مین لوگون کے ساتہہ نماز پڑہون تو تم یہ کہنا کہ ہم اپنے عورت بچون کے واسطے مسلمانون کو رسول اللہ کا اور رسول اللہ کو مسلمانون کا واسطہ دیتے ہین۔ اوسوقت مین اپنا حصّہ تمہین دیدون گا۔ اور تمہارے واسطے اورون سے درخواست کرون گا۔

پہر جب رسول اللہ نے ظہر کی نماز پڑہی تو اونہون نے ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ نے

اونھین فرما دیا تھا۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ جو کچھ میرے پاس ہے یا بنی عبدالمطلب کے پاس ہے وہ مین نے تمھین دیدیا۔ مہاجرین اور انصار نے یہ سنتے ہی کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ ہم نے رسول اللہ کو دیا۔ مگر اقرع بن حابس نے کہا جو کچھ میرے اور بنی تمیم کے پاس ہے وہ ہم نہین دیتے۔ عیینہ بن حصن نے کہا جو کچھ میرے اور فزارہ کے پاس ہے وہ ہم بھی نہین دیتے۔ عباس بن مرداس نے کہا جو کچھ میرے اور سلیم کے پاس ہے وہ ہم بھی نہین دیتے۔ بنی سلیم نے کہا۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ ہم تو رسول اللہ کو دیتے ہین۔ اس پر عباس نے کہا تم نے میری توہین کردی۔
رسول اللہ نے فرمایا جو شخص سبایا مین سے اپنا حصہ نہین دیتا وہ نہ دے۔ ہر انسان پر چھہ فرائض ہوا کرتے ہین سب سے اوّل اون مین اپنا حصہ ہے۔ پھر لوگون نے اون کے بچے اور عورتین اونھین دیدین۔

۱۳۲ رسول اللہ کا مالک بن عوف کے ساتھ نیک سلوک اور اوس کا اسلام۔

پھر رسول اللہ نے پوچھا کہ مالک بن عوف کہان ہے کسی نے کہا کہ وہ طائف مین ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اوس سے کہدو۔ اگر وہ میرے پاس آئے اور مسلمان ہو جائے تو مین اوسکی عورتین اور مال اوسے پھر واپس دیدون گا۔ اور سو اونٹ اور اپنی طرف سے دون گا۔ لوگون نے جا کر یہ اوس سے بیان کیا۔ وہ سنتے ہی فوراً طائف سے چھپ کر نکلا۔ رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور مسلمان ہو گیا۔ اور اوس کا اسلام اچھا رہا اور رسول اللہ نے اوسے اپنی قوم پر عامل مقرر کر دیا۔ اور وہ لوگ بھی اوسی کے ماتحت کر دیئے۔ جو طائف کے حوالی مین ان قبائل مین سے مسلمان ہو گئے تھے۔ اور اوسے اوسکی عورتین اور مال بھی دیدیا۔ اور سو اونٹ بھی دیئے۔ اس مالک کا اسکے بعد یہ قاعدہ ہو گیا تھا

کہ وہ ثمالہ فہم اور سلمہ کے مسلمانون کو لیتا جو اوس کے ساتھہ مسلمان ہو گئے تھے اور ثقیف سے لڑتا تھا۔ اور جبھی کوئی جانور اون کے نکلتے تو اونہین لوٹ لیتا تہا جس سے ثقیف نہایت بتنگ ہو گئے تھے۔

۳۴۳ رسول اللہ کا تالیف قلوب کے لئے نومسلمان کو مال غنیمت بہت دینا۔

جب رسول اللہ صلعم سبایا سے ہوازن سے فارغ ہو گئے۔ تو آپ سوار ہو کر چلدیئے اور لوگ آپ کے پیچھے روانہ ہو کر کہنے لگے۔ یارسول اللہ ہماری غنیمت ہمکو تقسیم کیجیئے۔ اور جب اپنی مراد پوری نہوئی تو ایک درخت کے پاس جا لپٹے۔ اور آپ کی چادر کھینچ لی۔ آپ نے فرمایا کہ اے صاحبو میری چادر تو مجھے دیدو۔ مین کیا تم کو دینے مین بخیلی کرتا ہون واللہ اگر میرے پاس اتنی نعمتین ہوتین جتنے تہامہ مین درخت ہین تو مین تمہین دل کھول کر تقسیم کر دیتا۔ اور اونہین کچہہ بہی بخل بزدلی اور جہوٹ کو روا نہ رکھتا۔ پہر اپنے اونٹ کے کوہان کے بال اٹھا لئے۔ اور فرمایا کہ یہ اونٹ اور یہ بال جو میرے پاس ہین یہ بہی تمہارے مال غنیمت سے نہین ہین مجھے جو ملتا ہے وہ خمس یا پانچوان حصّہ ملتا ہے اور وہ بہی پہر تمہین لوگون پر لوٹ جاتا ہے۔

پہر رسول اللہ نے اون کے تالیف قلوب کے لئے اونہین غنیمت مین سے مال دیا۔ یہ لوگ قوم کے اشراف اور سردار تھے۔ آپ انکے اسلام کے سبب سے ان کی تالیف قلوب کرنا چاہتے تھے۔ ابوسفیان اوس کے بیٹے حضرت معاویہ کو اور حکم بن حزام اور علاء بن جاریہ الثقفی اور حارث بن ہشام اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبدالعزی اور عیینۃ بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس اور مالک بن عوف النصری مین سے ہر ایک کو سو سو اونٹ عنایت کئے۔ اور پہر

اوروں کو سو سو اونٹ سے کم دیے - اونمین سے جنہین سو سو اونٹ سے کم دئے بعض لوگ یہ ہین - مخرمۃ بن نوفل الزہری عمیر بن وہب ہشام بن عمرو سعید بن یربوع - اور عباس بن مرداس کو تین اونٹ دئے جس سے وہ ناراض ہوگیا اور کہنے لگا ؎

کانت نہابا تلافیتہا		بکری علی المہر فی الاجرع

یہ اونٹ اوسی لوٹ کے ہین - کہ جسے مین نے اپنے گھوڑے پر چڑہ کر اور ریت مین حملہ کر کے حاصل کیا ہے

وایقاظی القوم ان یرقدوا		اذا ہجع الناس لم اہجع

اور لوگ جب سو جاتے تہے تو مین نے اونہین جگایا ہی اور جب لوگ نیند مین مدہوش ہوتے تہے تو مین اوسوقت کبہی غافل نہین رہتا تہا -

فاصبح نہبی ونہب العبید		بین عیینۃ والاقرع

اب میری لوٹ کا اور میرے غلامون کی لوٹ کا مال عیینہ اور اقرع کو دیا جارہا ہے -

وقد کنت فی الحرب ذا تدرا		فلم اعط شیئا ولم امنع

حالانکہ مین نے تو لڑائی مین بڑی دلاوری اور جوانمردی کے کام کئے ہین اور مجہی ہی کچہہ نہ دیا گیا - اور مجہہ ہی سو انکار نہ کیا گیا

الا افائل اعطیتہا		عدید قوائمہ الاربع

مگر اون اونٹ کے بچون سے کہ جنکے واسطے مین نے اپنے گہوڑے کے چار پیر ونکو برابر تعداد مین ضربین لگائی ہین

وما کان حصن ولا حابس		یفوقان مرداس فی المجمع

حالانکہ عیینہ کا باپ حصن اور اقرع کا باپ حابس میرے باپ مرداس سے کسی مجمع مین کچہہ برتر و بہتر نہین سمجہے

وما کنت دون امرئ منہما		ومن تضع الیوم لا یرفع

اور مین بہی ادن دونون سے کسی طرح کم درجہ کا آدمی نہین ہون - اور ان باتون کے عرض کرنے کی اس لئے ضرورت ہوئی ہے کہ جو آج بے قدر رہے گا وہ پہر کبہی سر بلندی اور عزت نہین پاسکتا ہے -

پہر رسول اللہ نے اوسے اور اسقدر مال دیا - کہ وہ بہی راضی ہوگیا -

صحابہ مین سے کسی شخص نے کہا - یا رسول اللہ آپنے عیینہ اور اقرع کو غنیمت کا مال دیا - مگر جعیل بن سراقہ کو کچہہ نہ دیا - فرمایا کہ جعیل میرے نزدیک تمام روے زمین کے ایسے آدمیون سے جیسے عیینہ اور اقرع ہین کہین بہتر ہے - مگر مین نے اون کو تالیف قلوب کے لئے دیا ہے - اور جعیل کے اسلام پر مین نے بہروسہ کیا ہے -

۱۳۴ ذوالخویصرہ کا رسول اللہ پر بے انصافی کا الزام لگانا -

کہتے ہین - کہ ذوالخویصرۃ التمیمی نے اِس تقسیم کے وقت رسول اللہ صلعم سے کہا - کہ آپ نے آج انصاف نہ کیا - رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر مین نے ہی انصاف نہ کیا تو پہر دنیا مین کون ہے جو انصاف کرے گا - حضرت عمر نے سُنکر عرض کیا - یا رسول اللہ اجازت ہو تو اِس کی گردن ماردون - آپ نے فرمایا - جانے دو - کچہہ دنون بعد اوس کے شیعہ ہونگے - جو دین مین تربی گہری نگاہون سے دیکہین گے - اور اوس سے ایسے کورے نکل جاینگے جیسے تیر پہینکتے وقت چٹکی سے نکل جاتا ہے - بعض لوگ کہتے ہین - کہ یہ اِس وقت آپ نے نہین فرمایا تہا - بلکہ یہ اوس وقت کا معاملہ ہے جب کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ کے پاس کچہہ مال بہیجا تہا - اور آپ نے اوسے کچہہ لوگون کو تقسیم کیا تہا - جن مین عیینہ اور اقرع اور زید الخیل بہی تہے -

۱۳۵ انصار کا خیال کہ رسول اللہ قریش مین جاملین گے اور رسول اللہ کا اون کو تسلی دینا -

ابو سعید الخدری نے بیان کیا ہے - کہ جب رسول اللہ صلعم نے قریش پر اور دیگر قبائل عرب پر اِن غنائم کو تقسیم کردیا - اور انصار کو کچہہ حصہ نہ دیا - تو وہ اپنے دلون مین طرح طرح کے خیالات کرنے لگے - چنانچہ اون مین سے کچہہ لوگون

سے نے کہا کہ رسول اللہ اب اپنی قوم مین مل گئے۔ یہ بات سعد بن عبادہ نے رسول اللہ کے روبرو بیان کی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ تیرا اس باب مین کیا خیال ہے۔ سعد نے کہا میرے خیال کا کیا اعتبار ہے۔ مین جو کچھ ہون وہ اپنی قوم سے ہون۔ اونکا خیال اگر میرے خیال کے خلاف ہوا تو وہی ہوگا جو اون کا خیال ہوگا میرا خیال اوسوقت کام نہ آئے گا۔ رسول نے فرمایا تو تو اپنی قوم کو میرے روبرو لا کر جمع کر۔ سعد نے اپنے آدمیون کو جمع کیا۔ اور اونہین رسول اللہ کے پاس لایا۔

آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری زبان سے مین سنتا ہون۔ کیا مین اوسوقت تمہارے پاس نہین آیا جب کہ تم گمراہ تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے میرے سبب سے تمہین ہدایت دی۔ کیا تم اوسوقت فقیر نہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہین میرے سبب سے غنی نہین کر دیا۔ کیا تم اوس وقت ایک دوسرے کے دشمن نہ تھے اللہ تعالیٰ نے میرے سبب سے تمہارے آپس مین الفت نہین دیدی۔ سب نے عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ فرماتے ہین سب سچ ہے اور یہ سب اللہ کا اور اللہ کے رسول کا ہم پر فضل و احسان ہے۔

پھر آپ نے انصار سے فرمایا۔ کہ تم اسکا مجھے جواب کیون نہین دیتے۔ اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دین آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو۔ کہ آپ ہمارے پاس جس وقت آئے تھے تو اوسوقت لوگ آپ کی تکذیب کرتے تھے ہم نے تصدیق کی۔ لوگون نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا تھا ہم نے آپ کی مدد کی۔ لوگون نے آپ کو گھر سے آوارہ کر دیا تھا ہم نے آپ کو اپنے پاس پناہ دی۔ اور آپ مفلس تھے ہمنے آپ کو تسلی و تشفی دی۔ اور آپ کے ساتھ جوانمردی کی۔ اے معشر انصار

کیا تمہارے خیالات اِس مردار دنیا کی طرف دوڑ گئے - مین نے تو اِن لوگون کی تالیف قلوب کے لئے اونکے ساتھہ احسان کیا ہے - تاکہ وہ اسلام سے آئین - اور تم پر مین نے تمہارے اسلام کی نسبت بہروسہ کیا ہے - کیا تم اِس بات سے راضی نہین ہو - کہ اور لوگ تو اونٹ بکریان اپنے ساتہہ اپنے گہرون کو لیکر جائین اور تم اپنے گہرون کو رسول اللہ کو لے جاؤ - والذی نفس محمد بیدہ اگر ہجرت کا رتبہ بڑہ کر نہ ہوتا تو انصار کا ایسا رتبہ ہے کہ مین انصار مین سے ایک شخص ہو جاتا - اگر اور لوگ ایک گہاٹی کو جائین اور انصار دوسری کو جائین تو مین اوسی گہاٹی کو جاؤن گا جدہر انصار جاتے ہین - اے اللہ انصار پر رحم کر - اور نیز ابناے انصار اور ابناے ابناے انصار پر رحم فرما ابو سعید کہتا ہے کہ رسول اللہ کی اِن باتون کو سنکر لوگ رو پڑے - اور ایسے آنسو بہائے کہ اون کی ڈاڑہیان تر ہوگئین - اور عرض کرنے لگے کہ ہم رسول اللہ سے ہر طرح راضی ہین - اور کوئی حصّہ بخرہ نہین چاہتے - اور اپنی جگہہ چلے گئے -

۱۳۶ رسول اللہ کا عمرہ اور مدینہ لوٹنا اور مکہ پر عتاب کا عامل مقرر ہونا -

پہر رسول اللہ صلعم نے جعرانہ سے عمرہ کے لئے احرام باندہا - اور مکہ مین آکر عمرہ کیا - اور پہر مدینہ لوٹ گئے - اور مکہ پر عتاب بن اسید کو عامل مقرر کر گئے - اور معاذ بن جبل کو بہی اوس کے ساتھہ اِس لئے چھوڑ دیا - کہ وہ لوگون کو دین کی باتین سکہاے -

اِس سال لوگون کے ساتھہ عتاب بن اسید نے حج کیا - اور لوگون نے اِس سال بہی ویسے ہی حج کیا جیسے عرب حج کیا کرتے تہے - پہر رسول اللہ ذی قعدہ مین یا ذی الحجہ مین مدینہ پہونچ گئے -

۱۳۷ عمرو بن العاص کا عمان کو جانا اور صدقہ وصول کرنا

اِسی سال رسول اللہ نے عمرو بن العاص کو

عمان کو صدقہ وصول کرنے کے لئے جیفر اور عیاذ کے پاس بھیجا جو جلندی کے بیٹے اور بنی ازد مین سے تھے۔ عمرو نے اون کے اغنیا سے صدقہ لیا اور اونہین کے فقرا کو لیکر دیدیا۔ اور مجوس سے جزیہ لیا۔ یہی لوگ شہر کے باشندے تھے۔ اور عرب لوگ حوالی مین رہتے تھے۔ بعض کہتے ہین کہ یہ واقعہ ۸ھ ہجری کا ہے۔

۱۳۸ رسول اللہ کا فاطمہ سے نکاح اور مفارقت اور ابراہیم بن نبی صلعم کی پیدائش۔

اِسی سال رسول اللہ نے ایک عورت کلابیہ سے جس کا نام فاطمہ بنت الضحاک بن سفیان تہا نکاح کیا۔ مگر اوس نے دنیا کو پسند کیا اور بعض کہتے ہین کہ اوس نے رسول اللہ سے استعاذہ کیا اس لئے آپ نے اوسے چھوڑ دیا۔

اِسی سال رسول اللہ کا بیٹا ابراھیم بن النبی صلعم بطن مبارک ماریہ قبطیہ سے ذی الحجہ کے مہینے مین تولد ہوا۔ آپ نے اوسے پرورش کے لئے ام بردہ بنت المنذر الانصاریہ کے حوالہ کر دیا۔ جس کے شوہر کا نام برا بن اوس الانصاری تہا۔ اِس بچے کی دایہ سلمی رسول اللہ کی مولاۃ تہی۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اوس نے ابو رافع کو بہیجا۔ اور اوس نے آکر ابراہیم کے پیدا ہونے کی خوشخبری آپ کو سنائی۔ آپ نے خوشی مین آکر ابو رافع کو ایک غلام عنایت کیا۔

مگر نبی صلعم کی اور عورتون کو بڑی غیرت آئی۔ اور ماریہ کے پیٹ سے جب رسول اللہ کا بیٹا پیدا ہوا تو اونہین نہایت گران گزرا۔

۱۳۹ کعب کا سریہ ذات اطلاح پر اور عیینہ کا بنی العنبر پر اور بی بی عائشہ کی منت غلام آزاد کرنیکی

اِسی سال رسول اللہ صلعم نے کعب بن عمیر کو شام کی طرف ذات اطلاح کو بہیجا۔ جہان قضاعہ کے کچھہ لوگ رہتے تھے۔ کہ وہ جاکر اونہین اسلام کی دعوت کرے۔ کعب کے ساتھ

پندرہ آدمی تھے - وہ اون کے پاس گیا - اور اونہین اسلام کی دعوت کی مگر اونہون نے نہ مانا - یہان قضاعہ کا رئیس ایک شخص سدوس نام تہا - یہ لوگ مسلمانون کے برخلاف اُٹھہ کھڑے ہوے اور اونہین قتل کرڈالا - صرف ایک ابن عمیر بچ گیا - اور مدینہ چلا آیا۔

اسی سال رسول اللہ نے عیینہ بن حصن الفزاری کو تمیم کے بطن بنی العنبر کی طرف روانہ کیا - اوس نے جاکر اون پر تاخت کی اور اونکی عورتین پکڑ لایا -

بی بی عائشہ نے یہ منت مانی تھی کہ بنی اسمعیل مین سے ایک غلام آزاد کرون گی - اس لئے رسول اللہ نے اون سے کہا کہ یہ بنی العنبر کے قیدی ہمارے پاس آئے ہین - مین ایک اونمین سے تمہین دیتا ہون تم اوسکو آزاد کردو -

۹ سنہ ہجری

اسلام کعب بن زہیر

۷۰ ابجیر کا اسلام اور اوسکے بہائی کعب کا رسول اللہ کی توہین کرنا اور رسول اللہ کی ناراضی پر بجیر کا کعب کو اطلاع دینا -

کہتے ہین - کہ کعب بن زہیر بن ابی سلمی اور ابو سلمی ربیعۃ المزنی اور اوس کے ساتہہ اوس کا بہائی بجیر اپنے وطن سے نکلے اور ابرق العزاف تک دونون ساتہہ ساتہہ آئے - وہان بجیر نے کعب سے کہا کہ تو یہان بکریون کی نگرانی کرتا رہ مین اس شخص کے (یعنی رسول اللہ کے) پاس ہو آؤن - اور اوسکی باتین سنون کہ وہ کیسا آدمی ہے - اس لئے کعب تو ابرق العزاف مین رہا اور بجیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور وہان مسلمان ہوگیا - اور پہر اس کی خبر کعب کو بھی پہونچی - تو اوس

یہ اشعار کہے

الا ابلغا عنی بجیراً رسالۃً	فہل لک فیما قلت ویحک ہل لکا

ارے دونو قاصدو - بجیر کے پاس یہ میرا خط یا یہ نام پہونچا دو - کہ تو نے جو کہا (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تو اوس سے تجھے کیا فائدہ ہوا -

سقاک بہا المامون کاساً رویۃً	فانہلک المامون منہا وعلکا

تجھے مامون نے ایک بہرا ہوا پیالہ پلا دیا - اور ایک مرتبہ اوس نے سیراب کرنے کے بعد تجھے پہر مکرر اوس سے سیراب کیا (یعنی خوب ہی تجہہ پر اپنے دین کا اثر ڈالدیا - مامور اوس زمانہ مین عربون مین اوس شخص کو کہتے تہے جو جنات کی طرف سے خبرین بتایا کرتا تہا اور جنات اوسکو اون باتون کا امر کیا کرتے تہے - اِس سے یہ غرض تہی کہ گویا رسول اللہ بہی جو وحی کی باتین بتاتے ہین وہ درحقیقت جنات کی طرف سے ہین)

ففارقت اسباب الہدیٰ واتبعتہٗ	علے ای شیٔ ویب غیرک دلکا

تو نے ہدایت کے راستون سے مفارقت کرلی - اور اوسکا (یعنی محمدؐ کا) اتباع کیا - معلوم نہین تیرا دشمن اجڑ و تجھے اوس نے کس چیز کی ہدایت کی -

علے خلق لم تلف اماً ولا اباً	علیہ ولم تدرک علیہ اخا لکا

تجھے اوسنے وہ خلق سکہایا ہے - کہ تو نے اوسپر نہ تو اپنے مان باپ کو عمل کرتے پایا - اور نہ تو نے اپنے بہائی کو اوسے برتتے دیکہا -

فان انت لم تفعل فلست بآسف	ولا قائل اما عثرت لعالکا

اگر تو نے میری باتون پر عمل نہ کیا تو مین تجہہ پر کچہہ افسوس نہین کرتا - اور ایسا ناراض ہون - کہ اگر تجھے ٹہوکر لگے تب بہی تجھے یہ بہی کہنے والا نہین کہ دیکہنا بچنا -

جب یہ خبر رسول اللہ صلعم کو پہونچی - تو آپ نے اوسکے قتل کا حکم دیا - اور نہایت ہی غصہ ہوے - اسکا حال بجیر نے اوسوقت جب کہ رسول اللہ طائف سے لوٹ کر آئے تہے اپنے بہائی کو لکہا - اور کہا اپنے بچنے کی فکر کر - اور میرے نزدیک یہ دشوار ہے کہ تو اپنی جان بچا سکے - اور یہ بہی لکہا کہ جس وقت میرا خط تیرے پاس پہونچے تو اوسی وقت مسلمان ہوجا اور رسول اللہ کے پاس چلا آ کیونکہ جب کوئی مسلمان ہوجاتا ہے تو وہ پہر اوس کے پہلے قصور سب معاف کردیتے ہین -

۱۴۱ کعب کا اسلام اور اوسکا رسول اللہ کی تعریف مین قصیدہ پڑہنا اور رسول اللہ کا اپنی چادر اوسے انعام مین دینا جسے حضرت معاویہ نے تبرکاً خرید لیا اور خلفاے عباسیہ کے پاس اوس کا ہونا -

اِس لئے کعب مسلمان ہوگیا - اور مدینہ کو آیا - اور آکر اپنی سواری مسجد نبوی کے دروازہ پر کہڑی کی - رسول اللہ صلعم اوس وقت اپنے اصحاب مین بیٹہے ہوئے تہے - کعب کہتا ہے کہ مین نے نبی صلعم کو آپ کی صفتون سے اور اس سبب سے پہچان لیا کہ لوگ اون کی طرف مخاطب ہوکر باتین کرتے تہے - پہر مین مسلمان ہوا - اور مین نے کہا الامان یا رسول اللہ - مین آپ سے پناہ مانگتا ہون رسول اللہ نے فرمایا تو کون ہے - کہا مین کعب بن زہیر ہون فرمایا وہ ہی شخص جو کہتا ہے - اور پہر حضرت ابوبکر کی طرف مُنہ پہیر کے پوچہا - کہ اِس نے کیا کہا ہے - حضرت ابوبکر نے وہ ابیات پڑہین کہ جن کا اول مصرع یہ تہا ؎

الا ابلغا عنی بُجَیْرًا رسالۃً

کعب نے کہا مین نے رسول اللہ اِس طرح نہین بلکہ اِس طرح کہا ہے ؎

سَقَاکَ بِھَا المامون کاساً رویۃً	فَاَنْھَلَکَ المامُونُ منھا وعلّکا

تجھے مامون نے ایک بھرا ہوا پیالہ پلادیا اور سیراب کردیا۔ اور پھر مکرر اوسے تجھے پلایا (یعنی بار بار پلاکر تیرے دلکو کامل تسلی دیدی۔ مامون سے مراد رسول اللہ ہین جسے اوس نے مامور سے بدل دیا ہے۔م

رسول اللہ صلعم نے فرمایا مامون واللہ خوب لفظ ہے۔ بعض علمانے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مامور کو بُرا سمجھا تھا کیونکہ عرب لوگ مامور اوس شخص کو کہا کرتے تھے۔ کہ جو اپنی طرف سے کوئی نئی بات بیان کیا کرتا تھا۔ اِس سے اون کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ جن آکر اوسے اِن باتون کا امر کیا کرتے ہین۔ اور وہ جنون کی طرف سے مامور ہے۔ رسول اللہ صلعم بھی اگرچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے۔ مگر عربون کی اِس عادت کے سبب سے آپ اس لفظ سے کراہیت کرتے تھے پھر جب کعب نے مامون کہا تو آپ راضی ہوگئے۔ کیونکہ آپ وحی پر مامون تھے۔ اور وحی کے امین تھے

انصار نے اِس شعر سے ناک بھون چڑہائے۔ اور کعب کو بُرا بھلا کہا۔ مگر قریش نرم پڑ گئے۔ اور اوس کے اسلام کو پسند کیا۔ پھر اوس نے قصیدہ پڑہا جس کا شروع یہ ہے ؎

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول	متیم عندها لم یفد مکبول

سعاد چلی گئی۔ اور اوس سے میرا دل آج پریشان ہو رہا ہے۔ اور ایسا ہو رہا ہے کہ جیسے کوئی غلام اوسکے پاس ہو۔ اور اوس نے فدیہ نہ دیا ہو اور قید مین پڑا ہوا ہو۔ (سعاد و عدیلے امیم ام اوفہ ام عمرو رباب عذرا اور ام مالک چند عورتون کے نام ہین۔ جو غالباً کسی زمانہ مین عرب مین موجود ہونگی۔ مگر زمانہ جاہلیت مین یہ خیالی معشوق تھے۔ اور شعرا جب کچھہ قصائد وغیرہ نظم کرتے تو انکو مخاطب ٹھیرا کر اونکی تمہید کیا کرتے تھے اسیطرح کعب نے بھی یہان سعاد سے اپنے قصیدہ کی تمہید کی ہے)

جب کعب پڑہتے پڑہتے اپنے اِس قول پر پہونچا۔

وقال كلُّ خليلٍ كنتُ آمُلُهُ | لا أُلهِينَّكَ إنّي عنكَ مشغولُ

اور جو بڑے بڑے دوست تھے اور جن سے مجھے بڑی بڑی امیدین تھین اون مین سے ہر ایک نے مجھ سے کہا۔ کہ (جب رسول اللہ تجھ سے بیزار ہین تو) مین نے تجھے چھوڑ دیا۔ مین اپنے ہی کام مین مشغول ہون تجھ سے بات نہین کرسکتا۔

فقلتُ خلّوا سبيلي لا أبا لكمُ | فكلُّ ما قدّرَ الرحمنُ مفعولُ

تب مین نے اون سے کہا۔ کہ میرا راستہ چھوڑو۔ خدا تمھارا بھلا کرے۔ جو کچھ کہ رحمن الرحیم نے تقدیر مین مقرر کیا وہ ہو کر رہے گا۔

كلُّ ابنِ أنثى وإن طالت سلامتُهُ | يوماً على آلةٍ حدباءَ محمولُ

جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اگرچہ وہ کتنی ہی مدت سلامت کیون نہ رہے۔ مگر پھر بھی آخر کار ایک روز سختی کے آلہ پر اٹھایا ہی جاے گا۔

نُبِّئتُ أنّ رسولَ اللهِ أوعدني | والعفوُ عندَ رسولِ اللهِ مأمولُ

مین نے سنا ہے۔ کہ رسول اللہ نے مجھے دھمکی دی ہے۔ اور میرے خلاف فرمان جاری کیا ہے۔ مگر رسول کی ذات سے میرے جرم کے معاف ہونیکی مجھے امید ہے۔

پھر کہا

في فتيةٍ من قريشٍ قالَ قائلُهم | ببطنِ مكّةَ لمّا أسلموا زُولوا

جب وہ (مہاجرین) لوگ مسلمان ہوگئے تو قریش کے نوجوانون مین اون مین سے کسی کہنے والے نے بطن مکہ مین کہا۔ کہ اب تم یہان سے نکل جاؤ۔

زالوا فما زالَ أنكاسٌ ولا كُشُفٌ | عندَ اللقاءِ ولا ميلٌ معازيلُ

جس سے وہ نکل گئے۔ لیکن اگرچہ وہ نکل گئے۔ مگر نہ تو وہ سستی و ضعف سے گئے اور نہ لڑائی وقت بھاگ کر

اور نہ اِس وجہ سے کہ گھوڑے سے کی پشت پر نہ بیٹھ سکتے تھے اور نہ اِس لئے کہ اونکے پاس نیزے نہ تھے۔

تو رسول اللہ صلعم نے قریش کی طرف دیکھا۔ اور اشارہ کیا کہ اوسے سنین۔ اور وہ پڑھتے پڑھتے یہان تک پہونچا

یَمْشُوْنَ مَشْیَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ یَعْصِمُهُمْ	ضَرْبٌ اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِیْلُ

وہ نہایت عمدہ اونٹون کی چال چلتے ہین۔ اور جس وقت کہ خوف سے کالے کالے بودے بھی راستہ چھوڑ کر ہٹ جائین تو اوس وقت اونکی حفاظت آگے چلنے ہی مین ہوتی ہے۔ (یہان تنبل ہونے سے مراد بادشاہی احدی سے ہے جو اپنی جگہہ سے ہٹتے ہی نہین ہین)

لَا یَقَعُ الطَّعْنُ اِلَّا فِیْ نُحُوْرِهِمْ	وَمَا لَهُمْ عَنْ حِیَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِیْلُ

وہ ایسے دلاور ہین۔ کہ برچھون کے وارون کو اپنے گردنون پر لیا کرتے ہین۔ اور موت کے چشمون سے پیچھے نہین ہٹتے۔

انصار پر اون کی غلظت اور سختی کے سبب سے تعریض کرنے لگا۔ اِس سے قریش نے اوسکے قول کو ناپسند کیا اور کہا تو نے جو ہماری تعریف کی ہے اور اون کی برائی کی تو یہ ہماری تعریف نہین ہو سکتی۔ اور قریش نے اوسکی تعریف کو قبول و منظور نہ کیا۔ اور انصار کو یہ بہت گران گزرا کہ اوس نے اونکی ہجو کی۔ اور اس واسطے انھون نے شکایت کی۔ اِس پر کعب نے اونکی تعریف مین یہ اشعار کہے

مَنْ سَرَّهٗ کَرَمُ الْحَیَاةِ فَلَا یَزَلْ	فِیْ مِقْنَبٍ مِنْ صَالِحِی الْاَنْصَارِ

جو شخص کہ اپنی زندگی فضل و کرم کے ساتھ بسر کرنے سے خوش ہو اوسے چاہیئے کہ وہ انصار کی صالحین کی جماعت مین ہمیشہ رہا کرے۔

وَرِثُوا الْمَکَارِمَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ	اِنَّ الْخِیَارَ هُمْ بَنُو الْاَخْیَارِ

ان کے مکارم پشت در پشت بزرگون سے چلے آئے ہین - وہ اچھے لوگ ہین - اور اچھے لوگون کے بیٹے ہین -

کالجمر غیر کلیلة الابصار		النّاظرون باعین محمرّة

وہ ایسی سرخ آنکھون سے جیسے اخگر ہو دیکھا کرتے ہین اور کند نگاہون سے نہین دیکھتے - (یہ ایک جلال کی صفت ہے)

یوم الهیاج وسطوة الجبّار		الباذلون نفوسهم ودمائهم

اور جب کبھی جوش اور سطوت جبار یعنی جنگ و پیکار کا دن ہوتا ہے تو اوس روز یہ لوگ اپنی جانین اور خون اسد کی راہ مین خرچ کیا کرتے ہین -

بدماء من قتلوا من الکفّار		یتطهّرون یرونه نسکًا لهم

وہ کفار کو قتل کرتے اور اپنے آپ کو اون کے خون سے مطہر اور پاک کیا کرتے ہین - اور اسے وہ شریعت کے قواعد اور مناسک مین سے سمجھتے ہین -

اِسکی اور بھی بہت بیتین ہین - یہ سُنکر رسول اسد نے اپنی چادر جو آپ اوڑھے ہوئے تھے اوسے اُڑھا دی -

جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا - تو اونھون نے کسی کو کعب کے پاس بھیجا - کہ رسول اسد کی چادر وہ اوسکے ہاتھہ فروخت کر دے - کعب نے کہا کہ رسول اسد کے کپڑے تو مین کسی کو نہ دونگا - لیکن جب کعب مرگیا - تو حضرت معاویہ نے وہ چادر بیس ہزار (۲۰۰۰۰) درہم دیکر اوس کی اولاد سے مول لے لی - یہی چادر ہے جو اس وقت (سنہ ۶۱۸ھ مین) خلفا کے پاس موجود ہے -

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ رسول اسد نے کعب کے قتل اور اوسکی زبان قطع

قطع کرنے کا حکم دیا تھا - کیونکہ اوس نے ام ہانی بنت ابی طالب کی نسبت ایک غزل کہی تہی - اور اوس مین اوس کے حسن وجمال کا ذکر کیا تھا -

غزوہ تبوک

۱۴۲ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کی تیاری کرنا اور منافقون کا جی چرانا -

جب رسول اللہ صلعم طائف سے لوٹ کر مدینہ پہونچے تو آپ وہان ذی الحجہ سے لیکر رجب تک مقیم رہے - پہر آپ نے لوگون کو حکم دیا - کہ روم کی غزا کے لئے تیاری کرین - آپ نے اپنے مقصد کا حال اونہین اس واسطے بتا دیا تہا - کہ بہت دور جانا تہا - اور شدت کی گرمی تہی - اور دشمن بڑا قوی تہا - اس سے پیشتر رسول اللہ کا یہ حال تہا - کہ جب کہین غزا کرتے تو جہان جانا ہوتا اوس کا حال کسی سے نہ کہتے بلکہ کچھ اور مشتہر کیا کرتے تہے -

اس غزوہ کا سبب یہ ہوا تہا - کہ نبی صلعم کو یہ خبر ملی تہی - کہ پادشاہ روم کا اور اوس کے پاس کے نصرانی عربون کا رسول اللہ پر غزا کرنے کا ارادہ ہے - اس واسطے رسول اللہ نے اور مسلمانون نے تیاری کی - اور روم کی طرف روانہ ہوئے - راستہ مین گرمی سخت و شدت کی تہی - اور ملک مین پانی کا قحط ہو رہا تہا - اور لوگ بہت عسرت مین تہے - مدینہ مین اوس وقت پہل پختگی کے قریب آگئے تہے - لوگ چاہتے تہے کہ میوہ جات کہانے کے لئے قیام کرین - اس لئے اونہون نے تیاری تو کی مگر بے دلی اور کراہت کے ساتہ اسی لئے اس جیش کا نام جیش العسرۃ رکہا گیا تہا -

رسول اللہ صلعم نے جد بن قیس سے جو روسار المنافقین مین سے تہا پوچہا - کہ بنی الاصفر (یعنی رومیون) سے شمشیر بازی اور لڑائی کو تیرا دل چاہتا ہے - کہا میرے لوگ سب جانتے ہین کہ مجہے عورتون سے بڑی محبت ہے اور مجہے یہ ہی خوف ہے کہ جب بنی الاصفر کی عورتون کو دیکہون گا تو مجہہ سے صبر نہ ہو سکے گا - اگر آپ کی مرضی ہو تو مجہے گہر ہی رہنے کی اجازت دیجیے - اور فتنہ مین مت ڈالیے - رسول اللہ نے فرمایا اچہا تجہے اجازت ہے پہر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی - وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ط (اور ان ہی منافقون مین وہ نابکار بہی ہے جو کہتا ہے کہ مجہے گہر رہنے کی اجازت دیجیے - اور حسینان روم کی بلا مین نہ پہنسایئے - دیکہو یہ لوگ آپ ہی بلا مین گر پڑے ہین - حسینان روم کی بلا نہ سہی نافرمانی خدا کی ہی بلا سہی - اور جہنم بے شک سب کافرون کو گہیرے ہوئی ہے) اور بعض منافقین نے یہ بہی کہا تہا کہ ایسی گرمی مین گہر سے نہ نکلنا - اِس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوا لَا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ط (اور یہ منافق اور لوگون کو بہی سمجہانے لگے - کہ اِس گرمی مین گہر سے نہ نکلنا - سو اے پیغمبر اِن لوگون سے کہو - کہ گرمی تو دوزخ کی آگ کی بہت شدید ہے کیا اچہا ہوتا جو انہین اتنی سمجہہ ہوتی) -

۳۴۱ حضرت ابوبکر عمر اور عثمان وغیرہ کا عطیہ اور ابن اُبی کا غزوہ مین نہ جانا -

پہر نبی صلعم نے تیاری کی - اور حکم دیا کہ لوگ فی سبیل اللہ نفقہ دین اس لیے دولتمندون نے غریبون کو جو کچہہ ہو سکا وہ دیا - حضرت ابوبکر کے پاس جو خیرات مین سے مال

ویتے دیتے ابہی باقی رہ گیا تہا وہ سب دیدیا (حضرت عمر کے عطیہ کا حال ابن الاثیر نے نہین لکہا ہے۔ مگر اونہون نے بہی اپنے مال کا نصف حصہ دیدیا تہا) حضرت عثمان نے ایک بہت بڑا عطیہ دیا۔ کہ کسی نے بہی اوس قدر نہین دیا کہتے ہین کہ تین سو اونٹ اور ایک ہزار دینار دئے تہے۔

پہر کچہہ مسلمان روتے ہوے نبی صلعم کے پاس آئے۔ جن مین سات آدمی انصار کے تہے۔ یہ لوگ بہت غریب تہے۔ اونہون نے عرض کیا کہ ہمارے پاس کوئی سواری نہین ہے سواری ہمین عنایت ہو۔ آپنے فرمایا کہ میری پاس تو نہین ہے۔ مین تمہین سواری کہان سے دون۔ ناچار وہ روتے ہوئے لوٹ گئے راستہ مین یامین بن عمیر بن کعب النضری ملا۔ اوس نے پوچہا کہ تم کیون روتے ہو۔ اونہون نے اپنا حال اوس سے بیان کیا۔ یہ سنکر ابولیلی عبدالرحمن بن کعب اور عبداللہ بن مغفل المزنی نے ایک اونٹ اونہین دیا۔ جس پر وہ یکے بعد دیگرے سوار ہوتے ہوئے رسول اللہ کے ساتہہ روانہ ہو لئے۔

اور کچہہ اعراب رسول اللہ پاس آئے۔ اور چلنے کے لئے عذر کرنے لگے۔ مگر اللہ تعالی نے اونکے عذر کو نہین مانا۔ کچہہ لوگ ایسے بہی تہے جو اِس وقت رسول اللہ کے ساتہہ غزوہ مین شریک نہ ہو سکے۔ اون کو منافقون کی طرح کچہہ دین مین تو شک نہ تہا۔ بلکہ اون کو واقعی عذر تہا۔ اِن مین کعب بن مالک مرارۃ بن الربیع ہلال بن امیہ اور ابوخثیمہ تہے۔

پہر جب رسول اللہ صلعم روانہ ہوے تو عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے ہمراہیون سمیت جو اہل نفاق سے تہے رسول اللہ کے ساتہہ نہ گیا۔ اور مدینہ ہی مین رہ گیا۔

۱۴۴ رسول اللہ کا علی کو اپنے اہل پر خلیفہ کرنا	اِس وقت رسول اللہ نے مدینہ پر (پہلے کیطرح)

اور ہارون سے تشبیہ دینا اور رسول اللہ کے بعد کی خلافت کا اوس سے ثابت ہونا

سباع بن عرفطہ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ اور جیسے حضرت عثمان کو پہلے مدینہ مین اپنی اہل پر خلیفہ کر گئے تھے ایسے ہی اسوقت حضرت علی بن ابی طالب کو اپنی اہل پر خلیفہ کر گئے مگر منافقون نے افواہ اڑا دی کہ رسول اللہ نے اونہین مدینہ مین استثقال کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے اور ساتھہ لیجانا اون کا رسول اللہ کو ایک بوجھہ معلوم ہوا ہے وہ کچھہ کام کے نہین ہین۔ جب حضرت علی نے یہ بات سُنی تو اونہون نے ہتیار لئے اور رسول اللہ کے پاس پہونچے۔ اور منافقون کی افواہ کا حال آپ کو سُنایا۔ رسول اللہ نے فرمایا منافق جھوٹ بکتے ہین۔ مین نے تمہین اپنی اہل پر خلیفہ کیا ہے۔ جنہین مین مدینہ مین چھوڑ آیا ہون۔ تم جاؤ۔ اور میرے اہل اور اپنی اہل پر میری خلافت کرو۔ (مگر حضرت علی کو منافقون کی اس جھوٹی افواہ سے بڑا غصہ آرہا تھا۔ اور لڑائی سے لوٹ جانا نہین چاہتے تھے۔ اور اوسکی فضیلت و امتیاز بین الاقران کو چھوڑ کر عورتون کی نگرانی مین پڑے رہنے کو ذلیل و حقیر سمجھتے تھے لیکن رسول اللہ کا بڑے دشمن سے مقابلہ تھا۔ اور معلوم نہ تھا کہ نتیجہ کیا ہو۔ اہل وعیال پر کسی شخص کا نگران رہنا ضرور تھا اس لئے آپ نے اون کی تسلی و دلدہی کے لئے یہ بھی فرمایا۔ کہ) کیا تم اس سے راضی نہین ہو۔ کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسی کے لئے ہارون تھے۔ مگر میرے بعد نبی نہو گا۔ یہ سُنکر حضرت علی لوٹ گئے اور رسول اللہ آگے روانہ ہو گئے۔ (اس حدیث سے شیعہ لوگ یہ دلیل لاتے ہین کہ رسول اللہ کے بعد قوم کی خلافت پر حضرت علی کا حق تھا۔ اور جو صحابہ نے اون سے یہ حق لے لیا۔ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کو خلیفہ بنایا سو جتنے صحابہ اس راے مین شریک تھے وہ سب کافر تھے۔ جس سے تمام صحابہ کا فر

ٹہیرتے ہین - اور بعض رافضی یہان تک بہی بڑہ گئے ہین - کہ حضرت علی نے بہی جو اپنا حق لینے مین سستی کی - اور ابوبکر عمر اور عثمان سے خلافت چہیننے کے لیے نہ لڑے یہ اون کا قصور تہا اور وہ بہی کافر تہے - نعوذ باللہ ایسے اعتقاد سے کہ جس سے تمام صحابہ ادنیٰ و اعلیٰ ایک دم کافر ٹہیر جائین - تو بہلا اسلام پہر کہان رہا - رسول اللہ نے حضرت علی ہی کو خلیفہ نہین کیا تہا - بلکہ اور صحابہ کو بہی بار بار خلیفہ کیا کرتے تہے - اوس سے رسول اللہ کی بعد کی خلافت سے کیا تعلق ہے - اور اِس وقت تو علی کو قوم پر خلیفہ ہی نہین کیا تہا - قوم تو رسول اللہ کے ساتہ تہی - اون کو صرف اہل پر خلیفہ کیا تہا - حالانکہ جو بڑی خلافت مدینہ کی اور امامت کی تہی وہ سباع کو دی تہی اگر اِس خلافت سے کچہہ حق پیدا ہوتا تو سباع کا حق بڑا تہا - نہ حضرت علی کا -)

۱۴۵ ابوخیثمہ کا رسول اللہ کے پاس تبوک مین آنا -

ابوخیثمہ جس کا ذکر ابہی اوپر آچکا ہے کئی روز مدینہ مین رہا - ایک روز وہ اپنے گہر سے باہر آیا - اوسکی دو بیبیان تہین - اون مین سے ہر ایک نے اپنے عریش مین چہڑکاؤ کیا تہا - اور ابوخیثمہ کے واسطے ٹہنڈا پانی رکہا تہا - اور کہانا بہی اوسکے لیے تیار کیا تہا - جب اوس نے اپنے گہر مین ایسی آسائش دیکہی تو کہا - کہ رسول اللہ تو گرمی اور آندہیون مین ہون - اور ابوخیثمہ ایسے ٹہنڈے سایہ مین رہے اور ٹہنڈے پانی پیے - یہ تو انصاف کی بات نہین ہے - واللہ مجہے یہ عریش اوسوقت تک حلال نہین کہ مین رسول اللہ کے پاس نہ جاؤن - پہر سفر کا توشہ مہیا کیا - اور اپنے پانی لیجانے کے اونٹ پر سوار ہو رسول اللہ کے پیچہے روانہ ہوا - اور جا کر تبوک مین خدمت سے فیض یاب ہوا - لوگون نے اوسے دیکہا تو عرض کیا یا رسول اللہ کوئی سوار آرہا ہے - آپ نے فرمایا یہ ابوخیثمہ

ہو گا - پہر راستے مین دیکہہ کر بولے - کہ ہان ہان ابوخیثمہ ہی تو ہے - پہر وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور اپنا سب حال بیان کیا - رسول اللہ نے اوس کے لیے دعاے خیر دی -

۴۷ حجر مین رسول اللہ کا ثمود کے چشمہ سے پانی پینے کی ممانعت کرنا اور آپ کی دعا سے پانی برسنا -

رسول اللہ صلعم جب تبوک کو چلے - تو راستہ مین حجر کا علاقہ آیا - جہان قوم ثمود رہا کرتی تہی - وہان رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اس پانی کو کوئی نہ پیئے - اور نہ اوس سے وضو کرے - اور جو کسی کے پاس (اس پانی سے) گندہا ہوا آٹا ہو اوسے پہینک دو اور اپنے اونٹون کو کہلا دو - اور خود اوس کو نہ کہاؤ - اور تم مین سے کوئی شخص رات کو اکیلا نہ نکلے - سب آدمیون نے رسول اللہ کے حکم کی تعمیل کی - کوئی اکیلا باہر نہ گیا - مگر دو شخص بنی ساعدہ کے اکیلے اکیلے باہر چلے گئے - ایک تو اپنی قضاے حاجت کے لئے گیا تہا - اور دوسرا اپنا اونٹ ڈہونڈہنے کو نکلا تہا - پہلے کو تو خناق کی بیماری ہوگئی اور دوسرا جو اونٹ ڈہونڈہنے نکلا تہا ہوا مین اڑ گیا - اور کوہستان طی کے پہاڑون مین چلا گیا جب رسول اللہ کو اِس کی اطلاع ہوئی - تو آپ نے فرمایا - کیا مین نے تمہین اکیلا نکلنے کے لئے منع نہین کیا تہا - پہر جس کو خناق کی بیماری ہوگئی تہی - اوس کے واسطے آپ نے دعا مانگی - اور وہ اچہا ہوگیا - دوسرا جسے ہوا اڑا لے گئی تہی اوسے طی نے جب رسول اللہ مدینہ لوٹ کر آئے تہے بطور تحفہ کے آپ کے پاس بہیجا تہا -

یہان حجر مین لوگون کے پاس پانی نہ رہا - اِس لئے اونہون نے رسول اللہ سے پانی نہونے کی شکایت کی - آپ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی - اور اللہ نے ایک ابر بہیجا -

جس سے مینہ برسا اور لوگ خوب سیراب ہو گئے - اِس وقت ایک منافق بھی رسول اللہ کے ہمراہ تہا - جب مینہ آیا تو کسی مسلمان نے اوس سے کہا کہ اس کے بعد کیا ہو گا - یعنی اس ابر سے مینہ برسے گا یا نہین - بولا کہ یہ ابر کا ٹکڑا ہے اسی طرح گزر جاوے گا -

۲۷۴ رسول اللہ کی اونٹنی کا گمنا اور آپ کا اوسے دیکھے بتا دینا اور ابن حزم اور ابن الصیت

رسول اللہ کی اونٹنی کہین راستہ مین کہو گئی تہی - آپ نے اپنے اصحاب سے جن مین عمارہ بن حزم بہی تہا اور جو بیعت عقبہ اور جنگ بدر مین شریک تہا فرمایا - کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ محمدؐ تم سے تو آسمان کی خبرین بیان کیا کرتا ہے اور اتنا نہین جانتا کہ اوسکی اونٹنی کہان ہے - مین تو اس کے سوا جو اللہ تعالیٰ مجھے بتا دے اور کچہ بہی نہین جانتا ہون - وہ اونٹنی وادی کی فلان گہاٹی مین ایک درخت سے اولجہی ہوئی ہے اوسکی نکیل پیر مین اولجہ گئی ہے - یہ لوگ سنتے ہی وہان دوڑے اور اوسے درخت سے جا کر نکال لاوے - اِسکے بعد عمارہ اپنے لوگون مین آیا - اور از راہ تعجب رسول اللہ نے جو اپنے ناقہ کا حال بیان کر دیا تہا اوس کا ذکر کرنے لگا - زید بن الصیت قینقاعی منافق تہا اور عمارہ کے ہی لوگون مین رہتا تہا اوسی نے یہ بات کہی تہی کسی نے عمارہ سے کہدیا کہ زید نے اِس اِس طرح سے کہا تہا عمارہ سنتے ہی اوٹہا اور زید کی گردن پر لاتین ماریں اور کہنے لگا کہ یہ آفت عظیم میرے ہی ہمراہیون مین ہے اور مجہے خبر بہی نہین - نکل یہان سے عدو اللہ بعض لوگ کہتے ہین کہ زید نے اپنی اس بات سے توبہ کر لی تہی - اور پہر اچہا مسلمان ہو گیا تہا - اور بعض کہتے ہین کہ نہین اوسنے توبہ نہین کی - ہمیشہ اوسے لوگ متہم کرتے رہے - اور وہ اسی حالت مین مر گیا -

۴۸ ابوذر کا لشکر سے پیچھے رہ جانا اور رسول اللہ کی پیشین گوئی اور عقل کے نزدیک اوسکی کوئی وجہ نہونا۔

ابوذر کا راستہ مین اونٹ تھک گیا جس سے ابوذر کو لشکر کے ساتھہ چلنا دشوار ہوگیا۔ اور وہ پیچھے رہ گیا لوگون نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ابوذر پیچھے رہ گیا۔ آپ نے فرمایا رہ جانے دو۔ اگر اوس مین کچھہ خیر ہوگی تو اللہ تعالیٰ اوسے تمھارے پاس پھر بھیجدے گا۔ آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی پیچھے رہ جاتا تو یہی فرمایا کرتے تھے۔

ابوذر اپنے اونٹ کے پاس ٹھیر گیا۔ اور جب اوسے دیر ہوگئی۔ تو اوس نے اپنا اسباب اونٹ پر سے لیا اور اپنی پیٹھہ پر لاد کر رسول اللہ کے پیچھے پیچھے پیدل ہی چلدیا۔ لوگون نے دور سے دیکھا تو کہا یا رسول اللہ کوئی شخص اکیلا چلا آرہا ہے آپ نے فرمایا ابوذر ہوگا۔ جب لوگون نے غور سے دیکھا۔ تو بول اُٹھے۔ کہ ہان ہان ابوذر ہی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ابوذر پر خدا رحمت کرے۔ وہ اکیلا ہی جاے گا۔ اور اکیلا ہی مرے گا۔ اور اکیلا ہی اُٹھایا جاے گا۔ اور اوس کے جنازہ پر کچھہ مسلمان لوگ آئینگے۔

پھر جب حضرت عثمان نے ابوذر کو اون کی گستاخیون کے سبب سے ربذہ کو نکالدیا۔ تو وہان جاکر کچھہ عرصہ رہنے کے بعد وہ مر گئے۔ وہان اون کے ساتھہ اون کی عورت اور ایک غلام تھا۔ اونھون نے اپنے مرتے وقت اِن دونون کو وصیت کی۔ کہ اونھین غسل دیکر کفن دین۔ پھر جنازہ راستہ پر رکھدین۔ اور جو سب سے اول سوار آئین اون سے دفن مین استعانت لین چنانچہ اونھون نے ایسا ہی کیا۔ کہ اسی مین عبداللہ بن مسعود عراق کے کچھہ آدمیون کے ساتھہ آئے۔ اون کی بی بی نے اون سے

کہا کہ ابوذر مر گئے ہین - اِس سے ابن مسعود رو پڑے - اور کہا رسول اللہ نے سچ فرمایا تہا - کہ تو اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی مرے گا - اور اکیلا ہی اُٹھایا جاے گا - اور پہر اونہین دفن کر دیا (لیکن ابوذر نہ تو اکیلے ہی رہے نہ اکیلے مرے - کیونکہ اونکی بی بی اور غلام اون کے ساتہ ستہے - یہ حدیث اور کتنی ہی اِس قسم کی حدیثین ان لوگون نے گڑہ لی ہین جنہین بعض صحابہ کبار کی شان مین کچہہ خلاف منظور تہا - کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ رسول اللہ کا ابوذر کی نسبت اس پیشین گوئی سے کچہہ مقصد ہو ابوذر نے دین اسلام کے لئے کوئی ایسی بڑی خدمت نہین کی ہے کہ جس سے اون کے افعال کی نسبت رسول اللہ کو پیشین گوئی کی ضرورت ہوتی - اِس سے صرف اتنا ہی منظور ہے کہ کسی طرح حضرت عثمان کے واجبی حکم کی تذلیل کیجاے جو اونہون نے ابوذر کی نسبت دیا تہا -)

۴۹ ایلہ اذرح جربا اور مقنا والون کا جزیہ دینے پر اطاعت قبول کرنا -

پہر رسول اللہ صلعم تبوک مین پہونچے - وہان یوحنا بن روبہ والی ایلہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور جزیہ دینا منظور کیا - اور اس کا ایک نوشتہ بہی لکہدیا - اون کے جزیہ کی تعداد تین سو دینار تک پہونچی تہی - پہر اِس کے بعد خلفاے بنی امیہ نے (زمانہ کے مصالح اور آمدنی کی ترقی کو دیکہہ کر) اون پر کچہہ اور زیادہ کر دیا - لیکن جب عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ آیا تو اوس نے اون سے وہی تین سو دینار لئے -

اِسی طرح اذرح کے لوگون نے بہی سو دینار جزیہ دینا قبول کیا - اور یہ ٹہیرایا - کہ ہر سال رجب کے مہینے مین دیا کرین گے - اور اسی کے ساتہ اہل جربہ نے جزیہ دینے پر صلح کی - اور مقنا والون نے بہی یہ ٹہیرایا کہ اپنے ملک کی ایک چہارم پیداوار

دیا کرین گے۔

۵۰ا خالد کا اکیدر والی دومۃ الجندل کو پکڑ کر لانا۔

اسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اکیدر بن عبد الملک صاحب دومۃ الجندل کی طرف بہیجا۔ جو کندہ کے نصرانیون مین سے تہا۔ اور خالد سے کہا کہ اوسے نیل گاے کا شکار کرتے ہوئے تم پاؤگے (غالباً یہ بات مشہور ہو گی کہ وہ نیل گاے کا شکار بہت کہیلا کرتا ہے) خالد بن الولید فوراً روانہ ہوے۔ اور اس قدر قریب اوس کے قلعہ کے جا پہونچے۔ کہ وہان سے آدمی آنکہہ سے دیکہہ سکے۔ اکیدر اس وقت اپنے مکان کی چہت پر تہا۔ اور شب کا وقت تہا کہ ایک نیل گاے اوسکے دروازہ پر آئی۔ اور کواڑون سے سینگ رگڑنے لگی۔ اکیدر کی عورت نے اوس سے کہا کہ یہ تماشا بہی کبہی تونے دیکہا ہے۔ نیل گاے دروازہ سے سینگ رگڑ رہی ہے۔ اکیدر نے کہا واللہ کبہی نہین۔ پہر وہ قلعہ سے اُترا اور گہوڑے پر سوار ہوا۔ اور کچہہ اپنے اہل بیت کو ساتہہ لیا اور پہر نیل گاے کو پکڑنے کو چلا۔ کہ اسی مین اوسے رسول اللہ کی فوج ملگئی اور اونہون نے اوسے ہی شکار بنا کر پکڑ لیا۔ اور اوسکے بہائی حسان کو مار ڈالا۔ اور خالد نے اکیدر سے دیبا کی ایک قبا لی۔ جس پر سونے کا کام کیا ہوا تہا۔ اور اوسے رسول اللہ کی خدمت مین بہیجا یہان ایسی چیز عربون نے کبہی دیکہی بہی نہ تہی۔ اوسے مسلمان دیکہتے اور ہاتہہ لگا لگا کر نہایت تعجب کرتے تہے۔ کہ دنیا مین ایسی خوبصورت چیزین بہی بنا کرتی ہین۔ رسول اللہ نے فرمایا تم اس سے تعجب کرتے ہو۔ سعد بن عبادہ کی مندیل جنت مین اس سے کہین بہتر ہین۔

پہر جب خالد اکیدر کو لیکر رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے۔ تو آپ نے

اوس کی جان بخشی فرمائی- اور اوس سے جزیہ ٹھیرا کر اوسے چھوڑ دیا-

۱۵۱ رسول اللہ کی مراجعت مدینہ کو

رسول اللہ صلعم تبوک مین کوئی اونیس روز رہے اور اوس سے آگے نہ بڑہے- لیکن رومی اور عرب متنصرہ بہی آپ کی طرف نہ آئے- اِس لئے رسول اللہ مدینہ کو واپس چلے آئے-

۱۵۲ رسول اللہ کی دعا سے چشمہ وادی المشقق سے پانی نکلنا-

راستہ مین واپسی کے وقت مسلمانون کو ایک چشمہ ملا- جس کی سوت سے اسقدر پانی نکلتا تہا- کہ ایک یا دو سوار اوس سے پانی پی سکین- اِس وادی کو جس مین یہ چشمہ تہا وادی المشقق کہتے تہے- رسول اللہ صلعم نے حکم دیا- کہ جو کوئی ہم سے آگے اِس چشمہ پر پہونچے اوسے چاہیے کہ اوسوقت تک پانی نہ پیئے- کہ ہم وہان نہ آجائین- لیکن کچہ منافق آگے جا پہونچے- اور اوس سے پانی پی لیا- جب رسول اللہ صلعم وہان آئے تو لوگون نے آپ سے عرض کیا- آپ نے اون پر لعنت کی اور اونہین بددعا دی- پہر آپ اوپر اُترے- اور اپنا ہاتہ اوس سوت کے نیچے رکہا- اوس سے اسوقت تہوڑا تہوڑا پانی نکل رہا تہا- آپ نے دعا کی کہ اوس سوت کے حوض مین خدا برکت دے- اللہ تعالی کی قدرت سے اوس مین سے نہایت زور سے پانی پہوٹ پڑا- اور تمام لوگون نے اوس سے پانی سیراب ہوکر پی لیا-

۱۵۳ مسجد الضرار کا قبا مین بننا اور رسول اللہ کا اوسے تڑوا دینا-

پہر رسول اللہ صلعم وہان سے مدینہ کو چلے- اور رفتہ رفتہ جب مدینہ کے قریب آئے تو آپ کو مسجد الضرار کے بننے کی خبر ملی- آپ نے مالک بن الدخشم کو بہیجا- اور اوس نے جاکر اوسے جلا کر گرا دیا- (یہ ہم اوپر لکہ آئے ہین کہ جب رسول اللہ مکہ سے ہجرت

کر کے مدینہ تشریف لائے تھے تو پہلے قبا مین آکر اُترے تھے - اور وہان نماز
پڑہی تھی - اوس محلہ کے لوگون نے ایک مسجد بنالی تہی - اور وہان رسول اللہ صلعم ہی ہفتہ
عشرہ مین کبہی کبہی نماز کو جایا کرتے تھے - وہان بعض منافقین نے ایک اور مسجد بنانے
کی تجویز کی - اور رسول اللہ سے عرض کیا - کہ پہلے آپ چلکر وہان نماز پڑہیے - آپ نے
فرمایا کہ جب تبوک سے لوٹین گے تو وہان آتے وقت نماز پڑہین گے - لیکن اب
معلوم ہوا - کہ وہ مسجد منافقین نے مسلمانون مین پہوٹ ڈالنے کے لئے بنائی ہے -
اس لئے رسول اللہ نے اوسے گرا دیا) اس باب مین اللہ تعالی کے بیان سے
یہ آیت نازل ہوئی ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ
الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ
أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ
لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ
يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ۝ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ
تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ
فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ
الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ
(اور ایک قسم کے منافق وہ بہی ہین جنہون نے اس غرض سے ایک مسجد بنا کہڑی کی کہ
مسلمانون کو نقصان پہونچائین - اور خدا و رسول کے ساتھہ کفر کرین - اور مسلمانون مین پہوٹ ڈالین
اور اون لوگون کو پناہ دین - جو اللہ اور اوس کے رسول کے ساتھہ پہلے لڑ چکے ہین - اور پوچہا
جاے گا تو قسمین کہانے لگین گے - کہ ہم نے تو نیکی کے سوا اور کسی قسم کا ارادہ نہین کیا ہے

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہین سواے پیغمبر تم اوس مسجد مین کبھی جاکر کھڑے ہونا
ہان وہ مسجد جس کی بنیاد شروع دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے اوس کا التحق ہے۔ کہ تم
اوس مین کھڑے ہوکر امامت کیا کرو۔ کیونکہ اوس میں ایسے لوگ ہین جو خوب پاک صاف
رہنے کو پسند کرتے ہین۔ اور اللہ خوب پاک صاف رہنے والون کو پسند کرتا ہے۔
بھلا جو شخص خدا کے خوف اور اوسکی خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے وہ بہتر ہے یا وہ
جو ٹیس بیسے کو کھلے گنگار کے کنارہ پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے۔ پہر وہ عمارت دہڑام سے
اوسے لیکر جہنم کی آگ میں جاگرے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ یہ عمارت جو
ان لوگون نے بنالی ہے اِس کی وجہ سے اِن لوگون کے دلون مین ہمیشہ دہکر پکڑ رہے گی
یہان تک کہ آخر کار اوس عمارت کے گرا دئے جانے سے اونکے دلون کے ٹکڑے
ٹکڑے ہوجائین گے۔ اور اللہ سب کے دلون کا حال جاننے والا اور صاحب تدبیر
وحکمت ہے) اِسے جن لوگون نے بنایا تہا وہ بارہ آدمی تہے۔ اور زمین اسکی
حذام بن خالد بنی عمرو بن عوف کے مکان سے لی گئی تہی۔

۱۵۴ منافق اور غیر منافق متخلفیں کی خطاؤں کا معاف ہونا

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ پہونچ گئے۔ اور یہ ذکر ہوچکا ہے کہ کچہہ منافقین رسول اللہ کے ساتہہ
رہ گئے تہے۔ جب رسول اللہ آئے تو اونہون نے اپنے عذر کئے۔ اور حلف
اُٹھائے کہ ہم فلان فلان سبب سے نہین گئے تہے۔ رسول اللہ نے اونہین معاف
کر دیا۔ حالانکہ پہلے اللہ تعالیٰ نے اور اوس کے رسول نے اون کا عذر قبول نہین کیا تہا
اور جو تین آدمی کعب بن مالک ہلال بن امیہ اور مرارۃ بن الربیع بہی رسول اللہ کے
ساتہہ نہ گئے تہے۔ اور اون کے دلون مین دین کی طرف سے کچہہ شک اور نہی کی

طرف سے نفاق نہ تھا اون کی نسبت رسول اللہ نے حکم دیا۔ کہ اون سے کوئی کلام نہ کرے۔ اس سے لوگون نے اون سے بات چیت کرنا چھوڑ دی پچاس دن تک وہ اس طرح معتوب رہے پھر جب خدا تعالیٰ نے اون کی توبہ منظور کرلی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منہم ط ثم تاب علیہم ط انہ بہم رءوف رحیم ط وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجا من اللہ الا الیہ ط ثم تاب علیہم لیتوبوا ط ان اللہ ہو التواب الرحیم یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ط (اللہ نے ہی بڑا ہی فضل کیا اور پیر مہاجرین اور انصار پر جھون نے تنگ دستی اور عسرت کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا۔ اور ساتھ بھی دیا تو ایسے نازک وقت میں جب کہ اون سے بعض کے دل ڈگمگا رہے تھے۔ پھر اوسی نے اون پر بھی ایسا فضل کیا۔ کہ اون کو سنبھال لیا۔ اس مین شک میں کہ خدا ان سب پر نہایت ہی مہربان اور رحمت کرنے والا ہے۔ اور علیٰ ہذا القیاس اون تین شخصوں پر بھی جو باتنظار امر خدا ملتوی رکھے گئے تھے یہان تک کہ جب زمین باوجود فراخی اون پر تنگی کرنے لگی۔ تو وہ اپنی جان سے بھی تنگ آ گئے۔ اور سمجھ لیا۔ کہ خدا کی گرفت سے اوس کے سوا اور کہیں پناہ نہیں۔ پھر خدا نے اون کی توبہ قبول کرلی۔ تاکہ قبول توبہ کے شکریہ میں آیندہ کے لیے بھی توبہ کئے رہیں۔ بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ مسلمانون خدا کے غضب سے ڈرو۔ اور سچ بولنے والون کے زمرہ میں رہو) اور رسول اللہ صلعم جب مدینہ آئے ہین تو اوس وقت رمضان کا مہینا تھا۔

عروۃ بن مسعود الثقفی کا رسول اللہ پاس آنا

۵۵ا عروہ کا اسلام اور اپنی قوم میں جاکر دعوت اسلام کرنا اور مارا جانا۔

اسی سال عروۃ بن مسعود الثقفی مسلمان ہوکر رسول اللہ پاس آیا۔ مگر بعض نے کہا ہے کہ وہ اوس وقت رسول اللہ صلعم پاس راستہ مین آیا تھا جب کہ آپ طائف سے مراجعت فرماکر آرہے تھے اوس نے آکر درخواست کی کہ یا رسول اللہ مجھے آپ اجازت دیجیئے کہ مین اپنی قوم کے پاس چلا جاؤن۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ تجھے مار ڈالین گے عروہ نے کہا کہ وہ مجھسے اسقدر محبت کرتے ہین کہ میری بات سے وہ کبھی انکار نکرینگے اوسے امید تھی کہ وہ بھی اسلام لاتے مین اوس کی موافقت کرین گے۔ اور اوسکی منزلت کا خیال رکھین گے۔

لیکن جب وہ لوٹ کر طائف کو گیا۔ تو اپنے بالاخانہ پر چڑھا۔ اور وہان سے لوگون کے سامنے ہوکر اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ اور اونہین بھی اپنی طرف بُلایا۔ مگر اونہون نے اوسکے تیر مارے۔ جس سے ایک تیر اوسکے جا لگا اور وہ مارا گیا۔ اوسکے مرنے کے وقت کسی نے اوس سے پوچھا کہ تیرا قتل کیسا ہے۔ کہا یہ اللہ تعالیٰ کی کرامت ہے کہ اوس نے مجھے شہادت عطا فرمائی۔ اور میرا وہی درجہ ہے جو اون شہدا کا درجہ ہے جو رسول اللہ کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ پھر جب وہ مرگیا تو اوسے اونہون نے شہدا کے ساتھ دفن کردیا جو رسول اللہ کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوس کی نسبت فرمایا کہ اوس کی مثل اپنی قوم مین وہی ہے جو صاحب یٰس کی اپنی قوم مین تھی۔

وفد ثقیف کا رسول اللہ پاس آنا

۵۶ ثقیف کا وفد رسول اللہ کے پاس آنا اور لات کے نہ توڑنے اور نماز کے معاف کرنے کی درخواست کرنا اور اون کا اسلام

اِسی سال رمضان کے مہینے مین رسول اللہ پاس ثقیف کا وفد آیا اوس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ اونہوں نے دیکھا چارون طرف سے عرب اونکے قتال کے لئے اُٹھہ کھڑے ہوے اور روزاون کو لوٹتے مارتے ہین۔ چنانچہ اون میں سے جس نے سب سے بڑی مضرت اونہین پہونچائی تہی وہ مالک بن عوف النصری تہا جب کوئی مال اون کا بستی سے نکلتا تو اوسے لوٹ لیتا اور جب کوئی انسان باہر آتا تو اوسے پکڑ لیتا تہا۔ اِس واسطے وہ لاچار ہو گئے۔ اور سب نے مجتمع ہو کر عبدیالیل بن عمرو بن عمیر اور حکم بن عمرو بن وہب اور شرجیل بن عیلان کو روانہ کیا جو احلاف میں سے تہے اور بنی مالک مین سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف اور نمیر بن خرشہ بہی روانہ ہوے۔ اور طائف سے نکل کر رسول اللہ پاس مدینہ مین پہونچے۔ آپ نے اونہین مسجد کے قبہ میں ٹہیرایا۔ اور رسول اللہ صلعم سے پیام سلام شروع ہوئے رسول اللہ کے اور اِس وفد کے درمیان خالد بن سعید بن العاص جاتا آتا تہا۔ اور رسول اللہ صلعم اون کے کہانے کا سامان اون کے پاس خالد کے ہاتہہ بہیجتے تہے۔ لیکن یہ لوگ شبہہ کے سبب کہانا اوس وقت نہ کہاتے تہے کہ جب تک خالد اوس کہانے مین سے نہ کہا لیتا تہا۔ پہر جب وہ مسلمان ہو گئے تو بے کہٹکے کہانے لگے۔

اونہون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی تہی۔ کہ آپ طاغیہ کو یعنی لات بت کو تین برس تک نہ توڑیں۔ مگر رسول اللہ نے اِس سے انکار کیا۔ اس سے اون کا

مقصد یہ تہا - کہ وہ اپنی قوم کے سفہا اور عورتون سے سلامت رہین - اور اون سے ایسی جان بچائین - اگرچہ اوہون نے بہت کوشش کی اور ایک مہینا ٹھیرے رہے - لیکن رسول اللہ نے ہرگز اسے منظور نہ کیا -

یہ بہی اونہوں نے درخواست کی تہی کہ اون سے نماز معاف کردی جائے - آپ نے فرمایا وہ قوم کسی کام کی نہیں جس مین نماز نہ ہو یہ کا دستور نہیں - آخر اوہون نے ان سب باتوں کو مان لیا - اور مسلمان ہو گئے - اور رسول اللہ صلعم نے اون پر عثمان بن ابی العاص کو امیر مقرر کیا - جو اگرچہ اون مین چہوٹا تہا مگر اسلام کی طرف اوسکو بڑی رغبت تہی - اور دین کی باتوں مین بڑا فقیہہ ہو گیا تہا -

۵۷ امیرہ اور ابوسفیان بن حرب کا لات کو جاکر توڑنا اور ثقیف کے ساتہ صلہ رحم کا حکم دینا -

پہر وہ اپنی بلاد کو لوٹ گئے اور رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتہ مغیرہ بن شعبہ اور ابوسفیان بن حرب کو بہیجا - کہ طاغیہ کو جاکر گرادیں ان مین سے مغیرہ آگے گیا - اور جاکر اوسے گرادیا - اس بت کے گراتے وقت مغیرہ کی قوم کے لوگ جو بنی معتب سے تہے اوسکی حفاظت کے لئے موجود تہے کہ کہین کوئی اوسکے تیر نہ مار دے - اور اوس وقت عورتیں ننگے سر باہر نکل آئین اور اوس پر روتی تہین - مغیرہ نے جو زیور اور مال اوس بت کے پاس تہا اوسے لے لیا -

جب عروہ اور اسود مارے گئے تو ابوملیح بن عروہ بن مسعود اور قارب بن الاسود بن مسعود دونوں رسول اللہ پاس آئے رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا - کہ عروہ اور اسود کا دین ادا کرین - اس لئے اوہون نے دَین ادا کردیا - اسود ان مین سے کافر ہی مرا تہا - اس لئے اوس کے بیٹے نے رسول اللہ سے پوچہا کہ کیا مین اپنے باپ کا دَین ادا کرون وہ تو کافر

مرا ہے آپ نے فرمایا کہ مسلمان پر اپنی قرابت کا پاس ضرور ہے۔ یعنی تو تو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس لئے تجھے باپ کے ساتھ صلہ رحم کرنا چاہیئے گو وہ مشرک ہی کیوں نہ مرا ہو۔

غزوہ طی اور عدی بن حاتم کا اسلام

۱۵۸ حضرت علی کا سریہ بنی طی پر۔ اسی سنہ ۹ ہجری کے ماہ ربیع الآخر میں نبی صلعم نے علیؑ بن ابی طالب کو طی کی طرف بھیجا۔ اور اونہیں حکم دیا کہ وہاں جا کر اون کے صنم فلس کو گرا دیں۔ حضرت علی اون کی طرف گئے۔ اور اون پر تاخت کر کے اونہیں لوٹ لیا۔ اور اون کی عورتوں بچوں کو پکڑ کر بت کو توڑ ڈالا۔

اس بت کے اوپر دو تلواریں لٹکتی تھیں۔ ایک کا نام مخذم اور دوسری کا رسوب تھا۔ یہ بھی علیؑ نے لے لیں اور اونہیں رسول اللہ صلعم پاس لے آئے۔ یہ تلواریں حارث بن ابی شمر نے ہدیہ کے طور پر بت کو بھیجی تھیں۔ اور وہ اوس پر لٹکا دی گئی تھیں۔

اور اسی وقت حاتم کی بیٹی بھی پکڑی گئی۔ اور مدینہ کو رسول اللہ پاس قیدیوں میں آئی رسول اللہ نے اوسے چھوڑ دیا۔

۱۵۹ عدی بن حاتم کا اسلام اور رسول اللہ کی پیشین گوئی فتوحات اسلامیہ کی نسبت۔ عدی بن حاتم کے اسلام لانے کا سبب اس طرح ہوا تھا۔ عدی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ کے پاس سوار آئے۔ اور میری بہن اور آدمیوں کو پکڑ کر لے گئے اور رسول اللہ کے پاس اونہیں حاضر کیا۔ میری بہن نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ تو مر گیا۔ اور وارث روپوش ہو کر بھاگ گیا کہ وہ آپ پاس آتا اور مجھے چھڑا کر لے جاتا۔ آپ مجھ پر مہربانی کریں اللہ نے آپ پر مہربانی کی ہے۔ رسول اللہ نے پوچھا تیرا وافد کون ہے۔ عرض کیا عدی

بن حاتم - فرمایا وہ شخص جو اللہ اور اوسکے رسول سے بہاگا ہے - پہر آپ نے اوس پر احسان کیا (یعنی چہوڑ دیا) اِسوقت ایک شخص اُسکے پاس کہڑا تہا (وہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب تہے) اونہون نے حاتم کی بیٹی سے کہا کہ رسول اللہ سے سواری بہی مانگ - اوس نے رسول اللہ سے سواری کے لئے عرض کیا - آپ نے اوس کے واسطے بہی حکم دیدیا اور اوسے کپڑے پہنائے - اور کچہہ نفقہ بہی عطا کیا گیا -

عدی کہتا ہے کہ مین طی کا بادشاہ تہا - اون سے مرباع (یعنی چوتھہ) لیتا تہا - اور مذہب میرا نصرانی تہا جب رسول اللہ کی فوج آئی - تو مین اسلام والون سے شام کی طرف بہاگ گیا - اور دل مین یہ کہا کہ مین اپنے دین والون کے پاس رہون گا - اسی مین میری بہن میرے پاس شام کے ملک مین آئی - اور جو اوسے مین چہوڑ کر چلا گیا تہا اِس پر مجہے ملامت کرنے لگی کہ تو گہر والون کو چہوڑ کر کیسے بہاگ گیا - پہر کہا کہ میرے نزدیک تو محمدؐ کے پاس بہت جلد چلا جا - اگر وہ نبی ہوگا تو جو جلدی اوس کے پاس جائیگا اوس کو اوسی قدر فضیلت ملے گی - اگر وہ بادشاہ ہوگا تو بہی تجہے عزت حاصل ہوگی - اور تو جو کچہہ ہے وہ تو تو ہے ہی - یعنی تیرا جو مذہب ہوگا وہ ہی مذہب رہے گا - اوسمین کچہہ فرق نہین آسکتا - عدی کہتا ہے اِس واسطے مین رسول اللہ کے پاس آیا - اور آپ کو سلام کیا - اور اپنا حال بتلایا - آپ اوسوقت مکان کو تشریف لئے جاتے تہے مین بہی آپ کے ساتہہ چلا - راستہ مین آپ کو ایک بڑہیا ملی - اوس نے رسول اللہ کو کہڑا کر لیا - آپ اوس سے بہت دیر تک باتین کرتے رہے - اور اوس کی ضرورت کی نسبت گفتگو ہوتی رہی - مین نے کہا یہ شخص تو بادشاہ نہین ہے پہر مین آپ کے گہر مین گیا - آپ نے میرے لئے ایک مسند بچہادی اور خود زمین پر بیٹہہ گئے - مین نے

کہا یہ تو کسی طرح پادشاہ نہین ہوسکتا۔ پہر رسول اللہ نے مجہہ سے کہا۔ کہ عدی تو مرباع لیا کرتا ہے وہ تیرے مذہب مین جائز نہین ہے۔ اور اسی لئے تجہے اسلام قبول کرنا بہی ناگوار ہوگا۔ کیونکہ ہم لوگ غریب ہین اور ہمارے دشمن بہت ہین۔ ہان البتہ اللہ تعالیٰ آیندہ اون کو اتنا مال دے گا۔ کہ اوسکا کوئی لینے والا بہی نہ ملے گا۔ اور تو دیکہے گا کہ ایک عورت قادسیہ سے اپنے اونٹ پر اکیلی سوار ہوگی اور جا کر بیت اللہ کی زیارت کرے گی۔ اوس کو بجز اللہ کے اور کسی کا اندیشہ نہوگا اور تو دیکہے گا کہ بابل کے قصور ابیض فتح ہوجاینگے۔

عدی کہتا ہے کہ مین پہر مسلمان ہوگیا۔ اور مین نے دیکہہ لیا کہ قصور ابیض تو فتح ہوگئے اور عورتین بہی اکیلی بیت اللہ کو زیارت کے واسطے جاتی ہین۔ اور اونہین راستہ مین بجز اللہ کے اور کسی کا خوف نہین ہوتا ہے۔ اسیطرح مجہے یقین ہے کہ وہ تیسری بات کہ مال ایسا پہیلے گا جس کا کوئی لینے والا نہ ہوگا ضرور سچ نکلے گی۔

رسول اللہ کے پاس وفود کا آنا

۱۶۰ عربون کا فوج فوج مسلمان ہونا جب رسول اللہ صلعم نے مکہ فتح کر لیا۔ اور ثقیف بہی مسلمان ہوگئے۔ اور تبوک سے بہی آپ کو فراغت حاصل ہوگئی تو چارون طرف سے آپ کے پاس عرب کے وفود یعنی ایلچی آنے لگے عرب لوگ اسوقت تک اپنے اسلام لانے اور نہ لانے کے باب مین قریش کا انتظار کر رہے تہے اور چاہتے تہے کہ اس معاملہ مین قریش جو کارروائی کرین وہی ہم بہی کرین۔ کیونکہ قریش لوگون کے امام اور حرم والے تہے۔ اور اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین تہے جسے سب

عرب والے مانتے اور کوئی اس سے انکار نہین کرتا تھا۔ اور یہی قریش تھے کہ مضمون لے
رسول اللہ سے لڑائی کی تھی اور آپ کے خلاف میں کھڑے ہو گئے تھے۔ لیکن
جب مکہ فتح ہو گیا اور قریش مسلمان ہو گئے۔ تو عربون نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ صلعم
سے کسی طرح نہیں لڑ سکتے۔ اور آپ کی عداوت کی اون مین طاقت نہین ہے۔
اس لئے عرب دین اسلام مین فوج فوج داخل ہونے لگے چنانچہ اللہ تعالے
فرماتا ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ
اللّٰہِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ط (اے پیغمبر جب
کہ خدا کی نصرت آپہونچی اور مکہ فتح ہو گیا۔ اور تم نے لوگوں کو بچشم خود دیکھ لیا کہ دین الہی
اسلام میں جوق جوق لوگ داخل ہو رہے ہیں تو اپنے پروردگار کی حمد وثنا کے ساتھ اوسکی تسبیح
وتقدیس میں مشغول ہو جاؤ۔ اور اوس سے گناہون کی معافی مانگو بے شک وہ بڑا توبہ قبول
کرنے والا ہے)

۱۶۱ رسول اللہ کے پاس بنی اسد وبنی ملیح وبنی براہین کی سفارتون کا آنا۔

اسی واسطے عربون کے وفود اس سن میں رسول اللہ کے پاس آئے چنانچہ بنی اسد کا وفد
رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگے کہ اس سے پیشتر کہ آپ کسی آدمی کو ہمارے
بلانے کے واسطے بھیجین ہم خود ہی آپ کے پاس چلے آئے اسواسطے اللہ تعالے
کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا
تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ھَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ط (اے پیغمبر یہ لوگ تم پر اپنے اسلام لانے سے منت رکھتے ہین۔ تم ان
سے کہو کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے سے منت مت رکھو۔ بلکہ اللہ تم پر منت رکھتا ہے کہ اوس

اوس سے تم کو ایمان کا راستہ دکھایا۔ بشرطیکہ تم دعوی اسلام مین سچے ہوؤ) اسی سنہ مین زرامین کا وفد بھی آیا جس مین دس آدمی تھے۔

۱۶۲ اسی تمیم کے وفد کا آنا اور رسول اللہ کو چلاکر پکارنا اور اون کے خطیب شاعر کا رسول اللہ کے خطیب و شاعر سے مقابلہ۔

اور نیز اسی سنہ مین رسول اللہ پاس حاجب بن زرارۃ بن عدس کے ساتھ بنی تمیم کا وفد بھی آیا۔ جس میں اقرع بن حابس زبرقان بن بدر عمرو بن الاہتم قیس بن عاصم جنات معتمر بن زید ایک عظیم وفد کے ساتھ تھے۔ اور اونکے ساتھ عیینۃ بن الحصن الفزاری بھی تھا۔

جب یہ لوگ مسجد نبوی مین داخل ہوے تو رسول اللہ کو چلاکر پکارا۔ کہ یا محمد باہر آئیے۔ اِس سے رسول اللہ صلعم کو تکلیف ہوئی۔ اور آپ اونکے واسطے باہر نکلکر آئے۔ وہ آپ کو دیکھکر بولے کہ ہم اِس لئے آئے ہین کہ باہم مفاخرت کرین۔ آپ ہمارے خطیب اور ہمارے شاعرون کو بولنے کی اجازت دیجیئے۔ رسول اللہ نے اونہین بولنے کی اجازت دی اون میں سے ایک شخص عطارد نام اُٹھا۔ اور بولا اللہ کو سب طرح کی حمد ہے جس نے ہمارے اوپر فضل و کرم کیا۔ اور ہمین بادشاہی عطا فرمائی۔ اور مال و منال بہت کثرت سے عنایت کیا اوس سے ہم اچھے کام کرتے ہین۔ اور اوسی نے ہم کو اہل مشرق مین بڑا عزت والا اور بہت کثرت سے کیا ہے جو کوئی ہم سے مفاخرت کرے اوسے چاہیئے کہ وہ بھی جیسے ہم نے اپنے مکارم کو بیان کیا ہے بیان کرے۔

رسول اللہ نے ثابت بن قیس کو حکم دیا۔ کہ اِس شخص کا جواب دو۔ ثابت کھڑا ہوا اور کہا۔ اوس خدا پاک کو حمد و ثنا ہے کہ جو زمین اور آسمانون کا مالک ہے۔ اور

اوس نے اونہین پیدا کیا ہے - اور اوسی کا حکم اون مین جاری ہے - اوس کے فضل کے بغیر کوئی کام کبھی نہین ہوا - اوسی کی قدرت ہے کہ اوس نے ہمین بادشاہ کیا - اور اپنی خلق مین سے ایک رسول منتخب کیا جو سب مین اکرم الناس اور گفتگو مین سب سے اصدق اور حسب مین سب سے افضل ہے - اوس پر اللہ تعالی نے ایک کتاب نازل کی - اور اپنے رسول کو خلق مین امین بنایا چنانچہ وہ تمام عالم کے لوگون مین برگزیدہ ہے - پہر اوس رسول نے مخلوق کو اسلام کی دعوت کی - اور اوس کی قوم کے اور ذو رحم مہاجر اوس پر ایمان لائے - جو سب مین اکرم اور چہرون کے احسن اور افعال مین خیر الناس ہین اون کے بعد جس قوم نے سب سے اول اللہ کی باتون کو قبول کیا اور رسول کی دعوت کو مانا وہ ہم ہین - اس لیے ہم اللہ تعالی کے انصار اور اسکے رسول کے وزیر ہین - ہم لوگون سے اوس وقت تک لڑین گے کہ وہ ایمان نہ لائین - جب کوئی شخص اللہ پر اور اوس کے رسول پر ایمان لائے گا اوس کا خون اور اوس کا مال ہمارے لیے ممنوع اور حرام ہے - اور جو شخص کفر کرے گا اوس پر ہم اللہ کے واسطے ہمیشہ جہاد کرین گے - اوس کا قتل کرنا ہمارے لیے آسان ہے - والسلام علیکم -

پہر اونہون نے کہا یا رسول اللہ ہمارے شاعر کو بہی اجازت دیجیے - رسول اللہ نے اجازت دی پہر زبرقان بن بدر (شاعر) کہڑا ہوا - اور کہا ؎

نحن الکرام فلا حی یعادلنا		منا الملوک وفینا تنصب البیع

ہم کرام اور بزرگ ہین کوئی حی ہماری برابری نہیں کر سکتا - ہم میں ملوک ہوتے ہین اور بیعت ہم مین نصب کی جاتی ہے یعنی لوگ ہماری بیعت کیا کرتے ہیں -

وكم قسرنا من الاحياء كلهم ۔۔۔ عند النهاب وفضل العز يتبع

ایسا بہت ہوا ہے کہ لوٹ کے وقت ہم نے تمام احیا کو مغلوب کر لیا ہے (اسوقت ہم کو تمام عرب پر فضلیت حاصل ہے) اور عرب کی فضلیت گردش کیا کرتی ہے۔ اور باری باری سے حصے مین آیا کرتی ہے۔

ونحن يُطعم عند القحط مطعمنا ۔۔۔ من الشواء اذا لم يؤنس القزع

ہم ایسے ہیں کہ ہمارے کھانا کھلانیوالے اوس وقت جب کہ کہیں طعام کی حولی دکھائی نہ پڑے اور قحط ہو رہا ہو بھنا گوشت کھلایا کرتے ہیں۔

بما ترى الناس تاتينا سراتهم ۔۔۔ من كل ارض هويًّا ثم نصطنع

اسی سے آپ دیکھتے ہیں کہ قوموں کے سردار ملک کے ہر حصہ سے باشتیاق تمام ہماری طرف چلے آتے ہین۔ اور پھر ہم اونکے ساتھ احسان کرتے رہتے ہین۔

فننحر الكوم عبطًا في ارومتنا ۔۔۔ للنازلين اذا ما انزلوا شبعوا

اور مسافروں اور مہمانوں کے لئے چھانٹ چھانٹ کر اپنے درختوں کی جڑوں کے پاس اونٹوں کو ذبح کرتے ہین۔ اور اسی سے جب وہ لوگ ہمارے یہان ٹھیرتے ہیں تو اونکا پیٹ بھر جاتا ہے۔

فلا ترانا الى حيٍّ نفاخرهم ۔۔۔ الا استقادوا وكان الراس يقتطع

تم کسی حی کو ایسا نہ دیکھو گے کہ ہم نے اونکے روبرو فخر کیا ہو اور وہ ہم سے نہ دب گئے ہوں - اور اگر ایسا ہوا تو اونکا سر اوڑا دیا گیا ہوگا۔

انا ابينا ولم يابَ لنا احد ۔۔۔ انا كذلك عند الفخر نرتفع

جب ہم لوگوں سے منہ پھیرتے ہیں تو اوسوقت کوں ایسا ہے جو ہم سے منہ پھیرے اور ہماری اطاعت نہ کرے۔ فخر کے وقت ہم اسی طرح بلند قامت ہوتے ہین۔

يُرجع القول والاخبار تستمع		من نفاخرنا اذا عرفنا

جو شخص ہم سے مفاخرت کرے اور فخر کے بات میں گفتگو ہو تو وہ ہمارا حال جو جانتا ہے کہ ہم کیسے ہیں۔ کیونکہ باتیں لوٹتی پلٹتی رہتی اور حالات مشہور ہوا کرتے ہیں۔

پھر اقرع بن حابس اون کی طرف سے اُٹھا اور یہ اشعار اوسنے پڑھے۔

اذا اختلفوا عند اذکار المکارم		اتیناکما یعرف الناس فضلنا

ہم آپ کے پاس آئے ہیں اس طرح پر کہ تمام لوگ ہماری فضیلت کو جانتے ہیں۔ اوس وقت کہ لوگ مکارم کے ذکر و تذکرے کیا کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی فضیلت کے بارہ میں اون میں اختلاف پڑا کرتا ہے۔

وان لیس فی ارض الحجاز کدارم		وانا رؤس الناس من کل معشر

اور ہم لوگ ہر گروہ کے آدمیون کے سردار ہیں۔ اور قبیلہ دارم کی طرح فخر و عزت والا سرزمین حجاز میں کوئی دوسرا شخص نہیں ہے۔

تکون بنجد او بارض التہائم		وان لنا المرباع من کل غارۃ

اور ہمین لوگون کو ہر جگہہ کے مال غنیمت کی چوتھا ملا کرتی ہے وہ غنیمت خواہ نجد مین ہو یا تہامہ کے علاقہ مین ہو (تہامہ اوس علاقہ کو کہتے ہین کہ جسمین مکہ بستا ہے)۔

رسول اللہ کے ارشاد کے موجب حسان نے اسکے جواب مین چند اشعار پڑھے جن میں سے بعض یہ ہین ؎

یعود وبالا عند ذکر المکارم		بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم

اسے بنی دارم ہمارے روبرو فخر نہ کرو۔ کیونکہ ذکر مکارم کے وقت تمہارا فخر ہی تمہارے لئے وبال ہو جائے گا۔

سَبَلتُم علینا تَفخَرُون وانتمُ ۔۔۔ لَنَا خُوَلٌ مِن بین ظِئرٍ وخادِمِ

تم ہمارے پاس فخر کرنے کے لیے آئے ہو۔ حالانکہ تم ہمارے مملوک ہو اور دایون اور خادمون کے کام کیا کرتے ہو۔

وافضلُ ما نلتم من المجدِ والعُلا ۔۔۔ وفادتنا من بعدِ ذکرِ المکارمِ

بڑی بڑی مجد وعلا جو تم کو حاصل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ تم ہمارے پاس سفیر ہو کر آئے ہو۔ اور پھر تم مکارم کا ہمارے روبرو ذکر کرتے ہو۔

فانْ کنتُم جئتُم لحقنِ دمائکُم ۔۔۔ واموالکم ان تقسموا فی المقاسمِ

دیکھو تم اس لیے آئے ہو کہ اپنے خون معاف کراؤ۔ اور اپنے مال واپس لو تاکہ تم اپنے آپس مین انہین تقسیم کرو

فلا تجعلوا للہ اندادًا واسلموا ۔۔۔ ولا تفخروا عند النبی بدارمِ

تو تمہین چاہیے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور مسلمان ہو جاؤ اور دارم کے سبب سے نبی صلعم کے روبرو فخر و بڑائی نہ کرو۔

والّا وربِّ البیت مالت اکفُّنا ۔۔۔ علی رؤسکم بالمُرهفاتِ الصوارمِ

ورنہ رب البیت کی قسم ہے کہ ہمارے ہاتھ تمہارے سرون پر تیز تلوارین لیے جھکین گے اور سر کاٹکر پھینکدین گے

راوی کہتا ہے کہ حسان بن ثابت اوسوقت موجود تھے۔ رسول اللہ صلعم نے انہین بلوایا۔ کہ اونکے شاعر کو جواب دین۔ حسان کہتے ہین کہ جب مین نے اون کا قول سُنا تو مین نے بھی اوسی کے طریق پر یہ اشعار کہے ہ

انّ الذوائبَ من فهرٍ واخوتهم ۔۔۔ قد بیّنوا سُنّةً للناس تُتّبعُ

قبیلہ فہر کے شریف لوگون نے اور اونکے بھائی بندون نے ایسی سنت اور طریق مخلوق کے لیے نکالے ہین کہ جن پر لوگ چلا کرتے ہین اور اون پر لوگون کا عملدرآمد ہے۔

قومٌ اذا حاربوا ضرّوا عدوّهمُ	اوحاولوا النفعَ فی اشیاعِهم نفعوا

وہ ایسے لوگ ہین کہ جب لڑائی لڑتے ہین تو اپنے دشمن کو نقصان وضرر پہونچاتے ہین۔ اور جب نفع رسانی کا قصد کرتے ہین تو اوسوقت اپنے شیعون اور طرفدارون کو نفع پہونچاتے ہین

یَرضیٰ بہا کُلُّ مَن کانت سریرتُہُ	تقوی الالٰہ وکلَّ البرِّ یصطنعُ

اوس طریق سے ہر ایسا شخص راضی ہے جسکی طبیعت مین اللہ کا خوف بیٹھا ہوا ہے اور ہر طرح کا نیک کام کیا کرتا ہے۔

سجیّۃٌ تلک منہم غیرُ محدثۃٍ	انّ الخلائقَ فاعلم شرُّہا البدعُ

اونکی یہ عادت کچھہ نئی نہین ہے (بلکہ قدیمی ہے) یہ یاد رکھو کہ جو عادتین نئی ہوتی ہین وہ بہت ہی بُری ہوتی ہین

اِن کانَ فی الناس سبّاقون بعدہُمُ	فکلُّ سبقٍ لادنیٰ سبقِہم تبعُ

اگر اونکے بعد کمین مخلوقات مین کوئی سبّاق اور صاحب فضل کمال پیدا ہون تو ایسے ہونگے کہ اونکے ادنی سبقت سے بھی ادن لوگون کی سبقت پیچھے اور گری گذری ہوگی۔

لا یرقع الناسُ ما اوہت اکفُّہُمُ	عند الدفاع ولا یوہون ما رقعوا

جسے وہ لڑائی کے وقت اپنے ہاتھون سے پھاڑ دیتے ہین اوسے لوگ جوڑ نہین سکتے اور نہ جسے وہ جوڑ دیتے ہین اوسے پھاڑ سکتے ہین۔

اِن سابقوا الناسَ یوماً فاز سبقُہُمُ	اَو وازنوا اہلَ مجدٍ بالنّدیٰ متعوا

اگر وہ کبھی لوگون سے مسابقت کرتے ہین تو وہ سبقت مین کامیاب ہوتے ہین۔ اور اگر وہ داد و دہش مین اہل مجد سے موازنہ کرتے ہین تو وزن مین بڑہ کر اُترتے ہین۔

اَعفّۃٌ ذُکرت فی الوحی عفّتہُم	لا یطمعون ولا یزری بہم طمعُ

وہ بے مانگے دینے والے ہین۔ اور اون کا بے مانگے دینا وحی مین مشہور ہے۔ اور اونہین طمع نہین ہے

اور نہ کسی کی طمع اون کو کوئی عیب نکال سکتی ہے۔

لا یبخلون علی جار بفضلہم	ولا یمسہم من مطمع طبع

وہ اپنی جار سے اپنی نعمتوں سے بخیلی نہیں کرتے۔ اور نہ کسی لالچ والانے والے سے اونکی طبیعت کو ہی لالچ کا میل کچیل ہی چہو سکتا ہے۔

اذا نصبنا لحی لم ندب لہم	کما یدب الی الوحشیۃ الذرع

جب ہم کسی حی کی غارت کرنے کے واسطے کھڑے ہوتے ہین تو اونکی طرف آہستہ نہیں چلتے جیسے کسی جنگلی جانور کے پیچھے اوسکا بچا چلتا ہو۔

کانہم فی الوغی والموت مکتنع	اسد بحلیۃ فی ارساغہا فدع

وہ جسوقت لڑائی مین ہون تو موت (مخلوق پر) چلی آتی ہے اور وہ اوس وقت صورت مین شیر کی طرح ہوتے ہین کہ جنکے ہاتہ پیرون کے جوڑون مین کجی ہو۔

اکرم بقوم رسول اللہ شیعتہم	اذ تفرقت الاہواء والشیع

رسول اللہ کی قوم اور اون لوگون کے گروہ عجیب اکرم ہین (کہ سب کی ایک ہی خواہش اور سب کا ایک ہی گروہ ہے) حالانکہ دوسرے لوگون کی خواہشین اور گروہ متفرق اور جدا جدا ہین۔

فانہم افضل الاحیاء کلہم	ان جد بالناس جد القول وسمعوا

کیونکہ وہ لوگ تمام حیا سے افضل و اکرم ہین۔ اگر لوگون مین کوئی بات سچ کسی نے کہی ہو یا اونہون نے کسی سے سنی ہو تو وہ یہ ہی بات ہے۔

جب حسان فارغ ہو گئے تو اقرع بن حابس نے کہا اِس شخص (یعنی رسول اللہ) کو کچہہ (غیب سے) مدد ملتی ہے اون کا خطیب ہمارے خطیب سے اور اون کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے۔ پہر وہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلعم نے اونہین

پناہ دی - انہین لوگون کی نسبت یہ آیت نازل ہوئی ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ - وَلَوۡ اَنَّهُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡهِمۡ لَکَانَ خَیۡرًا لَّهُمۡ - وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (اے پیغمبر جو لوگ تم کو تمہارے رہنے کے حجرون کے باہر سے پکارتے ہین - ان مین سے اکثر تو ایسے ہین جن کو مطلق عقل نہین - اور اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ تم ازخود حجرون سے نکل کر انکے پاس آتے تو انکے حق مین بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے)

۱۹۳ ملوک حمیر کے وفد اور قبیلہ بہرا اور بکا اور فزارہ اور ثعلبہ بن منقذ اور سعد بن بکر کے وفود -

اسی سنہ مین رسول اللہ کے پاس ملوک حمیر کے خطوط آئے - جنہین حارث بن عبد کلال اور نعمان بن مُقرن جیسے بعض نے ذہبی نے بہی بتایا ہے اور ہمدان قاصد لائے تہے - ان خطوط مین اونہون نے اسلام کا اقرار کیا تہا - اور زرعہ ذو یزن نے مالک بن مرة الرہاوی کو آپ کے پاس بہیجکر اسلام کا اظہار کیا - اور رسول اللہ صلعم نے بہی اونکو خط لکہا اور اوس مین اون کو وہ باتین لکہین جن کے اسلام مین کرنے یا نہ کرنے کا حکم ہے - یعنی اون کو کیا کیا کرنا چاہئیں اور کیا کیا چیزین اون پر حرام ہین -

اسی سال قبیلہ بہرا کی سفارت بہی رسول اللہ صلعم پاس آئی - اور مقداد بن عمرو کے یہان اون کے رہنے کا انتظام ہوا اور اسی سال بنی البکا کا وفد بہی آیا - اور نیز بنی فزارہ کا وفد بہی اسی سال آیا - جس مین خارجة بن حصن بہی شامل تہا اور اسی سال ثعلبہ بن منقذ کا وفد رسول اللہ پاس آیا -

اور نیز اسی سال مین سعد بن بکر کا وفد بہی آپ کے پاس آیا جن کا وافد ضمام بن ثعلبة تہا - وہ آکر مسلمان ہوگیا - اور آپ سے اسلام کے شرائع کو دریافت کیا - اور

ایسی صداقت اوسکی باتون سے ظاہر ہوئی کہ جب وہ لوٹ کر اپنی قوم کی طرف چلا تو
رسول اللہ نے فرمایا - کہ اگر وہ اپنی باتون مین دل سے سچا ہے تو بے شک جنت مین
داخل ہوگا - پہر جب وہ اپنی قوم کے پاس آیا تو لوگ اوسکے پاس اکھٹے ہوے اور
ضمام نے جو اون سے سب سے اوّل کلام کیا وہ یہی تہا - کہ لات اور عزیٰ برے ہین -
اوس کی قوم والون نے کہا ایسا نہ کہو - برص اور جذام اور جنون سے ڈر کہین تجہے یہ
بیماریان نہ لگ جائین کیونکہ اونکے نزدیک لات اور عزیٰ کے بُرا کہنے سے یہ بیماریان
لگ جایا کرتی ہتین - ضمام نے کہا بہلے مانسو لات اور عزیٰ نہ تو کچہہ نفع دے سکتے
ہین اور نہ کچہہ مضرت ہی پہونچا سکتے ہین - اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول دنیا مین بہیجا ہے
اور اوس پر ایک کتاب نازل کی ہے - اوس سے جن غلطیون مین تم پڑے ہوے
ہو اوس نے بچایا ہے - اور اون سے کہا کہ مین تو مسلمان ہوگیا - ضمام کے کہنے
کا اون لوگون پر ایسا اثر ہوا - اور اوس کی گفتگو نے اون کے دلون مین ایسی سرایت
کی کہ شام کو اوسکی بستی مین نہ تو کوئی مشرک مرد رہا - اور نہ کوئی مشرک عورت رہی - اور
اسی وجہ سے کہتے ہین کہ کسی قوم کا وافد ضمام بن ثعلبہ سے افضل نہین ہوا ہے -

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حج

> ۱۶۴ حضرت ابوبکر کا حج کو امیر ہو کر اور حضرت علی کا سورۂ برات سنانے کو مکہ کو جانا

اسی سال حضرت ابوبکر حج کو لوگون کے ساتہہ
تشریف لے گئے رسول اللہ کی طرف سے
اونکے ساتہہ بیس بُدنہ تہے اور اون کے اپنے
بدنہ پانچ تہے اور اونکے ساتہہ تین سو آدمی تہے - جب وہ ذی الحلیفہ مین پہونچے -

تو رسول اللہ صلعم نے اونکے پیچھے حضرت علی کو بھیجا - اور حکم دیا کہ وہ مشرکین کو مکہ مین
جاکر سورہ برات سنادین - جب حضرت علی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے - اور
جاکر رسول اللہ کا اون کو یہ حکم سنایا - تو حضرت ابو بکر واپس ہوکر رسول اللہ پاس آئے
اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالی کے یہان سے اوکوئی حکم میرے باب مین آیا
ہے - آپ نے فرمایا کہ نہین - لیکن یہ مناسب تہا - کہ جو حکم میری طرف سے دیا جائے
اوسے یا تو خود مین ہی لوگون کو سناؤن یا وہ شخص سنادے جو مجھہ سے ہی ہو - کیا
ابو بکر تم اس سے راضی نہین ہو - کہ تم غار ثور مین میرے ساتھہ تھے - اور حوض پر بھی
میرے ہمراہ ہوگے - ابو بکر نے عرض کیا بے شک مین راضی ہون - پہر ابو بکر قافلہ کے
امیر ہوکر روانہ ہوے - اور لوگون نے حج کیا - اور عرب کے کفار نے بھی زمانۂ جاہلیت
کے موافق اپنی عادت کے طور پر حج کیا - اور حضرت علی نے اونہین سورہ برات سنائی
اور یوم الاضحیٰ کو منادی کی کہ اِس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے گا - اور نہ کوئی
شخص برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف کرے گا اور جن سے رسول اللہ سے کسی طرح کا
عہد و پیمان ہے اوسکی مدت وہی رہے گی جو عہد و پیمان مین مقرر ہوئی ہے - جب مشرکون
نے یہ بات سُنی تو حج سے لوٹے تو آپس مین ایک دوسرے نے ایک دوسرے کو
ملامت کی - اور کہا کہ تم لوگ ابھی کس خیال مین ہو - اور کیا کر رہے ہو - قریش تو مسلمان
ہوگئے تم سب کو بھی مسلمان ہونا چاہیے - پہر وہ بھی مسلمان ہوگئے -

۱۶۵ | فرضیت صدقات اور عمال کا تقرر

اسی سنہ مین صدقات کا دینا فرض ہوا - اور
رسول اللہ صلعم نے اپنے عمال کو جابجا روانہ کیا -

۱۶۶ | ام کلثوم بنت رسول اللہ زوجہ عثمان کا فوت

اسی سال کے شعبان مہینے مین ام کلثوم بنت النبی

نے وفات پائی - جو حضرت عثمان بن عفان کی بی بی تہین - اونہین اسمار بنت عمیس (مادر محمد بن ابی بکر) اور صفیہ بنت عبد المطلب نے اونہین غسل دیا - لیکن بعض نے یہہ بہی بیان کیا ہے کہ انصار کی بعض عورتون نے جن مین سے ایک ام عطیہ بہی تہی انہین نہلایا تہا - اور رسول اللہ صلعم نے اون کی نماز پڑہائی - اور قبر مین اونہین ابو طلحہ نے اُتارا تہا -

۷۶ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کی موت اور حضرت عمر کی راے کے بموجب منافقین پر نماز پڑہنے کی ممانعت

اسی سال عبد اللہ بن ابی بن سلول بہی جو رئیس المنافقین تہا مر گیا - اس کا مرض شوال کے مہینے مین شروع ہوا تہا - جب وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا عبد اللہ نبی صلعم کے پاس آیا - اور رسول اللہ کا قمیص اوسکے کفن کے واسطے مانگا - رسول اللہ صلعم نے اپنا قمیص اوسے دیا - اور عبد اللہ نے اپنے باپ کو اوسکا کفن نہا کر پہنایا - اور رسول اللہ صلعم چلے کہ اوس پر جاکر نماز پڑہین - حضرت عمر آپ کے سامنے کہڑے ہو گئے - اور عرض کیا - یا رسول اللہ کیا آپ اوس پر نماز پڑہنے کو جاتے ہین - اوس نے تو فلان روز ایسا ایسا کہا تہا - اور اوسکی سب پچہلی باتین بیان کین - رسول اللہ سنکر مسکرانے لگے - اور فرمایا عمر ہٹ جاؤ - مجہے اللہ تعالی نے اختیار دیا ہے کہ مین چاہے تو ایسے لوگون کے لئے مغفرت مانگون یا نہ مانگون - اور مین نے ان دونون مین سے مغفرت کا مانگنا پسند کیا ہے - مجہہ سے اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ (اے پیغمبر تم اگر اون کے لئے مغفرت چاہو یا نہ چاہو اونکے لئے یکسان ہے اگر ستر بار بہی اونکے لئے استغفار کرو تب بہی خدا تعالی اونہین ہرگز نہ بخشے گا) اور اگر مین جانتا کہ ستر بار سے زیادہ مانگنے سے بہی اونکی مغفرت ہوجاے گی تو مین اس سے بہی زیادہ اونکے لئے مغفرت کی

درخواست کرتا - پہر رسول اللہ نے اوس پر نماز پڑہی اور قبر پر اوس وقت تک کہڑے رہے
کہ وہ دفن نہ ہوگیا - پہر اللہ تعالیٰ کے بیان سے (اسی حضرت عمر کی راے بموجب)
اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا
وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ط اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ط وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ط
(اور اسے پیغمبر ان مین سے اگر کوئی مرجاے - تو تم ہرگز اوسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہنا اور نہ اوس کی
قبر پر جاکر کہڑے ہونا - کیونکہ اونہون نے اللہ اور اوس کے رسول کے ساتہہ کفر کیا - اور وہ اسی
سرکشی کی ہی حالت مین مرگئے)۔

۱۶۸ نجاشی اور ابوعامر کا مرنا اسی سال مین نبی صلعم نے مسلمانون کو خبر دی کہ نجاشی
بادشاہ حبش اپنے ملک مین مرگیا ہے جو رجب کے مہینے مین مرا تہا - اس پر
رسول اللہ صلعم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑہی تہی -
اسی سنہ مین ابوعامر راہب بہی نجاشی کے پاس مرا تہا -

سنہ ۱۰ ہجری کے واقعات

سفارت نجران عاقب اور سید کے ساتہہ

۱۶۹ حضرت خالد کا اہل نجران کو جاکر مسلمان کرنا اور رسول اللہ کا ابن حزم کو وہان کا عامل مقرر کرنا -

اسی سال مین رسول اللہ صلعم نے نجران کی
طرف حضرت خالد بن الولید کو بنی الحارث
بن کعب کے پاس بہیجا - اور حکم دیا کہ وہ اونہین
اسلام کی دعوت کرین - اگر وہ مان جائین تو اونکے پاس قیام کرین اور اونہین اسلام کی

شرائع کی تعلیم کرین - اور اگر وہ نہ مانین تو تین مرتبہ اون سے یہی کہین - اور نہ ماننے پر اون سے لڑائی کرین -

جب خالد اونکے پاس گئے اور اونہین اسلام کی دعوت کی - اونہون نے خالد کی دعوت قبول کرلی - اور مسلمان ہوگئے - خالد اس لئے اونکے یہان ٹھیرے - اور رسول اللہ صلعم کو ایک عریضہ کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ یہ لوگ مسلمان ہوگئے -

پھر خالد وہان سے رسول اللہ پاس لوٹ آئے - اور اون کے ساتھ اہل نجران کا ایک وفد بھی آیا جس مین قیس بن الحصن بن یزید بن قینان ذی الغصا اور یزید بن عبد المدان وغیرہ تھے - وہ رسول اللہ پاس آئے اور آپ کی خدمت سے مشرف ہوکر آخر شوال یا ذی الحجہ مین چلے گئے -

رسول اللہ صلعم نے اون کے یہان عمرو بن حزم کو بھیجا - کہ وہ جاکر اونہین اسلام کے طریقہ سکھلا دین - اور اون سے صدقات وصول کرین - انہین رسول اللہ صلعم نے ایک نوشتہ بھی دیا تھا - رسول اللہ صلعم کی جس وقت وفات ہوئی ہے تو اوس وقت بھی عمرو بن حزم نجران کے عامل تھے -

۰۷ انصاری کی درخواست رسول اللہ سے مباہلہ کی اور پھر دو ہزار حلہ دینے پر صلح -

رہے نجران کے نصاری - سو اون کا یہ حال ہے - کہ اونہون نے عاقب اور سید دو وکیلون کو چند اور آدمیون کے ساتھ رسول اللہ کے پاس بھیجا تھا کہ رسول اللہ سے مباہلہ کرین - (مباہلہ ایک دوسرے کے کوسنے اور بد دعا دینے کو کہتے ہین) اس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ اور بی بی فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے ساتھ لیا - اور اونکے مباہلہ کے واسطے مکان سے نکلے - لیکن جب نصاری کے وکیلون نے آپ کو دیکھا - تو کہا

یہ جہرے ایسے ہین - کہ اگر اونہون نے اللہ کو قسم دی - اور اوس سے درخواست کی کہ پہاڑ کو گرا دے تو خدا تعالیٰ اِن کے کہنے سے اوسے ہی گرا دے گا - اور یہ کہکر مباہلہ سے دست بردار ہوئے - اور اس بات پر صلح کرلی کہ دو ہزار حلے دیا کرین گے جن مین سے ہر ایک کی قیمت چالیس درہم ہوگی - اور جب رسول اللہ کے رسول اور قاصد اون کے پاس آوین گے تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیا کرین گے - رسول اللہ نے اسے قبول فرمایا - اور اللہ تعالیٰ کو واسطہ کرکے اون سے یہ عہد کیا کہ اون کے دین سے کچھہ پرخاش نہ کی جائیگی - نہ اون سے عشر لیا جاوے گا - مگر اسی کے ساتھہ یہ بھی شرط ٹھیرالی - کہ وہ سود نہ کہایا کرین - اور نہ سود پر کاروبار لین دین کیا کرین (ان نصرانیون کی عربون سے اوس زمانہ مین وہ ہی نسبت تھی جو آجکل ہندوستان کے بنیون کو ہندوستانی مسلمانون سے ہے کہ سود کے بوجہہ سے مسلمانون کی حالت اونہون نے تباہ کر رکھی ہے - اور اس سے یہ مقصود تہا کہ عربون کو سود کے بوجہہ سے بچائین)

۱۷ انجران کے نصرانیون کو حضرت عمر کا عرب سے نکالنا اور اونکے اِن حلون کا خلیفہ رشید کے زمانہ تک کا حال -

جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے تو اونہون نے اون نصرانیون سے اسی عہد و پیمان کے بموجب عمل کیا - لیکن جب حضرت عمر کا زمانہ آیا - تو اونہون نے اہل کتاب کو (اون کی شرارتون کے باعث) حجاز سے نکالدیا اور اونکے ساتھہ اِن نجرانیون کو بھی باہر کیا اِن مین سے کچھہ تو شام کو چلے گئے اور نجرانیۃ الکوفہ مین جا بسے - اور حضرت عمر نے اون کی اون زمینون کی جو نجران مین تہین اور اون کے اموال کی قیمت اونہین دیدی - بعض لوگ اس معاملہ کو اس طرح بھی بیان کرتے ہین - کہ یہ نصرانی بہت کثرت سے ہو گئے تھے - اور اون کی تعداد چالیس ہزار آدمی تک پہونچ گئی تہی -

کہین اون کے آپس مین کچہہ تنازع ہوگیا - اور باہم حسد کرنے لگے - اور حضرت عمر بن الخطاب کے پاس آکر درخواست کی کہ اون کو جلاوطن کردین - حضرت عمر بن الخطاب کو اون سے پہلے ہی خوف ہورہا تہا - اور مسلمانون کے برخلاف اون سے اندیشہ تہا اونہون نے اون کی درخواست کو غنیمت سمجہا - اور اونہین عرب سے نکالدیا - جب اونہون نے نکالنے کا حکم دیا - تو نصاریٰ اپنی اس درخواست سے بڑے نادم اور پشیمان ہوے - اور التجا کی کہ حضرت عمر اپنا حکم منسوخ کردین - مگر آپ نے اونکی التجا پر کچہہ توجہ نہ کی - اور اپنا حکم جاری کرادیا -

پہر وہ اسی طرح حضرت عمر کی خلافت تک رہے - جب حضرت علی حاکم ہوے تو یہ لوگ اونکے پاس آئے اور اونہین قسم دیکر کہا کہ یہ آپ کے ہی ہاتہہ کا نوشتہ ہے - جو رسول اللہ کے زمانہ مین آپ نے لکہا تہا - مگر حضرت علی نے اون سے کہا - کہ حضرت عمر رشید الامر تہے اور اون کے معاملات بہت اچہے تہے - اون کا خلاف مین پسند نہین کرتا ہون -

حضرت عثمان نے اپنے زمانہ مین اون سے دوسو حلہ کم کردیے تہے - اور کوفہ مین جو بحرانیہ کا حاکم تہا وہ اپنے آدمیون کو اون بحرانیون کے پاس حلہ وصول کرنے کے لیے بہیجا کرتا تہا - جو شام اور اوس کے نواحی مین بسا کرتے تہے - پہر جب حضرت معاویہ اور یزید بن معاویہ کا زمانہ آیا - تو ان بحرانیون نے اون سے جاکر شکایت کی کہ ہمارے آدمی متفرق ہوگئے اور بہت لوگ مرگئے - اور کچہہ ہم سے مسلمان ہوگئے اور درحقیقت اون کی تعداد کم بہی ہوگئی تہی - اور اونہون نے حضرت معاویہ کو حضرت عثمان کا وہ نوشتہ بہی دکہایا - کہ جس سے اونہون نے دوسو حلے اون پر سے کم کردئے

تھے - اس واسطے حضرت معاویہ نے اون سے اور دو سو حلے کم کر دیے - جس سے چار سو حلہ کم ہو گئے -

پھر جب حجاج بن یوسف الثقفی عراق کا حاکم ہوا - اور عبد الرحمن بن محمد بن الاشعث نے اوسکے برخلاف خروج کیا - تو حجاج نے دہاقین کو متہم کیا - کہ وہ عبد الرحمن سے ملے ہوے ہین - اور انہین کے ساتھہ ان نجرانیون پر بہی اس کا اتہام لگایا - اور پہر اون پر پہلے کی طرح تیرہ سو حلے مقرر کر دیے - اور (مُو) ۱۸۰۰ حلہ اون سے وصول کیے -

پہر جب عمر بن عبد العزیز حاکم ہوا - تو اونہون نے اوس سے شکایت کی کہ ہم لوگ فنا ہو گئے اور تعداد ہماری کم ہو گئی ہے - اور عربون نے ہمکو بہت غارت کر ڈالا ہے - اور حجاج نے ہم پر بڑے ظلم کیے ہین - عمر نے حکم دیا کہ اون کو شمار کیا جائے لیکن شمار سے معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے دس گنا زیادہ ہو گئے ہین (مگر چونکہ عمر بن عبد العزیز حجاج کے برخلاف تہا) اوس نے کہا کہ یہ صلح جزیہ دالون کی سی ہے - لیکن اونکی زمین پر تو کوئی چیز پیدا نہین ہوتی ہے - اور مسلمان جو ہو گئے یا اونکے آدمی مر گئے اون سے جزیہ ساقط ہو گیا ہے - اس لئے دو سو حلے اون پر لگا دیے -

پہر جب یوسف بن عمر الثقفی حاکم ہوا تو اوس نے اون سے وہی حلے لیے جو پہلے لیے جاتے تہے - اور حجاج کے حکم کی رعایت کی -

پہر جب سفاح خلیفہ ہوا - تو جس روز وہ کوفہ سے باہر نکلا ہے اوس روز یہ لوگ اوسکے راستہ مین سامنے آگئے اور وہان پہول راستہ مین ڈالے - اور اوس پر سے پہول نثار کیے - جس سے سفاح کو اونکی اس حرکت پر بڑا تعجب ہوا - پہر اونہون نے اپنا معاملہ اوسکے روبرو پیش کیا - اور اپنے اخوال بنی الحارث بن کعب کے ذریعہ سے

اسکی تقریب کی - عبداللہ بن الحارث نے خلیفہ سے اونکے معاملہ مین گفتگو کی - اس سے سفاح نے اون پر وہی دو سو حلے لینے کا حکم دیدیا -

پہر جب خلیفہ رشید حاکم ہوا - تو ان نصرانیون نے اوس سے جاکر عمال کے تنگ کرنے کی شکایت کی - اوس نے حکم دیا - کہ عمال سے اونہین کوئی تعلق نہ رہے - بلکہ وہ حلے بیت المال مین داخل کیا کرین - (یہان حلون کی تعداد مین جابجا کچہہ فرق معلوم ہوتا ہے)

۷۶ اسلامان ازغبشان اور عامر کا وفد اور صرد بن عبداللہ کا اسلام اور جرش کے بنی خثعم پر اوسکی چڑہائی اور جرش والون کا مسلمان ہونا -

اسی سال کے ماہ شوال مین قبیلہ سلامان کا وفد آیا - جس مین سات آدمی تہے - اور اون کا سردار حبیب السلامانی تہا - اور اسی سال مین اسکے بعد ماہ رمضان مین غبشان کا وفد آیا - اور نیز اسی رمضان کے مہینے مین بنی عامر کا وفد بہی آیا -

اور اسی سال ازد کا وفد بہی آیا - جن کا سردار صرد بن عبداللہ تہا اور اوسکے ساتہہ دس سے اوپر کچہہ آدمی تہے وہ مسلمان ہوگیا - اور رسول اللہ صلعم نے اوسے اون لوگون پر امیر بنادیا - جو اوس کی قوم سے کے مسلمان ہوگئے تہے اور حکم دیا کہ مشرکین پر جہاد کرے پہر صرد مدینہ جرش کی طرف گیا - وہان کچہہ یمن کے قبائل رہتے تہے - اور اون مین بنی خثعم بہی تہے - صرد نے اون کا کوئی ایک مہینے تک محاصرہ کیا - مگر جب اون پر کامیابی نہ ہوئی تو لوٹ آیا اور ایک پہاڑ تک چلا آیا - جس کا نام کشر تہا - اس پر جرش والون نے جانا کہ صرد بہاگا جاتا ہے وہ اسکے پیچہے جہپٹے - اور اوسے آلیا - صرد لوٹ پڑا اور اون سے خوب لڑا -

اسی زمانہ مین جرش والون نے اپنی قوم کے دو آدمی رسول اللہ صلعم پاس بہیجے تہے

کہ وہ جاکر آپ کا کچھہ حال دریافت کرین - یہ لوگ یہان رسول اللہ کے پاس ہی تھے
کہ آپ نے ایک روز فرمایا - کہ اللہ کے ملک مین شکر کہان پر ہے اون دونون نے
کہا کہ ہمارے ملک مین پہاڑ ہے جس کا نام کشر ہے - آپ نے فرمایا کہ وہ کشر
نہین ہے بلکہ شکر ہے - وہان اسوقت اللہ کے بدنہ ذبح ہو رہے ہین - یہ سُنکر
اون سے حضرت ابوبکر یا حضرت عثمان نے کہا ارے بہلے مانسو تم اپنی قوم کے
شکر بنو (یعنی رسول اللہ سے دعا چاہو) اس پر اونہون نے رسول اللہ سے عرض کیا
کہ وہ اللہ تعالی سے دعا مانگین تاکہ یہ مصیبت اون کی قوم پر سے دفع ہو جائے - آپ
نے اون کے حق مین دعا کی اور فرمایا اے اللہ تو اون سے یہ مصیبت دور کر - پہر وہ
دونون آدمی رسول اللہ کے پاس سے اپنی قوم مین گئے - وہان اونہین معلوم ہوا کہ اون
کے لوگ اوسی روز اوسی ساعت مین جس وقت آپ نے اون سے یہ بات کہی تہی
وہان مارے گئے تھے - پہر وہان سے جرش کا وفد بہی رسول اللہ پاس آیا
اور وہ لوگ مسلمان ہو گئے -

سنہ ۷ فروہ بن مسیک کا رسول اللہ پاس آنا اور آپ کا اوسے مذحج کے قبائل پر اور خالد بن سعد کو صدقات پر عامل مقرر کرنا

اِسی سال قبیلہ مراد کا وفد بہی آیا - جن کا وافد فروہ بن مسیک المرادی تہا - یہ لوگ بنی کندہ کے تابع تھے - اور اب اِس وقت فروہ ملوک کندہ کو چہوڑ کر آیا تہا - اسلام کی اشاعت سے کچھہ روز پہلے قبیلہ مراد اور ہمدان مین ایک لڑائی ہوئی تہی جس مین ہمدان کو مراد پر فتح ہوئی تہی - اور اونہون نے مراد کے بہت لوگ مار ڈالے تھے - اور اِسی لیئے اِس لڑائی کا نام یوم الردم (توسون کی آواز کا دن) پڑ گیا تہا - اِس لڑائی مین ہمدان کا سردار اجدع بن مالک تہا جو مسروق کا باپ تہا -

فروہ نے اِس لڑائی کی نسبت یہ اشعار کہے تھے ؎

فان نغلب فغلّابون قدماً	وان نهزم فغیر مهزّمینا

اگر ہم دشمنون پر غالب ہون تو کوئی بری بات نہین ہمیشہ سے ہم غالب ہی ہوتے آئے ہین۔ اور اگر ہمکو شکست بہی ہوتی رہے تب بہی کبہی ہم دشمن سے نہین بہاگتے ہین۔

وما ان طبّنا جبن ولکن	منایانا ودولة آخرینا

اُس وقت ہم پر کچہہ بزدلی و نامردی نے اثر نہین کیا تہا۔ بلکہ ہماری موتین آگئی تہین اور دوسرون کے نصیب مین دولت تہی۔

کذاک الدهر دولته سجال	تکرّ صروفه حیناً وحینا

زمانہ کا یہی حال ہے۔ دولت ہمیشہ پلٹے کہاتی رہتی ہے۔ اور اوس کی گردشین وقتاً فوقتاً حملہ کیا کرتی ہین۔

فبینا ما نسرّ به ونرضی	ولو لبست غضارته سنینا

ہم تو کبہی کبہی ایسی حالت مین ہوتے ہین کہ جس سے ہم خوش وخرم ہوتے ہین اور اس کی سرسبزی اگرچہ کبہی کبہی سالہا سال تک رہتی ہے۔

اذا انقلبت به کرّات دهر	فألفی للالٰی غبطوا طحینا

مگر یکایک زمانہ کے حملے آدمیون کو آکر لوٹ پلٹ دیتے ہین اور جن پر کہ لوگ غبطہ کرتے اور رشک کہاتے تہے وہ اونہین پیس ڈالتا ہے۔

ومن یغبط بریب الدهر منهم	یجد ریب الزمان لهم خؤونا

اور جو کوئی اون مین سے زمانہ کے فریب و مکر مین آجاتا ہے اوسے معلوم ہوجاتا ہے کہ زمانہ کی دہوکہ بازیان اونکے معاملون مین خوب خیانت کرتی ہین۔

ولو بقی الکرام اذن بقینا		فلو اخلد الملوک اذن خلدنا

اگر بڑے بڑے بادشاہ زمانہ مین ہمیشہ رہے ہوتے توہم بھی یہان ہمیشہ رہتے۔ اور اگر کرام اور معززین دنیا مین باقی رہتے توہم بھی باقی رہتے۔

کما افنی القرون الاولینا		فافنی ذلکم سروات قومی

یہی وجہ ہے۔ کہ اے سرداران قوم تمہین زمانہ نے اوسیطرح فنا کردیا جس طرح اوس نے ہمارے پہلے لوگون کو فنا کردیا ہے۔

جب فروہ اپنی قوم سے مفارقت کرکے رسول اللہ صلعم کی طرف چلا تو اوس نے یہ اشعار کہے ؎

کالرجل خان الرجل عرق نسائہا		لما رایت ملوک کندۃ اعرضت

جب مین نے ملوک کندہ کو دیکھا کہ اونہون نے میری مدد سے چشم پوشی کرلی۔ جس طرح کسی کے پیر سے اوس کی رگ عرق النسا نے خیانت کی ہو (عرق النسا ایک رگ ہے جوران سے ٹخنون تک چلی گئی ہے۔ اسمین جب درد ہوتا ہے توانسان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے)

ارجو فضائلہا وحسن ثرائہا		یممت راحلتی اوم محمدا

تو مین نے اپنی سواری کا قصد کیا۔ کہ اوس پر سوار ہوکر محمدؐ کے پاس چلا جاوٴن۔ اور یہ اسید کی۔ کہ اون کی قوم کے فضائل اور حسن ثرا اور خیر وبرکت سے فائدہ اوٹھاوٴن۔

جب وہ رسول اللہ پاس پہونچا۔ توآپ نے اوس سے فرمایا۔ فروہ کیا تجھے وہ مصیبت بری معلوم ہوئی تھی جو یوم الروم مین تیری قوم پر پڑی تھی۔ عرض کیا یارسول اللہ ایسا کون ہے جو اوس کی قوم پر ایسی مصیبت پڑی جیسی میری قوم پر پڑی تھی اور اوسے بری نہ معلوم ہو۔ رسول اللہ نے اوس سے فرمایا۔ کہ اسلام کے زمانہ مین اس سے تیری

قوم کو بہت فائدہ پہونچے گا - اور آپ نے فردہ کو قبیلہ مراد اور زبید اور تمام مذحج پر عامل مقرر کر دیا اور خالد بن سعید بن العاص کو بھی اوسکے ساتھ بھیجا - جب آپ نے وفات پائی ہے تو یہ ہی وہان کے صدقات پر مقرر تھا -

۴۷ فردہ بن عمرو الجذامی کا اسلام اور رومیون کا اوسے مار ڈالنا -

اسی سال مین فردہ بن عمرو الجذامی و النفاثی نے اپنا قاصد رسول اللہ صلعم پاس بھیجکر اپنا اسلام ظاہر کیا - اور ایک بغلہ بیضا بھی ہدیۃً روانہ کیا - یہ فردہ روم والون کی طرف سے اون کے قرب وجوار کے عربون پر عامل تھا - اور شام کے علاقہ مین معان مقام پر رہتا تھا جب رومیون نے سُنا کہ فردہ مسلمان ہوگیا - تو اونھون نے اوسے بُلا کر پکڑ لیا - اور قیدخانہ مین ڈالدیا اوس نے قیدخانہ مین جو شعر کہے تھے وہ یہ ہین ؎

طَرَقَتْ سُلْمٰى مُوهِنًا اَصْحَابِی	وَالرُّومُ بَيْنَ الْبَابِ وَالْقُرْوَانِ

شام کو سُلمی (میری بی بی) اہانت کرتی ہوئی آئی اور اوسکی گفتگو نے مجھے غم مین ڈالدیا - اور اوسوقت وہ آئی کہ رومی لوگ دروازہ اور قربان گاہ کے درمیان کھڑے تھے (کہ مجھے قتل کر ڈالین)

صَدَّ الْخَيَالُ وَسَاءَهُ مَا قَدْ رَاٰى	وَهَمَمْتُ اَنْ اُغْفِیَ وَقَدْ بَكَّانِی

اور اوسکی گفتگو نے میرا خیال پلٹ دیا - اور جو کچھ میرے خیال نے دیکھا وہ اوسے بُرا معلوم ہوا - اور مین نے چاہا کہ سو جاؤن اور اپنے خیال کو ٹال دون - مگر اوس نے مجھے رُلا دیا اور سونے نہ دیا -

لَا تَكْحَلَنَّ الْعَيْنَ بَعْدِی اِثْمِدًا	سَلْمٰى وَلَا تَدِنَنَّ لِلْاِنْسَانِ

اسکے بعد سلمی آنکھون مین سرمہ نہ لگائیگی اور نہ کبھی کسی انسان کے قریب جائیگی -

جب روم والون نے ارادہ کر لیا کہ ایک چشمہ پر جسکا نام عفری تھا اور جو فلسطین مین واقع تھا صلیب دیدین تو اوس نے یہ اشعار کہے ؎

الا ھل اتی اسلمے بان خلیلھا	علی ماءِ عضری فوق احدے الرواعل

کیا یہ حال سلمی کو معلوم ہو گیا ہے - کہ اوس کا دوست چشمہ عضری پر جو ایک منزل سے کچھہ زیادہ دور ہے موجود ہے -

علی ناقۃٍ لم یلقح الفحل امھا	مشذبۃ اطرافھا بالمناجل

اور ایسے ناقہ پر سوار ہے کہ جس کی ماں پر سانڈ نہین گیا ہے - اور اوس ناقہ کو لوگ چارون طرف سے برچھون سے چھید چھید کر ہنکاتے ہین -

یہ اشعار اوس کے کتنے ہی اشعار مین سے ہم نے لکھدیے ہین - جب اوسے صلیب دینے لگے تو اوس نے یہ شعر کہا ؎

بلغ سراتِ المسلمین بانّنی	سلمٌ لربّی اعظمی ومقامی

اسے قاصد مسلمانون سے جاکر کہدے - کہ مین نے اپنی ہڈیان اور اپنا مقام اپنے رب کو سپرد کر دیا (یعنی مین مرگیا)

پھر اونہون نے اوس کی گردن مارکر صلیب پر چڑہا دیا -

۵۷ عمرو بن معدی کرب کا رسول اللہ پاس آنا اور مرتد ہونا -

اِسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلہ زبید کا وفد بہی آیا - اِن کا وافد عمرو بن معدی کرب تہا - رسول اللہ نے اِس عمرو بن معدی کرب کے آنے سے پیشتر ہی زبید اور مراد قبیلون پر فروہ بن مسیک کو اِسی سنہ مین عامل مقرر کر دیا تہا - جسکا ذکر اوپر آچکا ہے - جب عمرو رسول اللہ کے پاس سے لوٹ کر گیا - تو اپنی قوم بنی زبید مین اوس نے اقامت کرلی اِس قوم کا حاکم فروہ تہا - (عمرو کو یہ بات نہایت ناگوار تہی - اور چاہتا تہا کہ وہ اون پر امیر مقرر کیا جائے - مگر جب یہ مراد اوس کی حاصل نہ ہوئی تو) جب رسول اللہ نے وفات پائی

یہ عمرو مرتد ہوگیا۔

۶۷ اعبد القیس کا وفد اور جارود منذر بحرین والے

اسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلۂ عبد القیس کا وفد بھی آیا۔ ان مین ایک شخص جارود بن عمرو نصرانی بھی تہا۔ یہ مسلمان ہوگیا۔ اور جو اوسکے ساتھی تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے جارود کا اسلام بہت ہی اچہا ہوا جس وقت نبی صلعم کی موت کے بعد قبائل عرب مرتد ہوئے ہین اور غرور کے ساتھ جس کا نام منذر بن النعمان تہا اوس کی قوم نے ارتداد کا ارادہ کیا تو اوس نے اپنی قوم والون کو وس سے منع کیا تہا۔

رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ سے قبل علار بن الحضرمی کو منذر بن ساوی العبدری کے پاس بہیجا تہا۔ اور وہ مسلمان ہوگیا تہا۔ اور اسلام کا بڑا پابند تہا۔ پہر رسول اللہ صلعم کی جب وفات ہوئی۔ تو وہ بھی اوسی زمانہ مین مرگیا۔ بحرین والے ابھی مرتد بھی نہین ہونے پائے تھے۔ کہ اوس نے جنت کا راستہ لیا۔ اِس وقت رسول اللہ کی طرف سے بحرین پر علار بن الحضرمی امیر تہا۔

۷۷ ابنی حنیفہ کے وفد کے ساتھ مسیلمہ کا رسول اللہ پاس آنا۔

بنی حنیفہ کا وفد بھی اسی سال آیا تہا۔ اِن مین ایک شخص مسیلمہ بھی تہا۔ یہ آکر بنت الحارث کے گھر مین ٹھیرا تہا جو انصار کی ایک عورت تھی۔ اور رسول اللہ صلعم سے ملکر یمامہ کو لوٹ کر چلا گیا تہا دہان جاکر یہ نبی بن گیا۔ اور جھوٹ بکنے لگا۔ اور دعویٰ کیا کہ وہ نبوت مین رسول اللہ صلعم کا شریک ہے۔ بنی حنیفہ اسکے تابع ہوگئے۔ اور اسکو اونہون نے پیغمبر مان لیا۔

۸۷ ابنی کندہ کا وفد اشعث کے ساتھ اور بنی محارب اور رہاوئین اور بنی عبس اور صدف اور خولان اور عامر بن صعصعہ کے وفود اور عامر و اربد کا رسول اللہ سے غدر کا ارادہ۔

اِسی سال بنی کندہ کا وفد بھی اشعث بن قیس کے ساتھ رسول اللہ پاس آیا جس مین ساٹھ

سوار تھے - اشعث نے رسول اللہ سے کہا - کہ ہم بنی آکل المرار ہین - اور آپ بہی آکل المرار کی اولاد مین ہین - نبی صلعم نے اوس سے فرمایا - کہ ہم بنی نضر بن کنانہ ہین - اپنی عورتون سے ہم نسب نہین ملاتے - اور باپ دادا کو نہین چھوڑتے ہین -

اور اسی سال بنی محارب کا بہی وفد آیا - اور نیز رہاوین کا وفد بہی اسی سال آیا جو مذحج کا ایک بطن ہے - اور اسی سال عبس کا وفد بہی آیا - اور صدف کا وفد بہی اسی سال رسول اللہ پاس اوس وقت آیا جب کہ آپ حجۃ الوداع کو روانہ ہوے تھے

اور اسی سال خولان کا وفد بہی آیا - جس مین دس آدمی تھے اور بنی عامر بن صعصعہ کا وفد بہی اسی سال آیا - جس مین عامر بن الطفیل اور اربد بن قیس اور جبار بن سُلمی ابن مالک بن جعفر بہی تھے - اس عامر کا ارادہ تہا کہ رسول صلعم سے غدر کرے - اوس کی قوم نے اوس سے کہا تہا کہ عرب لوگ مسلمان ہو گئے ہین تو بہی مسلمان ہوجا - اوس نے کہا مین تو اس جوان کی پیروی اور اتباع نہ کرون گا - پہر اوس نے اربد سے کہا - کہ جب ہم محمد کے پاس پہونچین تو مین اونہین باتون مین لگاؤن گا - اور تو پیچھے سے اون پر تلوار کا وار کرنا - اور مار ڈالنا - جب یہ لوگ آپ پاس آ لئے تو اوس نے نبی صلعم سے باتین کرنا شروع کین - تاکہ اربد آپ کو قتل کر دے - مگر اربد نے کچھ بہی نہین کیا - لیکن تب بہی عامر نے رسول اللہ صلعم سے گفتگو مین کہا کہ مین آپ کی لڑائی کے لیے سوار اور پیادون سے ملک کو بہر دون گا - غرض جب یہ سب آپ کے پاس سے لوٹے - تو رسول اللہ صلعم نے دعا مانگی - کہ اے اللہ عامر کے مقابلہ مین تو میری مدد کر - عامر نے نکلکر اربد سے کہا - کہ تو نے محمد کو کیون نہین قتل کیا - اربد نے کہا کہ جب مین نے اون کے قتل کا ارادہ کیا - تو تو میرے اور اون کے درمیان مین آگیا اور تیرے سوا مجھے

اور کچھہ دکہائی ہی نہین دیا۔ تو کیا اوس وقت مین تجھہ پر تلوار چلاتا۔ پہر یہ لوگ لوٹ گئے۔ راستہ مین مشیت ایزدی سے نے اپنا جلوہ دکہایا۔ اور عامر کو طاعون سے نے آدبوچا جس سے وہ مر گیا۔ اس وقت وہ ایک سلولیہ عورت کے گہر مین تہا۔ اُس وقت جب وہ مر رہا تہا۔ تو اوس سے نے ازراہ حسرت یہ کہا۔ کہ غدود تو میرے ایسے اٹھہ کہڑے ہوئے ہین جیسے اونٹون کے غدود ہوتے ہین۔ اور میری موت ایک سولیہ عورت کے گہر مین ہوئی ہے۔ (اوسے افسوس اسکا تہا۔ کہ میدان جنگ مین لڑکر نہین مارا گیا۔ ایک ذلیل مقام پر بیماری سے مرا) اُدہر اربد پر بجلی گری اور وہ اوس سے جلکر مر گیا۔ اربد بن قیس لبید بن ربیعہ کا مادر زاد بہائی تہا۔

۱۷۹ بنی طے کا وفد اور زید الخیل اسی سال رسول اللہ پاس بنی طے کا وفد بہی آیا جس مین زید الخیل بہی تہے اور یہ اون لوگون کے سیّد تہے۔ یہ مسلمان ہوگئے۔ اور اسلام کے بڑے پابند رہے۔ ان کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ عرب کے جو لوگ میرے پاس آئے اون مین جن لوگون کی مین نے پہلے کچھہ تعریف سنی تہی اونہین مین نے اوس مین کم پایا۔ مگر زید الخیل ہی ایک ایسا شخص ہے جس کو مین نے پورا پایا پہر آپ نے اون کا نام زید الخیل کی بجاے زید الخیر رکہدیا۔ اور قریۂ فید اونہین جاگیر مین دیا اور کچھہ زمین بہی اوسکے ساتہ دی۔ پہر جب زید الخیر لوٹ کر گئے تو راستہ مین کسی قریہ مین اونہین بخار آیا اور وہ مر گئے۔

۱۸۰ مسیلمہ اور رسول اللہ صلعم کی مراسلت اسی سال مین مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلعم کو ایک خط لکھا۔ اور اوس مین بیان کیا کہ مین نبوت مین آپ کا شریک ہون۔ اور یہ خط اپنے دو آدمیون کے ہاتہہ رسول اللہ پاس بہیجا۔ رسول اللہ صلعم نے اون سے مسیلمہ کی

بنوت کی نسبت سوال کیا - اونہون نے کہا کہ وہ نبی ہے - اس پر آپ نے فرمایا - کہ اگر قاصدون کا قتل کرنا نا روا نہ ہوتا تو مین تم دونون کو قتل کرا دیتا - اور مسیلمہ کا خط یہ تھا - مِنْ مُسَيْلَمَةَ رَسُولِ اللهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ قَدْ اُشْرِكْتُ مَعَكَ فِي الْاَمْرِ وَاِنَّ لَنَا نِصْفُ الْاَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نِصْفُهَا وَلٰكِنْ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ (یہ خط مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام ہے - بعد حمد و ثنا کے معلوم ہو کہ مین اور آپ اس (نبوت کے) کام مین شریک ہین - نصف زمین ہمارے لیے ہے اور نصف قریش کے لئے مگر قریش ایسے لوگ ہین کہ حد سے بڑھ جایا کرتے ہین) اس خط کا جواب رسول اللہ صلعم نے یہ لکھا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ اِلٰى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ اَمَّا بَعْدُ فَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (یہ خط محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام ہے - بعد حمد و ثنا کے معلوم ہو کہ سلام اوس شخص پر ہے جو ہدایت کے راستہ کی تبعیت کرتا ہے - یہ تمام زمین اللہ کے لئے ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے بندون مین سے اوسے اوس کا وارث بنا دیتا ہے - اور عاقبت کی بھلائی متقیون کیواسطے ہے)

بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ مسیلمہ وغیرہ نے جو نبوت کے دعوے کیے تھے وہ حجۃ الوداع کے اور رسول اللہ کے اوس مرض کے بعد کیے تھے جس سے آپ نے انتقال فرمایا ہے جب لوگون نے سُنا کہ آپ بیمار ہین تو اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ یمامہ مین اور طلیحہ بنی اسد مین اٹھ کھڑے ہوے اور اونہون نے طرح طرح کے فتنہ و فساد برپا کیے -

رسول اللہ کا حضرت علی کو یمن بھیجنا اور ہمدان کا اسلام

۱۸۱ حضرت خالد اور علی کا یمن جانا اور یمن والون کا اسلام۔

اِسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو یمن روانہ کیا۔ اِس سے پیشتر حضرت خالد بن الولید کو رسول اللہ نے یمن والون کی طرف بھیجا تھا۔ کہ وہ جاکر اونہین اسلام کی دعوت کرین مگر اونہون نے اون کی بات نہ مانی۔ اس واسطے رسول اللہ نے اب حضرت علی کو بھیجا۔ اور اونہون نے حکم دیا۔ کہ خالد کو اور اون کے ہمراہیون مین سے جسے چاہین اوسے وہ اپنے ہمراہ لے لین۔ حضرت علی نے اونہین اپنے ساتھ لیا۔ اور جو خط رسول اللہ نے حضرت علی کو دیا تھا وہ پڑھ کر اونہون نے یمن والون کو سنایا۔ ہمدان سب کے سب ایک ہی دن مین مسلمان ہو گئے اس کا حال حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کو لکھا۔ آپ نے خط کو سنکر تین مرتبہ فرمایا السلام علی ہمدان۔ پھر یمن والے پیاپے مسلمان ہونے لگے۔ اور حضرت علی نے اس کی رسول اللہ کو اطلاع دی۔ آپ نے اس خوشی مین اللہ تعالی کی جناب مین شکریہ کا سجدہ ادا کیا۔

رسول اللہ کا اپنے امرا کو صدقات پر مقرر کرنا

۱۸۲ رسول اللہ کا مہاجر زیاد عدی مالک زبرقان قیس اور علی کو صدقات پر عامل مقرر کرنا۔

اِسی سنہ مین رسول اللہ نے اپنے امرا اور عمال صدقات کے وصول کرنے کے لئے بھیجے۔ مہاجر بن ابی امیۃ بن مغیرہ کو صنعا کی طرف روانہ کیا۔ جس وقت وہان عنسی نے خروج کیا ہے تو یہ مہاجر اوسی جگہہ تھے۔ اور زیاد بن

لبید الانصاری کو آپ نے حضرموت کی طرف صدقات کے لیے بہیجا تہا - اور عدی بن حاتم الطائی کو بنی سطے اور بنی اسد کے صدقات پر مقرر کیا - اور مالک بن نویرہ کو حنظلہ کے صدقات پر اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم کو سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے صدقات پر متعین فرمایا - اور علاء بن الحضرمی کو بحرین کی طرف بہیجدیا - اور علی بن ابیطالب کو نجران کی جانب روانہ کیا کہ وہان جا کر اون کے صدقات اور اون کا جزیہ وصول کرین اور پہر لوٹ آئین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی - اور لوٹ کر رسول اللہ صلعم کو مکہ مین حجۃ الوداع کے وقت ملے اور لشکر مین ایک شخص کو اپنے بجاے اپنے ہمراہیون سے مقرر کر آئے - اور نبی صلعم کے پاس کو سب سے آگے ہی چلدیے - اور مکہ مین آپ سے جا ملے - اوس شخص نے جسے علی لشکر پر مقرر کر گئے تہے لشکر پر توجہ کی اور وہ کپڑا جو حضرت علی کے ساتہہ تہا اوس سے لشکر کے ہر ایک شخص کو ایک ایک حلہ بنا کر پہنا دیا جب لشکر مکہ کے قریب پہونچا تو علی اون لوگون سے ملنے کو نکلے اور جب اونہون نے وہ حلے دیکہے تو اون کے بدن پر سے اوتار ڈالے - اِس کی لشکر والون نے رسول اللہ سے شکایت کی - اِس واسطے رسول اللہ نے خطبہ کیا اور فرمایا کہ لوگو علی کی شکایت نہ کرو - وہ اللہ کے کامون مین بہت سخت ہین

رسول اللہ کا حجۃ الوداع

۱۸۳ | رسول اللہ کا حج کو جانا اور ایک خطبہ کرنا اور جاہلیت کے رسوم کو منسوخ فرمانا اور قتل و زنا کی حرمت اور نسی سے منع کرنا اور مناسک حج مخلوق کو سکہانا -

رسول اللہ صلعم اِس حج کے واسطے ۲۵ - ذی قعدہ کو نکلے اور چلتے وقت لوگون سے کہدیا کہ حج کو جاتے ہین - جب آپ مقام

سرف مین آئے تو لوگون کو حکم دیا کہ حج کے احرام سے حلال ہو جائین اور اوسے عمرہ کا احرام کرلین صرف وہی لوگ حج کا احرام باندہے رہین جن کے پاس ہدی ہے ۔ رسول اللہ صلعم کے پاس اور اور چند آدمیون کے پاس ہدی تہی۔

اسی مین حضرت علی آپ سے اکر ملے جو احرام باندہے ہوئے تہے ۔ نبی صلعم نے اون سے فرمایا ۔ کہ تم بہی اسیطرح حلال ہو جاؤ جس طرح کہ تمہارے ہمراہی حلال ہو گئے ہین یعنی حج کا احرام کہول ڈالو ۔ علی نے کہا کہ مین نے احرام باندہتے وقت وہ ہی نیت کی ہے جو رسول اللہ نے نیت کی ہے ۔ اِس لئے وہ ویسے ہی اپنا احرام باندہے رہے

پہر رسول اللہ نے اپنی طرف سے اور نیز حضرت علی کی طرف سے قربانی کی ۔ اور لوگون کے ساتہ حج ادا کیا اور مناسک حج اونکو دکہائے اور حج کے طریق اونکو سکہائے اور ایک خطبہ کیا جس مین آپ نے وہ باتین بیان فرمائین جو مشہور ہین ۔ چونکہ وہان آدمی بکثرت تہے اِس لئے جو کچہ آپ بیان فرماتے اوسے ربیعہ بن امیۃ بن خلف دور کے لوگون کو سناتے جاتے تہے ۔ آپ نے پہلے تو اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی ۔ اور پہر فرمایا لوگو میری بات سنو ۔ شاید مین اس سال کے بعد اس موقف پر تم کو پہر کبہی نہ ملون گا ۔ اے لوگو تمہارے خون اور تمہارے اموال تم مین سے ایک دوسرے کے لئے ایسے ہی حرام ہین جیسے کہ آج کا یہ روز حرام ہے (یعنی کسی کا کسی کو تم مین سے مار ڈالنا یا کسی کا کسی کے مال کو لے لینا تمہارے لئے حرام ہے) اور جو سود کسی کا کسی پر چاہیئے ہے وہ باطل ہے کوئی دعوی اُس کا نہ کرے ۔ صرف تم اپنے راس المال لے لو ۔ اور عباس بن عبد المطلب کا سود جو کسی پر چاہیئے ہے وہ کل معاف ہے ۔ اور جاہلیت مین جو کسی نے کسی کا خون کیا ہے وہ معاف ہے ۔ اوس کا قصاص

نہ لیا جاوے گا۔ اور سب سے اوّل ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا خون مین خود معاف کرتا ہون۔ جو بنی لیث مین دودہ پیتا اور پرورش پاتا تہا اور اوسے ہذیل نے قتل کر دیا تہا اے لوگو شیطان اِس سے مایوس ہو گیا کہ تمہاری سرزمین مین کبہی اوسکی پرستش کیجائے۔ ہان البتہ اور باتون مین لوگ اوسکی اطاعت کرین گے۔ وہ اِس سے راضی ہے کہ تم اپنے اعمال کو حقیر اور ذلیل سمجہتے ہو لوگو نسی زیادۃ فی الکفر ہے (یعنی تم ذی الحجہ محرم صفر اور رجب کے ماہ ہاے حرام کو جنمین اہل عرب مین لڑائی حرام تہی فراموش کر دیتے اور اپنے جوش کے وقت اون مین لڑائی لڑنا مباح کر لیتے ہو اور اونکے بجاے دوسرے مہینے حرام قرار دے لیتے ہو یہ بہت بُرا ہے گو یا کفر مین ایک اور نئی شاخ پیدا کر لینا ہے اسے چہوڑ دو۔ اب زمانہ جونسی کے سبب سے بدل گیا اور کہین کے ہیتے کہین چلے گئے تہے وہ) زمانہ گہومتے گہومتے وہین اور اوسی ہیئت پر آگیا ہے جس طرح کہ اللہ تعالےٰ نے اوسے اوس روز پیدا کیا تہا جس روز کہ آسمان زمین اوس نے بنائے تہے۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مہینون کی تعداد بارہ ہے لوگو تم اپنی عورتون کے ساتہ بہلائی سے پیش آؤ۔ یہ خطبہ بہت بڑا ہے۔

پہر جب آپ عرفہ مین جا کر ٹہیرے تو اوس پہاڑ کی نسبت جس پر آپ اوس وقت تہے فرمایا۔ کہ یہ موقف ہے اور تمام عرفہ موقف ہے۔ اور ایسے ہی مزدلفہ مین فرمایا کہ یہ موقف ہے اور کل مزدلفہ موقف ہے۔ اور جب منٰی پر قربانی کی۔ تو فرمایا کہ یہ منحر اور قربان گاہ ہے اور تمام منٰی منحر ہے۔

پہر رسول اللہ صلعم نے حج تمام کیا۔ اِس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین۔ کیونکہ رسول اللہ صلعم نے اِس کے بعد پہر حج نہین کیا۔ یہ آپ کا حج وداعی تہا۔ اور حجۃ البلاغ بہی اوسکو

کہتے ہین اس لئے کہ رسول اللہ نے لوگون کو جو مناسک حج تھے وہ انہین بتائے۔ اور حج کے طریق سب سکہا دیئے۔ اور جو احکام تھے اوس کی تبلیغ کر دی۔

رسول اللہ صلعم کے غزوات اور سرایا کی تعداد

۱۸۴ رسول اللہ کے غزوات اور سرایا اور بعوث کی تعداد و نام۔

رسول اللہ صلعم نے بہ نفس نفیس جو آخری غزوہ کیا ہے وہ غزوہ تبوک تھا اور آپ نے جس قدر غزوے خود کئے ہین اور جن مین خود آپ موجود رہے ہین اونکی تعداد اونیس[۱۹] ہے واقدی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اہل عراق نے جو زید بن ارقم سے روایت کی ہے وہ ایسی ہی ہے۔ لیکن یہ خطا ہے۔ کیونکہ زید بن ارقم عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھ غزوہ موتہ مین اونکی اونٹ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلعم کے ساتھ بجز تین چار غزوات کے اور کبھی نہین گیا۔ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے سب چھبیس[۲۶] غزوہ کئے ہین اور بعض کا قول ہے کہ ستائیس[۲۷] غزوہ کئے ہین۔ جو لوگ ان غزوات کی تعداد چھبیس[۲۶] بتاتے ہین وہ غزوہ خیبر اور وادی القری کو ایک غزوہ کہتے ہین۔ کیونکہ آپ خیبر سے اپنے مقام پر واپس تشریف نہین لائے تھے اور جو لوگ کہ اونہین ستائیس[۲۷] کہتے ہین وہ خیبر کے غزوہ کو جدا اور وادی القری کے غزوہ کو جدا سمجھتے ہین۔

سب سے اول غزوہ آپ کا غزوہ ودان[۱] ہے جسے غزوہ الابواء بھی کہتے ہین پہر رضوی کی طرف غزوہ بواط[۲] ہوا ہے پہر غزوۃ العشیرہ[۳] ہے۔ پہر بدر الاولی[۴] کا غزوہ ہے جس مین آپ کرز بن جابر کے پیچھے نکلے تھے پہر بدر[۵] کا دوسرا غزوہ ہے جس مین آپ نے قریش کو قتل کیا تھا۔ پہر غزوہ بنی سلیم[۶] پہر غزوۃ السویق[۷] ہے۔ پہر اسی طرح غزوہ

غطفان ہے جسے غزوہ ذی امر بھی کہتے ہین- پھر غزوہ بحران[۹] حجاز مین غزوہ احد[۱۰] غزوہ حمرا الاسد[۱۱] غزوہ بنی النضیر[۱۲] غزوہ ذات الرقاع[۱۳] غزوہ بدر الآخرہ[۱۴] غزوہ دومۃ الجندل[۱۵] غزوہ خندق[۱۶] غزوہ بنی قریظہ[۱۷] غزوہ بنی لحیان بن ہذیل[۱۸] غزوہ ذی قرد[۱۹] غزوہ بنی المصطلق[۲۰] غزوہ حدیبیہ[۲۱] غزوہ خیبر[۲۲] غزوہ عمرۃ القضا[۲۳] غزوہ فتح مکہ[۲۴] غزوہ حنین[۲۵] غزوۃ الطائف اور سب سے آخر مین غزوہ تبوک[۲۶] ہے-

ان مین لڑائی صرف نو غزوات مین ہوئی ہے اور اونکے نام یہ ہین- بدر[۱]- احد[۲]- خندق[۳]- قریظہ[۴]- مصطلق[۵]- خیبر[۶]- فتح مکہ[۷]- حنین[۸]- طائف[۹]-

اور آپ کے سرایا مین اختلاف ہے- بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ کے سب سریہ اور بعوث سینتیس[۳۷] ہوئے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اون کی تعداد اڑتالیس ہے-

۸۵ جریر اور باذان کا اسلام اور صنم ذی الخلصہ کا گرایا جانا-

اسی سنہ کے ماہ رمضان مین جریر بن عبداللہ البجلی بھی آپ پاس مسلمان ہو کر آیا- اور اوسے رسول اللہ نے ذی الخلصہ کو بھیجا- جس نے وہان جا کر اوسے گرا دیا یہ بتخانہ سنگ سپید کا تبالہ مین تھا (جو یمن کا ایک شہر ہے) اور یہ ذی الخلصہ قبیلہ بجیلہ اور خثعم اور ازد السراۃ کا ایک صنم تھا- جس وقت رسول اللہ پاس خبر آئی کہ وہ ڈہا دیا گیا تو آپ نے اللہ تعالے کا شکریہ ادا کیا- اور جناب باری مین سجدہ کیا- اسی سنہ مین باذان حاکم یمن بھی یمن مین مسلمان ہو گیا- اور رسول اللہ صلعم کو اپنے اسلام کی خبر بھیجی-

رسول اللہ کے حج اور عمرون کی تعداد

۸۶ رسول اللہ کے حج اور عمرہ اور اونمین اختلاف

جابر کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے دو حج کیے

ہین - ایک حج تو ہجرت سے قبل کیا تھا اور ایک حج ہجرت کے بعد کیا تھا جس کے ساتھ عمرہ بھی کیا تھا - اور حضرت عمر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے تین عمرے کئے ہین - اور بی بی عائشہ کہتی ہین کہ چار عمرے آپ نے کئے تھے - اسی طرح حضرت ابن عمر سے بھی روایت ہے -

رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک اور آپ کے اسماے مقدس اور خاتم نبوت

۸۷ احلیہ شریف اور اسما اور القاب اور بالون کی سپیدی اور خضاب -

حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ آپ نہ تو بلند بالا تھے اور نہ پست قامت - اوسط درجہ کا قد تھا - سر اور ریش مبارک کے بال گنجان دونون ہاتھہ کے پنجہ اور قدم شستن یعنی بھاری اور پر گوشت کرادیس یعنی شانہ آپ کے بھاری چہرہ کا رنگ سرخی مائل طویل المسربہ یعنی سینہ کے اوپر سے ناف تک بال لنبے لنبے رفتار مین دبدبہ شاہی و بزرگی نمودار مین نے ایسا متناسب الاعضا نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ سے بعد ویسا کسی کو پایا - آنکھین ادعج یعنی سیاہ بال آپ کے سبط یعنی لنبے لٹکتے ہوئے نہ گھونگر والے رخسارہ صاف اور سڈول سر کے بال کان کی لو تک گردن ایسی منور جیسی نقرہ صراحی - جب کسی طرف التفات کرتے تو پورا پورا التفات کرتے - چہرہ پر عرق کے قطرے صفائی اور خوشبو سے دُر آبدار کی طرح نظر آتے دونون شانون کے درمیان خاتم نبوت تھی - یعنی کچھہ گوشت اُبھرا ہوا تھا

جس سے کئی گرد بال تھے۔

آپ کے نام اور لقب بھی کئی ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے اسمائے شریف کی نسبت خود فرمایا ہے۔ میرا نام محمد ہے اور احمد بھی ہے اور مجھے کہتے ہیں مقفی (یعنی پیچھے آنیوالا تمام انبیا کے) اور حاشر کہ آپ کے قدموں پر قیامت کے دن اللہ تعالی مخلوق کو قبروں سے اٹھائے گا۔ اور نبی الرحمۃ کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے) اور نبی التوبہ اور نبی الملحمہ (یعنی آپ کی نبوت تالیف قلوب اور اصلاح امت کے لیے ہوئی تھی) اور عاقب یعنی خاتم الانبیا اور ماحی کہ اللہ تعالی نے آپ کی ذات پاک کی وجہ سے آثار کفر و ضلالت کو دنیا سے محو کر دیا۔

اور آپ کے بالوں کی اور اون کی سپیدی کی نسبت بھی کئی روایتیں آئی ہیں چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالی نے آپ کو بڑھاپے کے ضعف سے اچھے امن میں رکھا تھا۔ مگر بعض نے بیان کیا ہے کہ آپ کے محاسن مبارک میں آگے کی طرف بیس بال سپید تھے۔ اور آپ خضاب نہیں کرتے تھے۔ جابر بن سمرہ کہتے ہیں۔ کہ آپ کے فرق مبارک پر کچھ بال سپید تھے۔ جب تیل لگاتے تو بالوں میں خوب تیل ملتے تھے۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کے سر میں سے مہندی اور وسمہ لگائے ہوئے بال نکالے تھے۔ ابو رمثہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم خضاب کیا کرتے تھے اور آپ کے بال شانوں یا نرمہ گوش تک لٹکے چلے جاتے تھے۔ بی بی ام ہانی کہتی ہیں کہ آپ کی چار کاکلیں تھیں

رسول اللہ صلعم کی شجاعت وجود

۱۹۸ رسول اللہ کی بے انتہا شجاعت وسخاوت ۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ۔ کہ رسول اللہ صلعم تمام آدمیون سے زیادہ شجاع اور تمام بنی آدم سے زیادہ سخی اور سب سے بڑہکر احسان کرنے والے تہے ۔ ایک مرتبہ مدینہ مین کچہہ گڑبڑی مچی ۔ آپ فوراً گہوڑے برہنگی پیٹہہ سوار ہوئے اور اُدہر کو جہان ہلڑ تہا تشریف لے گئے ۔ لوگ بہی آپ کے پیچہے پیچہے روانہ ہوئے ۔ اوس وقت آپ کہتے جاتے تہے لوگو ڈرو مت ۔ ڈرو مت حضرت علی کہتے ہین کہ جب کہین بہت خوف ہوتا تو ہم سب رسول اللہ صلعم کو اپنی پناہ کے لئے ڈہونڈہتے تہے ۔ حضرت علی سا دلاور وشجاع آدمی ایسا کہے تو رسول اللہ کی شجاعت کی شہادت اوس سے بخوبی ظاہر ہے ۔ کیونکہ اور پر اون کے غزوات مین بیان ہوچکا ہے ۔ کہ شجاعت مین وہ کس درجہ پر تہے ۔ کوئی دلاور اون کی شجاعت کو نہین پہونچتا ہے ۔

رسول اللہ صلعم کے ازواج اور کنیزون اور اولاد کی تعداد

۱۹۹ رسول اللہ صلعم کی بیبیون کی تعداد اور بی بی خدیجہ سے نکاح ۔

ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے پندرہ عورتون سے نکاح کیا ۔ مگر خلوت صرف تیرہ سے ہی کی تہی ۔ اور ایک وقت مین کبہی گیارہ سے زیادہ نہ ہوئین ۔ اور جب آپ نے وفات پائی تو نو ۹ اون مین سے زندہ تہین ۔

سب سے اوّل آپ نے بی بی خدیجہ بنت خویلد سے نکاح کیا تہا ۔ جو بیوہ

تہین - اور پیشتر عتیق بن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم کے نکاح مین تہین -
جب وہ مرگیا تو ابوہالہ بن زرارہ بن نباش بن عدی التمیمی نے اون سے نکاح کرلیا
اور اوس سے ایک بیٹا اِن کے پیٹ سے ہند بن ابی ہالہ پیدا ہوا پہر جب ابوہالہ بہی مرگیا
تو اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کرلیا - اور اونکے بطن اطہر سے رسول اللہ صلعم کے
آٹھ بچے پیدا ہوئے - جنکے اسماے گرامی یہ ہین - قاسم طیب طاہر عبد اللہ
زینب رقیہ ام کلثوم فاطمہ - ان مین سے اولاد ذکور تو آپ کے سب ایام طفولیت
مین ہی مرگئے البتہ لڑکیان بالغ ہوئین اور اون کے نکاح بہی ہوئے اور اون سے
اولاد بہی پیدا ہوئی -

بی بی خدیجہ کے ایام حیات مین رسول اللہ صلعم نے کسی دوسری عورت سے نکاح
نہین کیا - اون کی وفات ہجرت سے تین سال قبل ہوئی تہی - اور رسول اللہ صلعم کی اولاد
ابراہیم کے سواے اور کسی بی بی کے پیٹ سے پیدا نہ ہوئی -

۱۹۰ رسول اللہ کا نکاح بی بی سودہ اور بی بی عائشہ سے -

جب بی بی خدیجہ کا انتقال ہوگیا تو اون کے بعد
آپ نے سودہ بنت زمعہ سے اور بعض کہتے ہین
کہ بی بی عائشہ سے نکاح کیا ہے جسوقت عائشہ سے نکاح کیا ہے تو اوسوقت وہ نہایت خردسال صرف چہ برس کی
تہین - بی بی سودہ البتہ ثیبہ تہین اور آپ سے پیشتر سکران بن عمرو بن عبد شمس کے نکاح
مین تہین جو سہیل بن عمرو کا بہائی تہا - اور مہاجرین حبش سے تہا - لیکن وہان جاکر نصرانی
ہوگیا اور مرگیا - اوس سے بعد رسول اللہ نے اوس سے نکاح کرلیا - آپ نے مکہ ہی
مین نکاح کیا اور خولہ بنت حکیم زوجہ عثمان بن مظعون نے آپ کی اوس سے منگنی کرائی
اور مکہ مین آپ نے بی بی سودہ سے خلوت کی - اور اونہین آپ سے اون کے باپ

زمعہ بن قیس نے بیاہ دیا تھا۔ جس وقت آپ سے سودہ کا نکاح ہوا ہے تو اوس وقت
اِن کا بہائی عبد بن زمعہ مکہ مین نہ تہا۔ جب وہ مکہ مین آیا تو اوسے بڑا رنج ہوا۔ اور اس غصہ
مین اوس نے اپنے سر پر خاک اڑائی۔ لیکن جب وہ مسلمان ہوگیا تو کہنے لگا کہ مین بڑا ہی
نادان و سفیہ ہون جو مین نے یہ نالائق حرکت کی۔ اور اپنے کئے سے نہایت ہی
شرمندہ ہوا۔

رہین بی بی عائشہؓ تو اون سے آپ نے مدینہ مین آکر خلوت کی تہی۔ اِس وقت وہ
نوسال کی ہوگئی تہین۔ جس وقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی ہے تو بی بی عائشہ اوس وقت
اٹھارہ برس کی تہین۔ اور آپ کے بعد زندہ رہین اور ۵۸ھ ہجری مین وفات پائی۔
عائشہ کے سوا آپ کی بیبیون مین اور کوئی کنواری عورت نہ تہی۔ جس سے آپ نے
نکاح کیا ہو۔ یہی ایک کنواری تہین۔

۱۹۱ رسول اللہ کا نکاح بی بی حفصہ و ام سلمہ و زینب بنت خزیمہ و جویریہ سے۔

پہر بی بی عائشہ کے بعد رسول اللہ نے بی بی حفصہؓ بنت عمر بن الخطاب سے نکاح کیا جو پہلے
خنیس بن خدافہ السہمی کے نکاح مین تہین۔ خنیس صحابہ بدری مین سے تہے۔
اور بنی سہم مین سے اون کے سوا اور کوئی بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوا تہا۔ بی بی
حفصہ کے پیٹ سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔ اور اون کا انتقال مدینہ
مین حضرت عثمان کی خلافت مین ہوا۔

پہر آپ نے اونکے نکاح کے بعد بی بی ام سلمہؓ بنت ابی امیہ زاد الراکب المخزومیہ
سے نکاح کیا یہ بہی پہلے ایک شخص ابو سلمہ بن عبد الاسد المخزومی کے نکاح مین تہین
جو بدر کی لڑائی مین شریک تہے اور جنگ اُحد مین اونکے ایک زخم لگ گیا تہا جس سے وہ مر گئے تہے

اونکے بعد رسول اللہ نے جنگ احزاب سے قبل ہی ام سلمہ سے نکاح کر لیا تھا۔ انکا انتقال سنہ ۵۹ھ مین ہوا ہے۔ لیکن ایک روایت یہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد ان کی وفات ہوئی ہے۔

پھر بی بی ام سلمہ کے بعد آپ نے بی بی زینب بنت خزیمہ سے نکاح کیا۔ جو بنی عامر بن صعصعہ سے تھین اور جنھین ام المساکین بھی کہتے تھے۔ یہ اور بی بی خدیجہ دونون رسول اللہ صلعم کے ایام حیات مین ہی انتقال کر گئی تھین۔ ان دو کے سوا آپ کی سب بیبیان آپ کے بعد زندہ رہی تھین۔ بی بی زینب پہلے طفیل بن الحارث بن المطلب کے نکاح مین تھین۔

ان کے بعد مریسیع کے سال مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار الخزاعیہ سے آپ نے نکاح کیا جو بنی المصطلق سے تھین اور پہلے مسافع بن صفوان المصطلقی کے نکاح مین تھین۔ ان سے بھی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔

۱۹۴ رسول اللہ کا نکاح بی بی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے

پھر آپ نے بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب سے نکاح کیا۔ جو پہلے عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تھین۔ یہ عبید اللہ مسلمان تھا اور حبش کو ہجرت کر گیا تھا مگر وہان جا کر نصرانی ہو گیا اور وہین مر گیا۔ اس پر رسول اللہ نے نجاشی کے پاس آدمی بھیجا۔ اور ام حبیبہ کے لئے اوس سے درخواست کی۔ اور اوس سے نکاح کر لیا۔ یہ نکاح ہوا ہے تو ام حبیبہ حبش مین ہی تھین۔ اور خالد بن سعید بن العاص نے ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تھا۔ لیکن بعض یہ کہتے ہین آپ نے عثمان بن عفان سے اون کو مانگا تھا۔ اور اونہون نے ہی ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تھا۔ اور اونہون نے ہی نجاشی کے پاس سے اون کو

منگا یا تہا - نجاشی نے چار سو دینار اونہین آپ کی طرف سے مہر مین دئے اور اونہین رسول اللہ پاس بہیجدیا - یہ اپنے بہائی حضرت معاویہ کے ایام خلافت مین مری ہین - ان سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی -

پہر آپ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا جو زید بن حارثہ مولاے رسول اللہ کے پہلے نکاح مین تہین آپ کے پیٹ سے بہی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی - ان کا بیاہ رسول اللہ سے اللہ تعالیٰ نے کیا تہا اور اوس کے واسطے جبریل کو بہیجا تہا - اس سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی تمام بیبیون پر فخر کیا کرتی تہین اور کہتی تہین کہ مین ولی اور وکیل کے لحاظ سے اون سب مین اکرم ہون - یہ بی بی آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین آپ کی اور سب بیبیون سے پہلے مری ہین -

۱۹۴ رسول اللہ کا نکاح صفیہ اور میمونہ سے — پہر واقعہ خیبر کے سال بی بی صفیہ بنت حُیَیّ بن اخطب سے آپ نے نکاح کیا - جو پہلے سلام بن مشکم کے نکاح مین تہین - جب وہ مرگیا تو اون سے کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق نے نکاح کرلیا تہا - یہ رسول اللہ کے پاس گرفتار ہوکر آیا - اور محمد بن مسلمہ نے نبی صلعم کے حکم سے اوسے قتل کردیا - پہر نبی صلعم نے اونہین آزاد کردیا - اور سنہ ۷ ہجری مین اون سے نکاح کرلیا - یہ سنہ ۳۶ ہجری مین مری ہین

پہر آپ نے میمونہ بنت الحارث الہلالیہ سے نکاح کیا - جو پہلے مسعود بن عمرو بن عمیر الثقفی کے نکاح مین تہین - اون سے بہی کچہہ اولاد نہین ہوئی - پہر اوس کے بعد ابو رہم بن عبد العزیٰ نے نکاح کرلیا - اوس کے بعد اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کیا - میمونہ ابن عباس اور خالد بن الولید کی خالہ تہین اور رسول اللہ نے اون سے سرف کے مقام پر عمرۃ القضا مین نکاح کیا تہا -

۱۹۴ رسول اللہ کی وہ عورتین جنہین آپ نے علیحدہ کردیا یا اون سے خلوت نہ کی۔

پھر آپ نے بنی کلاب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام شاہ بنت رفاعہ اور بعض کے قول کے بموجب سنی بنت اسماء بن الصلت یا بنت الصلت بن حبیب تھا یہ عورت قبل اس سے کہ آپ خلوت کرین مرگیئ۔

پھر آپ نے شنبا بنت عمرو الغفاریہ یا کنانیہ سے نکاح کیا۔ اسی بیچ قبل خلوت کے ابراہیم ابن رسول اللہ کا انتقال ہوگیا۔ تو وہ کہنے لگی کہ اگر آپ اللہ کے رسول ہوتے تو آپ کا بیٹا نہ مرتا اس لیے آپ نے اوسے طلاق دیدی۔

پھر آپ نے عربہ بنت جابر الکلابیہ سے نکاح کیا جسکی ابو اسید (بضم الہمزہ) الساعدی نے آپ سے منگنی کرائی تھی۔ جب وہ نبی صلعم کے پاس آئی تو آپ سے اوس نے اللہ کی پناہ مانگی۔ اس واسطے آپ نے اوسے جدا کردیا۔

پھر آپ نے اسماء بنت النعمان بن الاسود بن شراحیل الکندی سے نکاح کیا۔ جب آپ خلوت کے لیے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اوسکے جسم پر سپید داغ ہین۔ اس واسطے آپ نے اوس سے متعہ کرلیا۔ اور پھر اوسے اوسکے گھر والون کے پاس واپس کردیا۔ بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اوس نے بھی آپ سے اللہ کی پناہ مانگی تھی۔ اس لیے آپ نے اوسے واپس کردیا تھا۔

اور عالیہ بنت ظبیان سے بھی نکاح کیا اور مجامعت کی تھی۔ مگر بعد اوس کے اوسے الگ کردیا۔

اور قتیلہ بنت قیس سے بھی جو اشعث کی بہن تھی نکاح کیا تھا۔ مگر خلوت سے پیشتر ہی آپ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد یہ عورت مرتد ہوگیئ۔

اور فاطمہ بنت سرج سے بہی نکاح کیا تہا (مگر غالباً رسول اللہ نے اس سے خلوت نہین کی)
ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ یہی عربہ شریک کی مان ہے اور کہا ہے کہ لوگ
بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ نے خولہ بنت ہذیل بن ہبیرہ سے اور لیلی بنت الخطیم
الانصاریہ سے بہی نکاح کیا تہا - اس لیلی نے خود نکاح کی خواہش کی تہی آپ نے اوس
سے نکاح کر لیا - لیکن جب اس نے جا کر اپنی قوم کے آدمیون سے اس کا ذکر کیا تو
اونہون نے اوس سے کہا - کہ تو تو بڑی غیرت والی ہے - اور رسول اللہ کی اور عورتین
بہی ہین تو جا اور اپنا نکاح فسخ کرا لے - اس لئے وہ آئی اور فسخ نکاح کی درخواست کی -
آپ نے اوسے منظور کر لیا اور اوسے جدا کر دیا -

۱۹۵ وہ عورتین کہ جن سے آپ کی صرف منگنی ہوئی اور نکاح نہ ہوا -

اور بہی چند عورتین تہین جن سے رسول اللہ کی منگنی
ہوئی مگر نکاح نہین ہوا - اونمین سے ایک تو
ام ہانی بنت ابی طالب ہے کہ اوس سے آپ نے منگنی کی مگر نکاح نہین کیا - دوسری
صناعہ بنت عامر ہے جو بنی قشیر سے تہی - تیسری صفیہ بنت بشامہ ہے جو اعور
العنبری کی بہن تہی - چوتہی ام حبیبہ بنت عباس ہے جو آپ کے چچا تہے - جب آپ
کو یہ معلوم ہوا کہ عباس آپ کے رضاعی بہائی ہین تو آپ نے ام حبیبہ سے نکاح
نہین کیا - پانچوین جمرہ بنت الحارث بن ابی حارثہ ہے کہ اوس سے آپ نے
منگنی کی تہی - لیکن اوس کے باپ نے بہانہ کیا کہ اوس کی لڑکی بیمار ہے - حالانکہ
بیمار نہ تہی لیکن جب لوٹ کر گیا تو دیکہتا کیا ہے کہ اوس کے بدن پر برص کے داغ ہین

۱۹۶ رسول اللہ کی کنیزین

رسول اللہ کی کنیزون مین سے ایک تو بی بی ماریہ بنت
شمعون قبطیہ ہین جن کے بطن اطہر سے ابراہیم بن رسول اللہ پیدا ہوئے تہے -

دوسری ایا بی ریحانہ بنت زید قرظیہ ہین جنہین بعض نے بنی نضیر مین سے ہی بتایا ہے۔

رسول اللہ صلعم کے موالی

۱۹۷ رسول اللہ کے موالی زید اسامہ ثوبان شقران ابورافع۔

(رسول اللہ صلعم کا کوئی غلام نہ تھا۔ آپ کے جس قدر غلام تھے اونہین آپ نے آزاد کردیا تھا۔ آزاد غلام کو مولی کہتے ہین) ان موالی مین سے ایک تو زید بن حارثہ اور دوسرے اونکے بیٹے اسامۃ بن زید تھے۔ تیسرے ثوبان تھے جن کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ اور جو اصل مین سراۃ کے رہنے والے تھے۔ مگر رسول اللہ کی وفات کے بعد حمص مین سکونت اختیار کرلی تھی۔ یہ سنہ ۵۴ ہجری مین مرے ہین۔ لیکن بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ وہ رملہ مین رہنے لگے تھے۔ اون کی اولاد باقی نہین رہی۔

چوتھے شقران ہین جنہین بعض نے حبشی اور بعض نے فارسی بیان کیا ہے۔ ان کا نام صالح تھا کہتے ہین کہ یہ رسول اللہ صلعم کو اپنے باپ سے ورثہ مین ملے تھے بعض نے کہا ہے کہ وہ عبدالرحمن بن عوف کے غلام تھے اونہون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تھا۔ ان کی اولاد بھی باقی رہی تھی۔

پانچوین ابورافع تھے جن کا نام ابراہیم اور ایک روایت مین ہے کہ اسلم تھا۔ کہتے ہین کہ یہ عباس کے غلام تھے اور اونہون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تھا۔ انہین بھی نبی صلعم نے آزاد کردیا تھا۔ بعض کہتے ہین کہ یہ پہلے ابواحیحہ بن سعید بن العاص کے غلام تھے احیحہ نے ابورافع کے تین بیٹون کو آزاد کردیا تھا۔ جو اون کے حصہ مین تھے۔ اور اونہین لیکر بدر

کی لڑائی مین شریک ہوے تھے - حالانکہ وہ تینون کافر تھے - وہ لوگ اوس لڑائی مین مارے گئے - اور خالد بن سعید نے اپنا حِصّہ جو ابو رافع مین تہا رسول اللہ صلعم کو دیدیا تہا - رسول اللہ نے اونہین اور اونکے بیٹے کوبہی جن کا نام رافع تہا آزاد کر دیا - رافع کا بہائی عبید اللہ بن ابی رافع حضرت علی بن ابی طالب کا کاتب تہا -

۱۹۸ رسول اللہ کے موالی سلمان سفینہ ابو کبشہ -

چھٹے سلمان فارسی تھے جن کی کنیت ابو عبد اللہ تہی اور اصفہان والون مین سے تھے - مگر بعض لوگ اونہین رامہرمز کا بتاتے ہین - کسی کلب کے شخص نے اونہین پکڑ لیا تہا - اور کسی یہودی کے ہاتہ وادی القریٰ مین بیچ دیا تہا - اِس یہودی نے اون سے مکاتبت کرلی (مکاتبت کہتے ہین - کہ غلام اپنے مالک کو کچھہ دیکر آزاد ہوجائے) نبی صلعم نے سلمان کی مکاتبت مین اعانت کی جس سے وہ آزاد ہو گئے -

ساتوین سفینہ ام سلمہ کے غلام تہے - جنہین اونہون نے آزاد کر دیا تہا - مگر یہ شرط کردی تہی کہ رسول اللہ کی خدمت کیا کرین - کہتے ہین کہ اِن کا نام مہران یا ریاح تہا - اور یہ بہی کہتے ہین کہ وہ فارس کے عجمیون کی نسل سے تھے - اونکے بیٹے کی کنیت ابو مسروح تہی - اور یہ سراۃ کے مولدین سے تھے - اور رسول اللہ کے ساتہہ اونٹ بہی دیا کرتے تھے - اور بدر اور احد وغیرہ کی تمام لڑائیون مین شریک رہے تھے - اور بعض نے اونہین اہل فارس سے بہی بتایا ہے -

آٹھوین ابو کبشہ تھے جن کا نام سلیم تہا - کہتے ہین کہ یہ مکہ کے موالی مین سے تھے اور بعض کا قول ہے کہ ارض دوس کے مولدین مین سے تھے - رسول اللہ صلعم نے اونہین مول لیکر آزاد کردیا تہا - یہ بدر وغیرہ کے کل مشاہد مین موجود رہے تھے - اِن کا انتقال

اوس روز ہوا ہے جس روز حضرت عمر بن الخطاب سنہ ۱۳ ہجری مین خلافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوے ہین۔

۱۹۹ رسول اللہ کے موال رویفع رباح الاسود فضالہ مدعم ابو ضمیرہ یسار مہران ابو بکرہ اور ایک خصی۔

نوین رویفع ابو مویہبہ تہے جو مزینہ کے مولدین سے تہے انہین بہی رسول اللہ نے مول لیکر آزاد کر دیا تھا۔

دسوین رباح الاسود تہے۔ جو رسول اللہ صلعم کے موذن تہے۔

گیارہوین فضالہ تہے جو شام مین رہنے لگے تہے۔

بارہوین مدعم تہے جو وادی القری مین قتل ہوے تہے۔

تیرہوین ابو ضمیرہ تہے۔ کہتے ہین کہ یہ فارس والون مین گشتاسب بادشاہ کی نسل سے تہے۔ رسول اللہ صلعم کو کہین کسی لڑائی مین ہاتہہ پڑ گئے تہے۔ آپ نے اونہین بہی اسب دستور آزاد کر دیا تہا۔ یہی ابو حسین کے دادا ہین۔

چودہوین یسار یونانی الاصل تہے۔ یہ کسی غزوہ مین آپ کے ہاتہہ آ گئے تہے۔ اور انہین بہی آپ نے آزاد کر دیا تہا۔ انہین کو عرنیون نے اوسوقت مار ڈالا تہا۔ جب کہ اونہون نے آکر رسول اللہ کے شیردار اونٹ لوٹے تہے۔

پندرہوین آپ کے مولا مہران تہے۔ انہون نے نبی صلعم سے حدیثین بہی بیان کی ہین۔

ایک خصی بہی رسول اللہ کے پاس تہا جس کا نام مابور تہا۔ اور اوسے مقوقس نے آپ کو ہدیہ مین بی بی ماریہ اور شیرین کے ساتہہ دیا تہا۔ کہتے ہین کہ اِسی کے ساتہہ بی بی ماریہ کو لوگون نے مطعون کیا تہا اِس واسطے رسول اللہ نے حضرت علیؑ کو بہیجا۔ کہ اوسے قتل

کردین - مگر اونہین معلوم ہوا کہ وہ خصی ہے اِس لئے چھوڑ دیا -

جس وقت رسول اللہ نے طائف پر محاصرہ ڈالا تھا تو اوس وقت محصورین کے پاس سے چار غلام نکلکر رسول اللہ پاس چلے آئے تھے - آپ نے اونہین بھی آزاد کردیا تھا ایک کا نام اون مین سے ابو بکرہ تھا -

رسول اللہ صلعم کے کاتب

۲۰۰ رسول اللہ کے کاتب عثمان علی و معاویہ وغیرہ -

ذکر کرتے ہین کہ کبھی تو رسول اللہ کی تحریرات حضرت عثمان بن عفان لکھا کرتے اور کبھی حضرت علی لکھا کرتے تھے اور کبھی کبھی خالد بن سعید اور ابان بن سعید اور علا بن حضرمی بھی لکھتے تھے اول اول آپ کی تحریرات اُبی بن کعب نے لکھی ہین - اور زید بن ثابت نے بھی آپ کی تحریرات کا کام کیا ہے - عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح بھی آپ کے نوشتہ لکھا کرتا تھا - لیکن یہ مرتد ہوکر پھر فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوگیا - حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور حنظلہ الاسیدی نے بھی آپ کی تحریرین لکھی ہین - اُسیّد بضم الہمزہ وتشدید الیا ہے - محدث اسی طرح بیان کرتے ہین - اور یہ نسبت اُسیّد بن عمرو بن تمیم کی طرف ہے -

رسول اللہ صلعم کے گھوڑونکے نام

۲۰۱ رسول اللہ کے گھوڑے اور اون کے نام وغیرہ -

کہتے ہین - کہ رسول اللہ صلعم نے جو سب سے اول گھوڑا لیا ہے وہ وہ گھوڑا تھا جو آپ نے فزارہ کے ایک اعرابی سے مدینہ مین دس اوقیہ کو لیا تھا اور اوس کا نام سکب (تیز گام)

رکھا تھا - گویا کہ وہ آب رواں کی طرح بہتا تھا - اور سب سے اوّل اس پر سوار ہو کر غزوۂ اُحد کو گئے تھے -

پھر ابو بردہ بن ابی نیار کا گھوڑا آپ نے لیا جس کا نام ملاوح (بلند) تھا -

ایک اور آپ کا گھوڑا مرتجز (رجز پڑھنے والا) نام تھا - اس کا یہ نام اس گھوڑے کی خوش آوازی کے سبب سے رکھا تھا - اور اسے خزیمہ بن ثابت لائے تھے جو بنی مرہ میں سے رسول اللہ کے ایک صحابی تھے -

رسول اللہ کے تین گھوڑے لزاز ظرب اور لحیف بھی تھے - لزاز تو مقوقس نے رسول اللہ کو ہدیہ میں بھیجا تھا - اسے لزاز (پشتیوان ور) اس وجہ سے کہتے تھے کہ وہ بدن کا بڑا مضبوط تھا - اور ظرب آپ کو فردہ بن عمرو الجذامی نے دیا تھا - ظرب چھوٹی پہاڑی کو کہتے ہیں - اس کی توانائی کے سبب سے اوس کا یہ نام رکھدیا تھا - اور لحیف آپ کو ربیعہ بن ابی البرا نے نذر کیا تھا - اس گھوڑے کی دم بڑی لمبی تھی - اسی لئے اوسے لحیف (یعنی لحاف والا) کہتے تھے - گویا وہ اپنی دم سے زمین کو چھپا لیتا تھا -

او نیز آپ کا ایک گھوڑا ورد (گلگون) بھی تھا - جو تمیم الداری نے آپ کو دیا تھا - نبی صلعم نے اسے حضرت عمر بن الخطاب کو دیدیا تھا - اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک گھوڑا یعسوب نام بھی تھا (یعسوب شہد کی مکھی کو کہتے ہیں) چونکہ یعسوب رئیس ہوتی ہے اور یہ بھی رسول اللہ کے سب گھوڑوں مین بہتر تھا اسواسطے اسے یعسوب کہنے لگے تھے -

رسول اللہ کے خچر اور گدہے اور اونٹ

۲۰۲ رسول اللہ کے خچر گدہے اونٹ اور اونکے نام	رسول اللہ کے ایک خچر کا نام دُلدُل (خارپشت)

تہا اہل اسلام مین سب سے پہلا خچر یہی ہوا ہے - اسی مقوقس نے رسول اللہ کو ہدیہ مین بہیجا تہا اور اوسکے ساتہہ ایک گدہا بہی تہا جس کا نام عفیر (خاکستری) تہا عُفیر مصغر مرخم اعفر کا ہے اعفر ایسے سپید کو کہتے ہین جس کی سپیدی خالص نہ ہو - یہ خچری حضرت معاویہ کے زمانہ تک موجود تہی اور ایک خچری آپ کے پاس اور تہی جو فروۃ بن عمرو نے آپ کو دی تہی - اِس کا نام فضہ (چاندی) تہا رسول اللہ نے یہ خچری حضرت ابوبکر کو دیدی تہی - ایک گدہا بہی رسول اللہ پاس تہا جسے یعفور (خاکی) کہتے تہے - یہ لفظ بہی اسی طرح بنا ہے جیسے اخضر سے نخضور ہے - یہ رسول اللہ کے حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت مر گیا تہا - (مگر بعض لوگون نے لکہا ہے کہ یہ رسول اللہ کی وفات کے بعد رنج کے سبب سے ایک کنوے مین گر کر مر اتہا)-

اب آپ کے اونٹون کا حال سنیئے - آپ کے پاس ایک اونٹنی تہی جس کا نام قصوا (کن کٹی) تہا یہ وہ ہی اونٹنی تہی جسے رسول اللہ نے حضرت ابوبکر سے چار سو درہم مین مول لیا تہا - اور اسی پر سوار ہوکر مدینہ کو ہجرت کی تہی - یہ بنی الحریش کے اونٹون کی نسل سے تہی - اور آپ کے پاس مدت تک رہی تہی - اسی کو غضبا اور جدعا (کن کٹی) بہی کہتے تہے - ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ اوس کا ایک طرف کا کان کٹا ہوا تہا - لیکن بعض نے کہا ہے کہ نہین اوس کا کان کٹا ہوا نہ تہا -

آپ کے لقاح (یعنی شیر دار) اونٹ بیس تہے - اور غابہ مین (یعنی جہاڑی مین) چرا کرتے تہے - انہین کو غارت گرون نے آکر لوٹا تہا - اِن کا دودہ ہر روز رسول اللہ کے گہر کو آیا کرتا تہا - اور ان مین سے اچہے اچہے اونٹون کے یہ نام تہے - حنّا ، (سمرئیہ)

کے رنگ کی) سمرا (گندم گون) عرلیس (دولہا) سعدیہ بنوم یہ لفظ ابعام سے ہے جسکے معنی اونٹ کی نرم آواز کے ہین (یعنی نرم آواز والی اونٹنی) یسیرہ (مطیعہ) ریّا (سیراب) مہرہ (جوان سانڈنی) شقرا (سرخ چتک وار)

رہے منائح (یعنی وہ جانور جو ایام سرما مین دودہ دیا کرتے تہے) اون مین سے سات تو آپ پاس بکریان تہین جنکے نام ستہے عجرہ (دوہرے جسم کی) زمزم۔ سُقیا (جہری) برکہ (حوض) ورسہ (سبک وشادمان) اطلال (پیاریا بلکا بینہ) اطراف (نئی چیز) اورسات بہیڑین تہین۔ اونہین ام ایمن ابن ام ایمن چرایا کرتا تہا۔

رسول اللہ صلعم کے ہتیارون کے نام

۲۰۳ رسول اللہ کی تلوارین نیزہ زرہین ڈہالین ایک تلوار آپ کی ذوالفقار تہی جو آپ کو بدر کے روز غنیمت مین ملی تہی۔ پہلے یہ منبہ بن الحجاج کی اور بعض کہتے ہین کہ کسی اور کی تہی۔ اور قینقاع کی لوٹ مین سے تین تلوارین ملی تہین۔ ایک کا نام قلعی (یعنی مقام قلعہ کے بنی ہوی) تہا اور ایک کو بتار (قطاع) اور ایک کو حتف (موت) کہتے تہے اور مخذم (تیغ بران) اور رسوب (تیز تلوار) یہی دو تلوارین آپ کے پاس تہین۔ اور آپ اپنے ہمراہ مدینہ کو دو تلوارین اور بہی لائے تہے۔ جن مین سے ایک کا نام عضب (شمشیر قاطع) تہا جو آپ کے پاس بدر کی لڑائی مین موجود تہی۔ اور آپ کے پاس تین رمح (نیزہ) اور تین قوسین بہی تہین۔ ایک قوس کا نام روحا (اوتہلا پیالہ) دوسرے کا نام بیضا تہا اور تیسری کا جو نبع کے درخت کی لکڑی کی تہی صفرا تہا (صفرا اوس کمان کو کہتے ہین۔ جو نبع کے درخت کی لکڑی کی ہو) آپ کی ایک زرہ کا نام صعدیہ تہا۔ اور ایک

کا نام فضہ تھا جو آپ کو بنی قینقاع مین لوٹ مین ملی تھی۔ اور ایک اور زرہ بھی ذات الفضول نام آپ کے پاس تھی۔ اِسے اور فضہ کو آپ اُحد کی لڑائی مین پہنے ہوے تھے۔

آپ کے پاس ایک ڈھال تھی جس مین بکرے کے سر کی ایک تصویر بنی ہوئی تھی رسول اللہ صلعم کو یہ دیکھکر اوس سے کراہیت ہوئی اِسی مین ایک روز صبح جو ہوئی تو وہ زرہ خدا تعالیٰ نے آپکے پاس سے ندارد کر دی۔

سنہ ۱۱ ہجری

۲۰۴ رسول اللہ صلعم کا اسامہ کی امارت مین شام کو لشکر روانہ کرنے کا حکم۔

اِسی سال کے محرم مہینے مین رسول اللہ نے کچھہ فوج شام کے ملک کو بھیجی۔ اور اوس کا امیر اسامہ بن زید اپنے مولا کو کیا۔ اور اونھین حکم دیا کہ سوارون کو بلقا کی اور نیز داروم کی سرحد تک لیجائین جو فلسطین کے علاقہ مین ہے۔

اِس پر بعض منافقون نے ایک بحث نکالی کہ رسول اللہ نے بڑے بڑے مہاجرین اور انصار پر ایک غلام کو امیر بنا دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ تم لوگ جو اسامہ کی امارت کی نسبت طعنہ کرتے ہو تو یہی نہین ہے بلکہ تم نے اِس سے پیشتر اوس کے باپ زید بن حارثہ کی امارت کی نسبت بھی طعنہ کیا تھا۔ درحقیقت وہ امارت کے لائق ہے اور اوس کا باپ بھی امارت کے لائق تھا۔

پھر تمام اول مہاجرین اسامہ بن زید کے ساتھہ ہو لئے جن مین حضرت ابوبکر و عمر بھی داخل تھے۔ یہ لشکر ابھی اچھی طرح تیار ہو کر چلنے نہین پایا تھا اور لوگ اسی کی گفت و شنید مین ہو رہے تھے کہ اسی مین رسول اللہ صلعم کا وہ مرض شروع ہوا کہ جس مین آپ نے

اس جہان فانی سے رحلت فرمائی ہے

رسول اللہ کی بیماری اور وفات

۲۰۵ رسول اللہ کی بیماری اور عرب مین فسادون کا برپا ہونا اور اسامہ کی روانگی مین تاخیر

رسول اللہ صلعم کو یہ مرض ماہ صفر کے آخر مین شروع ہوا اسوقت آپ بی بی زینب بنت جحش کے مکان مین تھے آپ کا قاعدہ تھا کہ اپنی بیبیون مین سے ہر ایک بی بی کے مکان مین نوبت بنوبت تشریف لیجایا کرتے تھے جس وقت مرض کو شدت ہوئی تو آپ بی بی میمونہ کے مکان مین تشریف رکھتے تھے - اس وقت آپ نے اپنی بیبیون کو جمع کر کے اجازت چاہی کہ تیمارداری کے واسطے بی بی عائشہ کے حجرہ مین چلے جائین - اور پھر اونکے حجرہ مین چلے گئے -

(اس زمانہ مین جب رسول اللہ کی بیماری کی خبرین مشتہر ہوئین تو عرب کے سرکشون نے سر اٹھایا) اور یہ خبر آئی کہ یمن مین اسود العنسی نے اور یمامہ مین مسیلمہ نے اور بنی اسد مین طلیحہ نے سیسرا مین لشکر ڈالکر خروج کیا ہے جن کا ذکر انشاء اللہ آیندہ آتا ہے -

پھر اس وجہ سے کہ رسول اللہ کی بیماری کو ترقی ہوگئی اور اسود العنسی اور مسیلمہ کی سرکشی کی خبرین متواتر آنے لگین حضرت اسامہ کی روانگی مین تاخیر ہوئی -

پھر نبی صلعم درد سر کے باعث سر کو باندھے ہوے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ میرے بازوون مین سونے کے دو کنگن ہین اور اونہین مین نے پھونکا ہے اور اوس سے وہ اڑ گئے ہین - ان کی تعبیر مین نے یہ

کی ہے کہ یہ دو کنگن کذاب یمامہ اور کذاب صنعا ہین (جو ایک پہونک مارنے سے اُڑ جائینگے) اور اسامہ کے لشکر کو جانے کا حکم دیا۔

اور فرمایا کہ اللہ تعالی اون لوگون پر لعنت کرے جنہون نے اپنے انبیا کے قبور کو مساجد قرار دے لیا ہے۔

پہر اسامہ نکلے اور جرف کے مقام پر جاکر خیمہ ڈالے۔ مگر رسول اللہ کی گرانی بڑہتی گئی جس سے لوگون نے چلنے مین دیر لگائی۔ لیکن گو کہ رسول اللہ کی بیماری بڑی شدت سے ہوگئی تہی تاہم آپ نے اللہ تعالی کے احکام مین تساہل نہ کیا۔ اور اسود العنسی کی تادیب کے واسطے انصار کے لوگون کو کہلا بہیجا۔ کہ اوسکی خبر لین۔ جس سے وہ رسول اللہ کے ایام حیات ہی مین وفات سے ایک روز قبل مارا گیا۔ پہر بہی رسول اللہ نے اپنے لوگون کو حکم بہیجا کہ جو لوگ وہان مرتد ہوگئے ہین اونکی تنبیہ وتادیب کرین۔

۲۰۶ رسول اللہ کا گورستان بقیع کو جانا ابو موہیبہ رسول اللہ کے مولی نے بیان کیا ہی کہ رسول اللہ نے مجھے ایک شب کو بیدار کیا۔ اور فرمایا کہ مجھے گورستان بقیع والون کی مغفرت مانگنے کے واسطے حکم ہوا ہے اور آپ وہان کو تشریف لے چلے مین بہی آپ کے ساتہہ چلا۔ وہان آپ نے جاکر اون پر سلام کیا پہر فرمایا کہ جو نعمت خدا تعالی نے تمکو دے رکہی ہے اور اون فتنون سے تمہین بچا رکہا ہے جو تاریکی شب کی طرح علی الاتصال مخلوق پر آتی رہتی ہین۔ یہ حالت تمہاری تمکو مبارک رہے پہر ابو موہیبہ کی طرف توجہ کرکے فرمایا کہ "مجھے اللہ تعالی نے خزائن زمین کی کنجیان عطا فرمائین کہ یہان ہمیشہ رہو اور پہر جنت مین آنا اور فرمایا کہ چاہو تو تم یہ بات اختیار کرلو۔ اور چاہے میرے پاس چلے آؤ مین نے اپنے رب کے پاس جانا اختیار کیا۔ پہر آپ

نے بہت دیر تک اہل بقیع کے لیئے استغفار کیا - اور آمرزش کی دعا مانگتے رہے -
پھر آپ وہان سے لوٹ آئے اور وہ مرض شروع ہوگیا جس سے آپ کی وفات ہوئی -

۲۰۷ رسول اللہ کا کہنا کہ جس کسی کا مجھہ پر حق ہو وہ لے لے اور اپنی موت کا اشارہ کرنا اور حضرت ابوبکر کا اوسے سمجھہ جانا -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ گورستان بقیع سے لوٹ کر آئے - تو آپ میرے پاس ایسے وقت آئے کہ میرے سر مین درد ہو رہا تھا - اور مین کہہ رہی تھی وا راساہ (ہاے میرا سر) آپ نے فرمایا واللہ میرے سر کے درد سے مجھے کہنا چاہیئے واراساہ - پھر کہا کیا اچھا ہوتا کہ تم مجھہ سے پہلے مرجاتین اور مین تمہاری تجہیز وتکفین کا انتظام کرتا اور کفن دیکر اور نماز پڑھکر تم کو دفن کر دیتا - عائشہ کہتی ہین مین نے کہا کہ جب آپ یہ سب کچھہ کر چکتے تو میرے مکان کو لوٹ کر آتے - اور کسی اور بی بی کو لیکر وہان خوشیان کرتے - اِس سے آپ مسکرا پڑے (یہ میان بی بی کی ناز ونیاز کی باتین تہین) اِس وقت آپ کی بیماری انتہا کو پہونچ گئی تھی - اور آپ تیمارداری کے لیئے میرے ہی مکان مین رہتے تھے - اِسی مین ایک روز آپ فضل بن عباس اور علی دو آدمیون کے سہارے سے باہر نکلے - فضل کہتے ہین کہ مین آپ کو باہر لیکر آیا تو آپ منبر پر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی - اور پھر سب سے اوّل جو آپ نے کلام کیا وہ یہ تھا - کہ آپ نے اصحاب اُحد پر دعا کی - اور بہت دیر تک اِس مین مصروف رہے - اور اون کے لیئے استغفار کرتے رہے -

پھر فرمایا - کہ اے لوگو اگر کسی کا کوئی حق مجھہ پر چاہیئے ہو تو وہ مجھہ سے لے لے - اگر مین نے کسی کی پشت پر کوڑا مارا ہو تو یہ میری پیٹھہ موجود ہے - چاہیئے کہ اوس کا عوض لے لے - اگر مین نے کسی کو گالی دی ہو اور عزت کو اوس کی نقصان پہونچایا ہو - تو میری عزت

سے جو چاہے وہ مجھ سے معاوضہ کرلے مین موجود ہون - اگر مین نے کسی کا مال لیا ہو
تو میرا مال موجود ہے مجھ سے وہ لے لے - اور میری طرف سے اوسے کسی بات
کا خوف کرنا نہ چاہیئے - کہ مین اوس سے بغض و عداوت کرون گا - کیونکہ یہ میری شان
سے بعید ہے - یاد رکھو میرے نزدیک میرا وہی بڑھکر دوست ہے کہ جس کسی کا
مجھ پر کچھ حق ہو اور وہ مجھ سے لے لے - یا مجھے حلال کردے یعنی معاف کردے -
کہ مین اپنے پروردگار کے پاس بخوشی خاطر اور باطمینان تمام جاؤن - پھر آپ منبر پر سے
اوتر آئے اور ظہر کی نماز پڑھی - پھر نماز کے بعد منبر پر گئے اور جو باتین پہلے کہی تھین وہ مکرر
بیان کین - اس مین ایک شخص نے رسول اللہ سے تین درہم کا دعویٰ کیا (جنہین اوس
نے بیان کیا کہ آپ نے ایک روز مجھ سے کسی محتاج کو دلادئے تھے) رسول اللہ
نے اوسے درہم دلا دئے - پھر آپ نے فرمایا لوگو جس کسی کے پاس دوسرے کی کوئی
شے ہو تو اوسے چاہیئے کہ وہ اوسے دیدے - اور یہ نہ کہے کہ اس دنیا مین مجھے
فضیحت ہوگی کیونکہ دنیا کی فضیحت عقبیٰ کی فضیحت سے بدرجہا خفیف ہے - پھر اصحاب اُحد پر
دعا کی اور اونکے لئے استغفار کرتے رہے -

پھر آپ نے فرمایا - کہ خدا کا ایک بندہ ہے - اوسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا -
کہ چاہے تو وہ دنیا لے لے اور چاہے وہ وہ چیز لے لے جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے
اس پر اوس بندہ نے وہ چیز لے لی جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے (یہ سنکر حضرت ابوبکر
بات کو پہچان گئے - کہ بندہ حضرت رسول مقبول ہین - اور اونہون نے آخرت کو اختیار
کرلیا - اور وہ اب ہم سے بہت جلد جدا ہوجائین گے اور اسی واسطے) ابوبکر نے رو کر
عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانین اور ہمارے ماں باپ آپ پر سے قربان ہون

(یعنی آپ ہمکو اس قدر جلد چھوڑکر جاتے ہین - اگر آپ کے بچانے کے واسطے یہ ضرور ہو کہ ہم اپنی جانین اور اپنے مان باپ کو قربان کردین تو ہم موجود ہین - مگر اور صحابہ اس رمز کو نہ سمجھے تھے اور کہنے لگے تھے - کہ دیکھو رسول خدا کیا کہہ رہے ہین - اور یہ بوڑہے آدمی یعنی حضرت ابو بکر جن کو چاہیئے تہا کہ کوئی عقل کی بات کہتے کیا کہہ رہے ہین - مگر آخر کو معلوم ہوا - کہ حضرت ابو بکر نے جو آپ کے بیان کا مطلب سمجھا تہا وہ ہی صحیح تہا - اور اسی واسطے) رسول اللہ نے فرمایا کہ مسجد مین بجز ابو بکر کے اور کسی کا دروازہ نہ رہے کیونکہ مین جانتا ہون کہ صحابہ مین میرے نزدیک کوئی اون سے بہتر و افضل نہین ہے - اگر مین چاہتا کہ کسی کو اپنا خلیل بناؤن تو مین ابو بکر کو ہی اپنا خلیل بناتا - مگر اسلام کی اخوت کافی ہے اور یہ فضیلت اور درجہ اونکو مل چکا ہے -

۲۰۸ رسول اللہ کا اپنی موت کی خبر پہلے سے دینا اور تجہیز و تکفین کے طریق بتانا -

ابن مسعود کہتے ہین کہ ہمارے نبی اور ہمارے حبیب نے اپنے انتقال کی خبر ہم کو ایک مہینا پیشتر بتادی تہی - جب زمانہ فراق قریب آیا تو آپ نے ہم سب کو بی بی عائشہ کے حجرہ مین جمع کیا - اور ہم کو دیکھا - اور خوب گھور کر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا مرحبا بکم حیاکم اللہ رحمکم اللہ آواکم اللہ رفعکم اللہ وفقکم اللہ سلمکم اللہ قبلکم اللہ مین تمہین اللہ سے تقوی اور خوف کرنے کی وصیت کرتا ہون - اور اوسے تم پر اپنا خلیفہ کرکے تمہین اوسکے حوالہ کرتا ہون - خدا کی طرف سے مین تمہارے لئے نذیر و بشیر تہا - تم کو چاہیئے کہ اللہ کے بندون اور اوسکے ملک مین کوئی سرکشی کا کام نہ کرو - کیونکہ اوس نے میرے لئے اور تمہارے لئے کہدیا ہے کہ یہ آخرت کا گھر ہم نے اون لوگون کے لئے بنایا ہے جو دنیا مین سرکشی اور فساد نہین کرتے ہین

اور عاقبۃ متقیون کے لئے ہے۔

اِس کے بعد ہم نے عرض کیا۔ کہ آپ کا کب انتقال ہوگا۔ فرمایا۔ کہ زمانہ مفارقت نزدیک آگیا ہے اور قریب ہے کہ مین اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤن۔ اور سدرۃ المنتہیٰ اور رفیق اعلیٰ اور جنت الماوی میرا مسکن ہو۔ (رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا اور صالحین ہین جو اعلیٰ علیین مین رہتے ہین) پھر ہم نے پوچھا کہ آپ کو کون غسل دے۔ فرمایا میرے گھر والے۔ کہا آپ کو کفن کس چیز کا دین۔ فرمایا میرے کپڑون کا۔ یا سفید کپڑے کا (یعنی یا تو میرے کپڑے ان ہی مین جو مین پہنے ہون مجھہ کو دفن کر دینا یا کوئی سفید کپڑا لیکر اوس کا کفن دینا) پھر ہم نے پوچھا کہ آپ پر نماز کون پڑھے (یعنی امام ہو کر نماز کون پڑھا ئے) فرمایا کہ اس کے بعد ٹھیر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ اور تمہارے نبی کی طرف سے تمہین اچھی جزا دے۔ پھر ہم سب رو پڑے اور آپ بھی رونے لگے۔ پھر فرمایا کہ مجھے تم ایک سریر پر رکھکر لیجاؤ اور میری قبر کے کنارہ رکھدو۔ پھر وہان سے ایک ساعت کے لئے باہر نکل جاؤ۔ تاکہ مجھہ پر جبرئیل اسرافیل میکائیل اور ملک الموت وغیرہ ملائکہ نماز پڑھین۔ پھر تم لوگ فوج فوج ہو کر آؤ اور مجھہ پر نماز پڑھو۔ اور تزکیہ اور شور سے مجھہ کو ایذا نہ دینا۔ اور جو لوگ کہ میرے اصحاب سے یہان نہین ہین اون پر میرا اسلام پہونچا دینا۔ اور جو لوگ میرے دین کا اتباع کرین اون سے بھی میرا اسلام کہدینا۔

۲۰۹ رسول اللہ کا قلم دوات طلب کرنا پھر زبانی وصیت کردینا۔

ابن عباس کہتے ہین پنجشنبہ کے دن اور پنجشنبہ کا دن کیسا تھا یہ کہتے ہی اون کے رخسارون پر آنسوؤن کی جھڑی لگ گئی رسول اللہ کی بیماری اور دکھہ کو شدت ہوگئی اور فرمایا

دوات اور بیضا (یعنی کاغذ وغیرہ لکھنے کی چیز) لاؤ کہ مین تم کو ایک نوشتہ لکھدون جس سے میرے بعد تم کبھی ضلالت مین نہ پڑو گے - اس پر لوگ آپس مین منازعت کرنے لگے - حالانکہ یہ مناسب نہین ہے کہ نبی کے سامنے کوئی جھگڑا کرے وہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم بیماری مین بہکی باتین کرتے ہین پہر لوگ بار بار آپ سے انہین باتون کا اعادہ کرنے لگے - اِس سے آپ نے فرمایا - کہ مجھہ سے یہ باتین نہ کرو - مجھے وہ اچھی نہین لگتین - وہ ہی باتین میرے لئے اچھی ہین جن مین مین مشغول ہون (یعنی یاد الٰہی مین مجھے مشغول رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے) پہر آپ نے (جو وصیت لکھنا چاہتے تھے اوس کے بجائے زبان سے ہی) فرمایا کہ جزیرہ عرب سے مشرکون کو نکالدیا جائے اور ایلچیون کی خاطرداری اوسیطرح سے کی جائے جیسی مین کیا کرتا تہا - اور تیسری بات آپ نے یا تو عمداً نہ کہی یا فرمایا کہ مین اوسے بہول گیا ہون (چونکہ یہ روایت ایسی ہے - کہ جس سے پوری تشفی نہین ہوتی - معلوم ہوتا ہے کہ ابن عباس نے کم عمری کے سبب سے پوری بات بیان نہین کی ہے - اِس لئے اِس پر کوئی رائے نہین دیجا سکتی)

۲۱۰ عباس کا علی سے کہنا کہ رسول اللہ سے خلافت کے لئے سوال کرو -

اور حضرت علی رسول اللہ کی بیماری کے زمانہ مین آپ کے پاس سے نکل کر باہر آئے لوگون نے پوچھا کہ رسول اللہ کیسے ہین - اونہون نے کہا الحمد للہ اچھے ہین - اِس مین حضرت عباس نے اون کا ہاتہہ پکڑ لیا - اور کہا عبد العصا (یعنی تم ایسے ہوگے کہ ڈنڈے کے زور سے کام کرتے ہو - یہ لقب پیار کا ہے) تین روز کے بعد تم اکیلے رہ جاؤ گے اور رسول اللہ اِس مرض مین وفات پا جائین گے اوس وقت مین جانتا ہون کہ بنی عبد المطلب

کے چہرون پر موت چھا جائیگی - رسول اللہ پاس جاؤ - اور اون سے پوچھو کہ یہ امر (خلافت) آپ کے بعد کس کے لیئے ہوگا - اگر ہم مین سے کسی کے لیئے ہوگا تو وہ ہمین بتا دین گے اور اگر کسی اور کے لئے ہوگا تو وہ ہمین بتا دین گے - اور اگر کسی اور کے لیئے ہوگا تو وہ اوس کا حکم کر دین گے - اور ہم کو کچھ وصیت کر دین گے (حضرت علی یقیناً یہ جانتے تھے کہ رسول اللہ ہمارے لئے خلافت نہ دین گے - کیونکہ تمام عمر وہ آپ پاس رہے تھے اور اونہین معلوم تھا کہ رسول اللہ کا خیال اونکی عقل اور تحمل امور جلیلہ خلافت کی نسبت اچھا نہین ہے اس وجہ سے اونہون نے رسول اللہ سے اِسکا پوچھنا خلاف مصلحت تصوّر کیا اور حضرت عباس سے) کہا کہ اگر ہم نے یہ بات رسول اللہ سے پوچھی اور آپ نے انکار کر دیا (کیونکہ حضرت علی کے ذہن مین رسول اللہ کا انکار کرنا اِس لئے یقینی تھا) تو پھر لوگ ہمین خلافت کا کام کبھی نہ دین گے - واللہ مین تو یہ بات رسول اللہ سے کبھی نہ پوچھون گا - وہ کہتے ہین کہ جس وقت دھوپ مین تیزی آئی ہے (یعنی کوئی دس بجے کا وقت تھا) تو رسول اللہ کا انتقال ہوگیا -

۲۱۱ اسما کا رسول اللہ کو ذات الجنب کی دوا دینا اور اسامہ کا رسول اللہ پاس آنا اور رسول اللہ کا آخرت کو اختیار کرنا -

بی بی عائشہ کہتی ہین - کہ ایک مرتبہ رسول اللہ بیہوش ہوگئے - بی بی اسما بنت عمیس نے کہا کہ آپ کو ذات الجنب کا عارضہ ہے - اگر آپ لوگ دوا (یعنی عود ہندی اور ورس (جو زعفران کی سی کوئی دوا ہوتی ہے) اور چند قطرہ زیتون کے ملا کر) اون کو پلا دین تو بہت اچھا ہو - اونہون نے ایسا ہی کیا جب رسول اللہ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ یہ مجھے تم نے کیون پلا یا - اونہون نے کہا کہ ہمین خیال ہوا آپ کو ذات الجنب کا عارضہ ہوگیا ہے - آپ نے فرمایا کہ اللہ

اللہ تعالیٰ یہ بیماری مجھہ پر مسلط نہ کرے گا۔ پہر فرمایا کہ مکان مین جتنے آدمی ہین سب لوگ یہ دوا میرے سامنے پیئین ورنہ اندہے ہوجائین گے۔ عباس بہی اوس وقت موجود تہے چنانچہ سب نے دہ دوا پی۔

اسامہ کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلعم پر بہت نقاہت ہوگئی۔ تو مین اور میرے ہمراہی شہر کو آئے اور رسول اللہ کے پاس گئے۔ وہ اِس وقت خاموش تہے اور بول نہ سکتے تہے۔ مجہے دیکہکر آپ نے آسمان کو ہاتہہ اُٹہایا۔ اور پہر میرے اوپر رکہا۔ جس سے مین نے جان لیا کہ آپ مجہے دعا دیتے ہین۔

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلعم سے بارہا سنا تہا۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے کسی نبی کی جان اوسوقت تک قبض نہین کرتا کہ اوسے اختیار نہ دیدے۔ (یعنی اوس سے یہ نہ کہدے کہ چاہے دنیا مین رہو اور چاہے میرے پاس چلے آؤ تمہین اختیار ہے۔ یہ اون کی تعظیم وتکریم کے لئے ہوتا ہے) وہ کہتی ہین کہ جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو مین نے جو بات اون کی زبان سے سنی وہ یہ تہی۔ کہ آپ فرماتے تہے رفیق اعلیٰ (یعنی مین رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہون) وہ کہتی ہین کہ اِس سے مین نے اپنے دل مین کہا۔ کہ واللہ وہ ہمین اختیار نہین کرتے اور مین جان گئی کہ اون کو اللہ تعالیٰ کے یہان سے اختیار دیا گیا۔ کہ چاہین جو مقام اختیار کرلین دنیا مین رہین یا ملاء اعلیٰ کو تشریف لیجاوین۔

۲۱۲ رسول اللہ کا حضرت ابوبکر کو نماز پڑہانے کے لئے حکم دینا۔

جب رسول اللہ صلعم کے مرض کو بہت شدت ہوگئی تو بلال نے آکر آپ کو نماز کے وقت سے اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگون کو نماز پڑہادین بی بی عائشہ کہتی ہین

مین نے رسول اللہ سے عرض کیا - کہ ابوبکر ایک بڑے رقیق القلب شخص ہین -
جب وہ آپ کے مقام پر نماز پڑہانے کو کھڑے ہون گے تو اون کی طاقت طاق
ہوجاے گی - اور اس کا عمل اون سے نہ ہو سکیگا - رسول اللہ نے مکرر پہر وہ
ہی فرمایا - کہ ابوبکر کو حکم دو وہ جاکر لوگون کو نماز پڑہائین - عائشہ کہتی ہین مین نے
پہر وہی عرض کیا - تو رسول اللہ نے ازراہ غضب فرمایا - کیا تم بہی یوسف کی سی
عورتین ہوگئین کہو ابوبکر سے کہ وہ لوگون کو نماز پڑہائین - تب حضرت ابوبکر آگے
ہوئے - اور نماز پڑہانے لگے - جبہی اونہون نے نماز شروع کی ہے کہ اسی
مین رسول اللہ کو اپنی بیماری مین کچہہ خفت معلوم ہوئی - اور دو آدمیون کے سہارے
سے باہر نکلے - جب آپ ابوبکر کے قریب گئے - تو حضرت ابوبکر پیچہے
ہٹ آئے - رسول اللہ نے اشارہ سے فرمایا - کہ اپنی جگہہ کہڑے رہو - اور
رسول اللہ وہان جاکر بیٹھہ گئے - اور حضرت ابوبکر کے برابر بیٹھکر نماز پڑہنے لگے
اس وقت ابوبکرؓ تو رسول اللہ کے پیچہے نماز پڑہتے تھے اور اور لوگ حضرت
ابوبکر کے پیچہے نماز پڑہتے تھے - حضرت ابوبکر نے رسول اللہ کے اس مرض
مین سترہ نمازین پڑہائین اور بعض کہتے ہین کہ تین روز تک نماز پڑہاتے
رہے -

پہر رسول اللہ صلعم اوس روز صبح کی نماز کے وقت باہر تشریف لائے جس
روز کہ آپ نے وفات پائی ہے اس سے لوگون کو ایسی خوشی ہوئی کہ گویا مارے
خوشی کے بیتاب ہوئے جاتے تھے - رسول اللہ نے نماز مین بہی اون کی یہ خوشی
دیکھکر تبسم کیا - اور خوش ہوئے - پہر آپ بہی مکان کو لوٹ آئے - اور لوگ بہی اپنے

اپنے گھرون کو چلے گئے - اونھون نے جانا کہ اب رسول اللہ کو آرام ہوگیا۔ حضرت ابو بکر بھی محلہ سنخ کو چلے گئے جہان وہ رہا کرتے تھے -

۲۱۳ رسول اللہ کی وفات بی بی عائشہ کی گود مین -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے رسول اللہ کو آپ کے مرتے وقت دیکھا - آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا - آپ اوس پیالہ مین ہاتھ ڈالتے اور پانی ہاتھ مین لگا کر چہرہ کو لگاتے تھے - اور کہتے جاتے تھے کہ اے اللہ سکرات موت مین میری اعانت و مدد کر -

وہ کہتی ہین - کہ آل ابو بکر مین سے کوئی شخص اندر آیا - اور اوس کے ہاتھ مین مسواک تھی - رسول اللہ نے اوس کی طرف دیکھا - مین نے وہ مسواک اوس سے لے لی اور (مُنہ مین چبا کر) اوسے نرم کر دیا - پھر مین نے وہ مسواک رسول اللہ کو دے دی - آپ نے وہ مسواک کی - اور پھر رکھدی - پھر آپ بھاری پڑ گئے (یعنی اپنا بوجھ چھوڑ دیا) اوس وقت آپ میری گود مین تھے - وہ کہتی ہین کہ اوس وقت مین آپ کے چہرہ کو دیکھ رہی تھی - کہ یکایک آپ کی نظر تاریک پڑ گئی - اوس وقت آپ کہہ رہے تھے "رفیق اعلیٰ" اِسی مین آپ کی روح قبض ہو گئی - جس وقت آپ نے وفات پائی تو اوس وقت آپ میرے سینے اور ہنسلی کے درمیان تھے - یہ میری نادانی اور حداثت سن کی بات تھی کہ رسول اللہ کی روح میری گود مین ہی قبض ہوئی - پھر جب مین نے جانا کہ آپ کی روح قبض ہو گئی تو مین نے آپ کا سر تکیہ پر رکھدیا - اور کھڑی ہو کر عورتون کے ساتھ سینہ زنی کرنے اور مُنہ پیٹنے لگی -

۴۱۲ بی بی فاطمہ سے رسول اللہ کی آخری باتین اور آپ کی موت کا دن

جب رسول اللہ صلعم کے مرض کو بہت شدت ہوگئی اور موت کے آثار آپ پر نمودار ہوگئے تو اوس وقت آپ کی یہ حالت تہی کہ آپ ہاتہہ مین پانی لیتے اور اپنے چہرۂ مبارک پر ملتے تہے (تاکہ بخار کی حرارت کم ہوجاے) اور کہتے تہے واکرباہ (اف ری سختی وشدت) یہ سنکر بی بی فاطمہ کہتی تہین۔ واکرب بکرب یاابتی (اے میرے باواجان تمہاری سختی سے مجہہ پر بہی سختی ہورہی ہے) رسول اللہ اس پر فرماتے بیٹی آج کے بعد پہر تیرے باپ پر کبہی سختی نہوگی۔ جب رسول اللہ نے بی بی فاطمہ کے جزع وفزع کی شدت کو دیکہا۔ تو اونہین اپنے پاس بلالیا۔ اور اون سے چپکے سے کچہہ کہا اس سے وہ رونے لگین۔ پہر آپ نے اون سے چپکے سے اور کچہہ کہا۔ اس سے وہ ہنس پڑین۔

جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوگیا تو اوس کے کچہہ دنون بعد بی بی عائشہ نے اون سے پوچہا کہ پہلے سرگوشی کرنے کے وقت تم رو پڑی تہین اور پہر ہنس گئی تہین اس کا کیا سبب تہا۔ بی بی فاطمہ نے کہا کہ پہلے آپ نے مجہہ سے کہا تہا کہ آپ کا انتقال ہونے والا ہے۔ اس سے مین رو گئی۔ اور پہر دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا تہا کہ گہر والون مین سے مرنے کے بعد مین سب سے پہلے آپ سے جاکر ملون گی اس سے مین ہنس پڑی تہی۔ اور یہ بہی اون سے لوگون نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے مجہہ سے دوسری مرتبہ فرمایا تہا کہ مین تمام نساء جنت کی سیدہ ہون اس سے

مین ہنس گئی تھی۔

اور رسول اللہ کی وفات ربیع الاول کی بارہوین تاریخ دوشنبہ کے دن ہوئی تھی۔ اور اوس کے دوسرے روز دوپہر کو دفن ہوے تھے۔ اور بعض کہتے ہین کہ ربیع الاول کی اٹھائیس تاریخ دوشنبہ کے دن دوپہر کو آپ کی وفات ہوئی ہے۔